معرفتِ امیرالمومنین علیہ السلام
تالیف
علامہ سید عباس قمر بنی ہاشمی
اردو ترجمہ
آیت اللہ حاج شیخ نصیر الرضا صفدر
ناشر
مکتبہ فدک لاہور ۔ پاکستان

مقام ولایت۔ صفحہ نمبر 66 - 67

محبین اہل بیت کی زیارت کا ثواب
صفحہ نمبر 135 -

حضرت بلال کی اذان میں علی ولی اللہ -
صفحہ نمبر 142 -

نماز میں علی ولی اللہ واجب ہے صفحہ نمبر 146

شہادت ثالثہ علی ولی اللہ صفحہ 147

اشہد ان علیاً ولی اللہ کی گواہی اور بہشت
صفحہ نمبر 140 -

ولایت علی ولایت رسول متصل - صفحہ نمبر 137

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# معرفت امیر المومنین علیہ السلام


تالیف

علامہ سید عباس قمر بنی ہاشمی

ترجمہ:

آیت اللہ حاج الشیخ نصیر الرضا صفدر



ناشر

مکتبہ فدک لاہور، پاکستان

نام کتاب: معرفت امیر المؤمنین علیہ السلام
تالیف: علامہ سید عباس قمر بنی ہاشمی
ترجمہ: آیت اللہ حاج الشیخ نصیر الرضا صفدر
تعداد: ایک ہزار
اشاعت اوّل: اکتوبر ۲۰۱۵ء
قیمت:
ناشر: مکتبہ فدک لاہور، پاکستان
خصوصی کاوش: سید غلام عباس بخاری سرکار
اہتمام: سید محبت علی شاہ نقوی البخاری کربلائی

## ملنے کا پتہ

حیدری اسلامک سنٹر مین بازار بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا لاہور
تراب پبلی کیشنز، لاہور
رحمت اللہ بک ایجنسی، بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادار کراچی
چوہان بک سنٹر، بی بی پاکدامن لاہور
احمد بک سٹال اینڈ سی ڈی سنٹر محمدی مسجد گلبرک لاہور
اسد بک ڈپو، قدم گاہ حضرت علیؑ، حیدرآباد
مکتبۃ الرضا، میاں مارکیٹ اُردو بازار لاہور
حیدری کتب خانہ، اندرون کربلا گامے شاہ لاہور

# فہرست مضامین

# عرض مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للہ رب العالمین الصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و خیر خلقہ ابی القاسم محمد المصطفیٰ و الہ البررۃ الکرام الذین اذھب اللہ عنھم الرجس و طھرھم تطھیراً و اللعنۃ الدائمۃ علی اعدائھم من یوم ظلمھم و عداوتھم الی قیام یوم الدین اما بعد:**

امیر المومنین علیہ السلام کی امامت اورولایت کا عقیدہ ایمان کی علامت اور واجبات الٰہیہ میں سے ہے۔ ولایت کے اقرار اور عقیدہ کے بغیر کسی انسان کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے رسول خداؐ کے بعد سے لے کر قیامت تک لوگوں کی ہدایت کا اہتمام اور انتظام ولایت کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ قیامت کے دن سب سے اہم سوال ولایت کے بارے میں ہوگا چنانچہ **وقفوھم انھم مسئولون** انہیں روک لوان سے سوال ھونا ہے...... ابن حجر نے صواعق محرقہ میں کہا ہے: **ای عن ولایۃ علی بن ابی طالب** ولایت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال ہوگا۔ خداوندا مجھے ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما اس کتاب کے صدقے میں میری والدہ مرحومہ کی مغفرت فرما اور اُسے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرما۔

خدایا میرے والدین اور سید منظور حسین نقوی البخاری آف شرقپور شریف کی مغفرت فرما۔

الاحقر
نصیر الرضا صفدر
۱۲-۱-۲۰۱۵

☆......☆......☆

# بسمہ تعالیٰ

بہ ذرہ گر نظر لطف بو تراب کند

بہ آسمان رود و کار آفتاب کند

حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی کامل رضایت حاصل کرنے اور اس کا اطمینان حاصل کرنے کے لئے اس مفید کتاب کے مطالب کی تدوین اور تالیف کی ہے۔ اس مفید مواد کے زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی تاکید ہے اور معارف حقہ اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کے لئے میں نے اپنے پر واجب اور لازم دیکھا کہ اس قیمتی کتاب کی طرف دینی برادران اور خواہران کی توجہ مبذول کروائی جائے تا کہ اس نفیس اثر اور کم نظیر کتاب کی قدر جانیں اور مفید مطالب کا تجزیہ و تحلیل کر کے اپنے دینی معارف میں اضافہ کریں۔

مولی الموحدین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے آستانہ مقدسہ سے اپنی اور تمام معارف حقہ اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے ناشران کی توفیق چاہتا ہوں۔

و من اللہ التوفیق

مصنف کتاب

قم المقدسہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بقية الله خير لكم ان كنتم مؤمنين

ترجمہ: (بقیۃ اللہ تمہارے لئے خیر ہے اگر تم مومنین ہو۔)

**اللهم انک تعلم انه لم يكن ما كان منا تنا فسا فی سلطان ولا التماساً من فضول الحطام و لكن لنرى (لنرد) المعالم من دينک و تظهراه صلاح فی بلادک و يأمن المظلومون من عبادک و يعمل بفرائضک وسنتک و احكامک فانكم تنصرونا وتنصفونا قوى الظلمة عليكم و عملوا فی اطفاء نور نبيكم و حسبنا الله و عليه توكلنا و اليه انبنا و اليه المصير.**

خدایا! تو جانتا ہے کہ جس چیز کا ہم سے اظہار ہوا وہ تیری سلطنت میں رقابت کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ ہی فضول دنیا کی خواہش کے لئے ہے۔ لیکن اس لئے ہے کہ تیرے دین کے معالم کو دیکھیں اور تیرے شہروں میں اصلاح کریں اور تیرے مظلوم بندوں کو امن دیں، واجب سنت اور تیرے احکام پر عمل ہو اور آپ ہماری مدد کریں اور ہمیں حق دلائیں اور ظالموں کی توانائی آپ کے مخالف ہے اور وہ تمہارے نبی کے نور کو گل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ہمارے لئے صرف خدا کافی ہے، ہم اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُس کی بارگاہ میں واپس جائیں گے اور اُسی کی طرف ٹھکانہ ہے۔

(تحف العقول موعظہ سبط الشہید المفدی علیہ السلام)

خدایا! اس کتاب کی تالیف کا ثواب ہمارے مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی تعجیل کو قرار دے۔ اور آٹھ سال دفاع مقدس میں مرنے

والے عزیز شہداء کی ارواح پاک کو خصوصاً سردار شہید حاج مہدی زین الدین فرماندہ (کمانڈر) لشکر علی بن ابی طالب علیہ السلام ...... امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل کی نشر و اشاعت سے مسرور فرما۔

**آمین یا رب العالمین**

☆☆☆

## ایران کا اسلامی انقلاب جو ایک الٰہی تحفہ ہے اس کے قوانین کی رعایت تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

(از وصیت فقیہ اہل بیت آیت اللہ محمد رضا گلپایگانی رحمہ اللہ)

بنا بر اُس کے جو بندے نے اب تک مرحوم ڈاکٹر علی شریف بن محمد کاظمینی جیسے استادوں کے حضور سے حاصل کیا ہے یہ ہے کہ: ایران کے اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت امام خمینیؒ کی رہبری میں شروع ہونے سے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور صغری کا دور شروع ہو گیا ہے اور انشاء اللہ قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور اللہ تعالیٰ کی طاقت اور تائید سے نزدیک ہے۔ ایرانی انقلابی لوگوں کا نعرہ پورا ہو جائے گا جو یہ ہے:

**خدایا تا انقلاب مهدی (عجل الله تعالیٰ فرجه الشریف) از نهضت خمینیؒ محافظت بفرما.**

مجھے یاد ہے ایک دن میں نے مسجد جمکران میں مرحوم ڈاکٹر علی شریف سے عرض کی: گویا امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور نزدیک ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! جس طرح امام کی غیبت دو طرح کی ہے صغری اور کبری اُسی طرح ظہور بھی دو طرح کا ہے اب ان کے ظہور صغری کی ابتداء ہو گئی ہے اور بعد میں انشاء اللہ ظہور کبری ہو گا۔

امید ہے خداوند ہمارے رہبر عزیز حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کو توفیق دے گا اور وہ اس امتِ الٰہی کو اس کے اصلی مالک امام عصر

روحی وارواح العالمین لتراب مقدمہ الفداء کے حوالے کرے گا۔

اللھم عمل لولیک الفرج والعافیة و النصر

واجعلنا من خیر اعوانه و انصاره والذابین عنه والسابقین الی ارادته والمستشهدین بین یدیه.

آمین یا رب العالمین

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**صلی اللّٰہ علیک یا صاحب الزمان ادرکنی**

جب تک دنیا قائم ہے سارے سال امیر المؤمنین کے نام پر ہوں گے۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

**من نظر الی کتاب من فضائلہ غفر اللّٰہ الذنوب التی اکتسبھا بالنظر.**

(جو کتاب فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف نگاہ کرے گا خداوند اُس کے ان گناہوں کو بخش دے گا جو اُس نے آنکھ سے کئے ہوں گے۔)

(مناقب خوارزمی:۲)

رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ کے حکم کے مطابق ہر سال کا نام بنام امیر المومنین علی علیہ السلام رکھا گیا ہے۔ موصوف کی قدردانی اور شکریہ ادا کرنے کے لئے اور جوانان عزیز کے افکار کی راہنمائی کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ کتاب شناخت امیر المؤمنین کو دوبارہ چھاپا جائے امید ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی نورانی معرفت کے زیر سایہ مومنین کے دل آباد ہوں گے اور شیعہ حضرات کے دینی و دنیاوی امور کی اصلاح ہوگی۔

تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو توجہ سے پڑھیں اور بندہ کی خطاؤں سے چشم پوشی فرمائیں:

بقول شاعر کے!

**کمال سر محبت ببین نہ نقص گناہ**

**کہ ہر کہ بی ہنر افتد نظر بہ عیب کند**

میرا یہ دعوا نہیں ہے کہ اس کتاب میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے تمام فضائل اور اس سے آپ کی مکمل معرفت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ یہ کتاب آپ کے فضائل کے سمندر سے ایک قطرہ کی مانند ہے۔ کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے:

**لو ان الغیاض اقلام و البحر مداد و الجن حساب و الانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب علیہ السلام.**

(اگر سب جنگل قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں اور جن حساب کرنے والے ہوں اور انسان لکھنے والے ہوں تب بھی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کو شمار نہیں کر سکتے۔) (مناقب خوارزمی: ۲/ ۲۳۵)

امید ہے کہ یہ کمترین کتاب درگاہ الٰہی میں قبول ہوگی اور امام عصر روحی لہ الفدا کا قلب نازنین حقیر سے راضی اور خوش ہوگا۔ امین یارب العالمین

سید عباس بن محمد حسین بن حسن بن ملک بن محمد بن برات علی بن بابا بن رحیم بن محسن بن طاہر بن فتح اللہ بن روح اللہ بن قطب الدین بن بایزید بن جلال بن باباھاشم بن حسن بن حسین بن محمود بن نجم الدین بن مجد الدین بن فتح اللہ بن روح اللہ بن نیک الدین بن عبداللہ بن عبدالصمد بن عبدالحمید بن شرف الدین بن ابوالفتاح بن میر علی بن محمد علی بن علی بن عباس بن سلطان سید احمد[1] بن محمد بن حسن بن حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام علی بن الحسین علیہما السلام۔

---

[1] امام زادہ میں ہے جو مقام معظم رہبری مدظلہ العالی اور مؤلف کے جد اعلیٰ ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدک اللھم یامن نور قلوبنا بانوار المحبۃ العلویۃ و اکمل لنا دیننا بالولایۃ الحیدریۃ واتمم نعمتہ علینا بالھدایۃ المرتضویۃ و نصلی و نسلم علی الخاتم لمن سبق و الفاتح لمن غلق، المعلن الحق بالحق حبیبک و حبیبنا ابی القاسم محمد و علی ابن عمہ و اخیہ، قائد الغر المحجلین اسد اللّٰہ الغالب مولی المغارب والمشارق و یعسوب الدین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و علی اولادہ المظلومین المعصومین الھداۃ المھدیین لا سیما النور علی النور فی طخیاء الدیجو ر والامام المنصور والسراج المستور و خاتم الائمۃ مھدی ھذہ الامۃ الحجۃ محمد بن حسن العسکری عجل اللّٰہ تعالیٰ فرجہ الشریف و لعنۃ اللّٰہ علی من لم یقر بولایتھم و اعد نفسہ فی عداتھم من الاولین والآخرین. آمین یا رب العالمین.

# (۱) ولایت امیر المومنین علیہ السلام قلعۂ الٰہی

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**ولایۃ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن ناری.**

(ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام میرا قلعہ ہے جو میرے قلعہ میں داخل ہوگا وہ جہنم سے امان میں ہوگا۔)

(امالی شیخ صدوقؒ مجلس ۴۱ جلد۱)

بندہ گناہگار خداوند سید عباس بن سید محمد حسین عفی اللہ عنہما کہتا ہے رہبر معظم ایت اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ نے ہر سال کا نام بنام امیر المومنین رکھا ہے۔اس لئے تمام ملت شریف انقلابی ایران پر واجب ہے کہ وہ اس امام ہمام کے فضائل، مقام اور منزلت سے آشنا ہوں۔ان کی حکیمانہ فرمائیشات پر عمل کر کے ایک معاشرہ کو صد در صد اسلامی قرار دیں۔اور انہیں اپنے کام کا دستور اور زندگی کا برنامہ بنائیں۔

حقیر مسکین بے بضاعت نے ارادہ کیا ہے کہ مولی المؤحدین امیر المومنین علی علیہ السلام کے پُر فیض محضر سے ان کی بارگاہ میں اپنی عاجزانہ کوشش اور آپ کے فضائل کو بیان کروں تا کہ امیدوار بن جاؤں کہ اس ذرہ کی وجہ سے وہ میری طرف نگاہ کرم کریں گے بہ ذرہ گر نظر لطف بوتراب کند بہ آسمان رود و کار آفتاب کند۔

# (۲) تاریخ اجمالی شیعہ

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اگر حضرات معصومین علیہم السلام کا لطف وکرم اور دست شفقت شیعہ مظلوم ملت کے سر پر نہ ہوتا تو تاریخ کے تلخ واقعات اور حوادث اور دشمنان ولایت کی زیادتیوں سے شیعہ باقی نہ رہتے۔

ولایت اور اہل بیتؑ کے دشمن ظہور اسلام سے لے کر آج تک شجر ولایت کو کاٹ ڈالنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں تاکہ اس شجرہ طیبہ کو خشک کر ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حق رہے اور باطل سُست اور برباد ہو کر زائل ہو جائے اور شیعیان علی علیہ السلام تاریخی تلخ حوادث سے محفوظ رہیں اور مذہب حقہ اہل بیتؑ عصمت وطہارت استمرار رکھے اور باقی رہے۔

دشمنان ولایت جان لیں کہ یہ نور الٰہی خاموش (گُل) نہ ہوا ہے اور نہ ہی گل ہو گا یریدون لِیُطفِؤُو نور اللہ بافواھم واللہ مُتِمّ نورہ ولو کرہ الکافرون وہ نور خدا کو گل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے منہ سے اور اللہ اپنے نور کو پورا کرتا ہے اگر چہ یہ بات کافروں کو پسند نہیں ہے۔ (سورہ صف آیت ۹)

قادر مطلق جو آسمانوں اور زمین کے دیکھنے والا ہے اُس نے اس کی بقا کی ضمانت دی ہے۔ اب ہمارے شہداء کے خون کی برکت سے ہمارا کفن گُل گون ہے اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء الطاف سے ہم جمہوری اسلامی کی حاکمیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس عنایت کی قدر کریں اور اپنی جان سے اس کی حفاظت کریں کیونکہ ہمارے نیک لوگ تاریخ میں ہمیشہ ایسے دنوں کی حسرت کرتے تھے اور اسلامی حکومت کی خواہش رکھتے تھے کیونکہ

ایرانی علویوں کے قیام اور انقلاب اس مدعا کے شاہد ہیں۔علویوں کے قیام اور انقلاب سے ایران شیعوں کی چھاونی رہا ہے ایرانی لوگ خاندان رسالت کے ساتھ عشق ومحبت سے سرشار ہوکر زندگی بسر کررہے ہیں بندہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت ایرانیوں کے خون میں رچی بسی ہوئی ہے کیونکہ انقلاب اسلامی ایران کے عزیز شہداء کا خون اس حقیقت کا گواہ ہے۔

## (۳) می ولایت

اے عاشقان علیؑ...... ولایت علیؑ کی می کے گھونٹ کے ساتھ میخانہ میں قدم رکھتے ہیں۔

ای شیخ و از خمخانہ ما شرابی خور کہ در کوثر نباشد
بشوی اوراق اگر همدرس مائی کہ علم عشق در دفتر نباشد

اے سالکان طریقت...... حق یہ ہے کہ شراب ناب ولائے مرتضیٰ ہے جو آدمی کو سرمست کردیتی ہے اور روح کو اقلیم حقایق اور اسرار الٰہیہ تک لے جاتی ہے اور پرندۂ عشق کے ساتھ پرواز کرتی ہے۔صرف کیمیائے عشق ہے جس میں آزوردگی اور ملال نہیں ہے عاشق ہے جو بادہ نوش می معرفت ہوتا ہے۔صرف درسِ عشق آدمی کا حقیقی راہنما ہے اور اس کا میخانہ حقیقی معرفت رکھنے والوں کی جنت خلد ہے۔

علم نبود غیر علم عاشقی ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ساقیا! مظلوموں کی پُرحسرت آخری نگاہ اُس میخانہ پر ہے ہمیں می ناب ولایت سے مست کردے تا کہ ساقی کوثر کے جام سے سیراب ہوں۔

علاج ضعف دل ما کزشمه ساقی است     بر آرسر که طبیب آمد و دوا آورد

جنہوں نے اس معرفت کے جام کو پی لیا ہے اب انہیں مجازی مستی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ تمام عاشقوں کی کوشش ہے کہ آب کوثر سے سیراب ہوں اور یہ کوثر کی معرفت ہے جو عشق کا بلند مقام اور عاشق کی منزلت حیات ابدی ہے جو تاریخ میں رقم ہے۔ صرف روح کا پرندہ عاشق ہے جو ایسے افق تک پرواز کرتا ہے جس کی کوئی انتہاء ہی نہیں ہے۔

ہرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد به عشق     ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما

عجیب یہ ہے کہ ہمارے دور میں قاصرین طریقت اپنے عالمانہ رویہ اور عرفانی اصلاحات دکھانے کے لئے سادہ لوح عاشقوں کے دلوں کو وادی یعمھون میں دھکیل دیتے ہیں خداوند حکیم نے اپنی کتاب عزیز میں پے در پے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے زمین پر اتارے جانے کے واقعہ کو بیان کیا ہے جو شیطان کے وسوسہ سے شجرہ ممنوعہ کے نزدیک ہوئے لیکن ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام شیطان کی قسموں اور چکڑی چوپڑی باتوں سے شجرہ ممنوعہ کے قریب چلے گئے اُس نے مُلک خلا کے وعدے دیئے اور جب زمین پر اترائے جانے کو گراں پایا تو پشیمان اور شرمندہ ہوئے اور اس شیطان کی چکڑی باتوں کا نظارہ کیا۔ البتہ شیطان اُس وقت میوۂ معرفت کے لباس میں ظاہر ہوا اور خود کو نصیحت کرنے والا معرفی کیا اور خیر خواہی کے دروازہ سے داخل ہوا اور عام طور پر تمام شیطانوں کی یہی روشن اور صفت ہوتی ہے وہ تقدس کا لباس پہن لیتے ہیں۔ قرآن مجید نے اس واقعہ کو تکرار سے بیان کر کے کوشش کی ہے کہ بنی آدم کو ہوشیار کرے کہ یہ بے رحم دشمن ہمیشہ فرزنداں آدم کو اپنے جال میں پھانستا ہے لیکن

دھوکہ دیہی والا لباس دوسرے لباسوں سے فرق رکھتا ہے رسول خداؐ نے فرمایا:

میرے بعد میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے جن میں سے بہتر (۷۲) فرقے گمراہ ہوں گے اور جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔

**جنگ هفتا دو دو ملت همه را عزر بنه**

**چون ندیدند حقیقت، ره افسانه زدند**

بنا برایں...... انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ خداوند سے پناہ مانگے اور شیطان کے حربوں کے مقابلے میں خداوند کو زیادہ یاد کرے تاکہ شیطان اُس کی فکر کے قریب نہ آ سکے اور وہ صراط مستقیم سے دور نہ ہو اور حق سے منحرف نہ ہو۔

**در میخانه گشاید برویم شب و روز**

**که من از مسجد و از مدرسه بیزار شدم**

مسجد جو عاشقوں کے دلوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور خدا سے محبت کے اظہار کا مقام ہے...... اگر اسے بن روح کے جسموں کے جمع ہونے اور خستہ و آلودہ دنیا کی محبت میں تبدیل ہو جائے تو فطری بات ہے کہ پھر یہ عارفین اور سالکین طریقت کی جگہ نہیں رہ جائے گی۔ اگر مدرسہ جو عاشقوں کے دلوں کی راہنمائی کا محل ہے اور آدمی کے تزکیہ نفس کا مقام ہے تجارت گاہ بن جائے اور علم فروشوں کے بازار میں تبدیل ہو جائے تو روح کو تکلیف دینے کی گود بن جائے گا۔ جائیں اور در میخانہ کھٹکھٹانے کا مصداق بن جائے گا اور خود سے عاشق مستوں کو دور نہ کریں، ساقی ہم خستہ دلوں کے حال پر رحم کرے اور معرفت کی می کا جام دے اور ہماری تلخی کو شرینی میں تبدیل کرے تاکہ معارف حقہ کے مزہ کو زلال کے چشمہ سے نوش کریں۔

## (۴) جذبہ عشق!

عارف واقعی اور سالک الی اللہ دوست کے منظر کی طرف نگاہ کر کے حقایق اور اسرار الٰہیہ کو دیکھ سکتا ہے اور عشق کے جذبات میں تمام قسم کی وابستگیوں اور دنیاوی بکھیڑوں سے دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی خوراک ذکر حق اور یادِ دوست بن جاتی ہے۔ دشمنان حق سے بیزاری سے اپنی پیاس بجھاتا ہے اس حدیث کو بیان کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرتے ہیں۔

**ان علیا علیه السلامکان یر ما بارض قفر فرای دراجا فقال یا دراج منذکم انت فی هذه البریة؟ ومن این مطعمکم و شرابک؟ فقال یا امیر المومنین انا فی هذه البریة منذ مأة سنة و ازا جعت اصلی علیکم فاشبع و اذا عطشت ادعو علی ظالمیکم فاروی.**

ایک دن حضرت علی علیہ السلام ایسی سرزمین سے گزرے جہاں نہ پانی تھا اور نہ ہی گھاس تھی آپ نے ایک دراج نامی پرندہ کو وہاں دیکھا امام نے پرندے سے سوال کیا: اے دراج! کتنے سال سے اس خشک بیابان میں رہ رہا ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ ہی کوئی گھاس ہے؟ کہاں سے کھاتا ہے؟ کہاں سے پیتا ہے؟ پرندے نے عرض کی؟

اے امیر المؤمنین! میں ایک سو سال سے اس جگہ رہ رہا ہوں جب بھوک لگتی ہے تو آپ پر صلوات بھیجتا ہوں جس سے سیر ہو جاتا ہوں اور جب پیاس لگتی ہے تو آپ کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہوں جس سے سیراب ہو جاتا ہوں۔ (بحار

الانوار ۴۳/۶۵)

فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

آن کس کہ ترا شناخت جان راچہ کند
فرزند و عیال و خانمان راچہ کند

☆☆☆

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہان راچہ کند

پرندہ جو زیادہ خوراک اور زیادہ پانی کی نیاز رکھتا ہے...... امیر المومنین علی علیہ السلام کی یاد اور حضرت کے عشق میں خشک بیابان میں رہتا ہے۔ جہاں آب و گیاہ نہ ہے اور خستہ کرنے والے تمام جنجالوں سے دور رہتا ہے اور عشق کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام پر صلوات بھیجتا ہے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے جس سے وہ حقیقی اور طبیعی حیات رکھتا ہے۔

## (۵) مسیر عشق!

جو روح کے حقایق کو درک کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ دیار عشق کا سفر کریں اس لئے کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی عشق علیؑ کا دم بھرے اور معاویہ کے دستر خوان پر بیٹھے۔ واضح ہے کہ جو لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں وہ تلخ کھانوں کا ذائقہ چکھتے ہیں! عاشق کو حوادث کی تلخیوں سے گھبرانا نہیں چاہئے اور ملامات کرنے والوں کی ملامت اور دشمنوں کی دشمنی سے آرزدہ خاطر (پریشان) نہیں ہونا چاہئے اور وصل کی راہ میں درپیش مصیبتوں کو دیکھے تو رنج و غم

کا احساس نہ کرے کیونکہ عارف حقیقی نے اس بابت کہا ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

**لن تکونوا مؤمنین حتی تعدو البلاء نعمة و الرخاء مصیبة.**

تم اُس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک مصیبت کو نعمت اور خوشی کو مصیبت قرار نہ دو۔

اگر عاشق علیؑ ہو تو ان کی طرح ظلم اور جفا کا تلخ مزہ چکھو کیونکہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے: **انا ظلمت بعدد الحجر** ۔میں سنگریزوں کی تعداد کے برابر مورد ظلم قرار پایا ہوں۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت کے راستہ پر حقیقی چلنے والے کو بھی حوادث زمانہ اور ظلم و ستم کی تلخیوں کا مزہ چکھنا چاہئے۔

**تحصیل عشق و رندی آسمان نمود اوّل**
**آخر بسوخت جانم در کسب این فضائل**

# (۶) عصر خطرناک آخر الزمان

حق کی تلاش اور اُسے چاہنے والے لوگوں کو چاہئے کہ اس خطرناک آخری زمانے میں جھوٹے دعوایداروں سے بچیں جو بہت زیادہ ہیں۔ جو عالی شان محلوں میں آرام پزیر ہیں عیش وعشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو فقیر درویش لوگ ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیسے اعتماد کریں کہ ہمارے سفر کا راستہ درست ہے؟

جواب: **بل الانسان علی نفسه بصیرة** انسان اپنے نفس کو بہتر جانتا ہے

کہ درست سمت پر ہے یا نہیں؟

**و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا**

جو خداوند سے ڈرتا ہے خداوند اسے نجات کا راہ دیکھاتا ہے۔ حق کے متلاشی کو چاہئے کہ پہلے حق اور باطل کو پہچانے اور حق و باطل کو پہچاننے کے بعد اہل حق اور اہل باطل کو پہچانے دوسری بات یہ ہے کہ خداوند اپنے بندہ کے پاس دل کے ساتھ کھیلتا نہیں ہے جس میں ناخالصی نہیں ہوتی۔ ایک واقعہ کو بیان کرتا ہوں تا کہ اس مطلب کی بہتر وضاحت ہو جائے؟ میں نے ایک دن اپنے ایک دوست کو نصیحت کی کہ فلاں جلسہ میں مت جاؤ کیونکہ وہ جلسہ امام عصر علیہ السلام کی مرضی کے مطابق نہیں ہے۔ اُس نے مجھے کہا: تم اُس جلسہ میں آؤ اور اُس کے عیب کو بیان کرو تا کہ میں اُس جلسہ کے مسوول سے بحث مباحثہ کروں میں نے اپنے دوست سے کہا: میں اس وظیفہ کو خود میں احساس نہیں کرتا ہوں لیکن میں نے اپنے دوست سے کہا: میں تجھے ایک راستہ کی راہنمائی کرتا ہوں جس سے تیرا شک وشبہ دور ہو جائے گا۔ وہ یہ ہے کہ اس جلسہ کی حقیقت کا اہل بیت علیہم السلام سے سوال کرو اگر تمہیں حقیقت مطلب سمجھ میں آ جائے تو پھر ارادہ کرنا کہ کیا کرنا ہے۔ وہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا عقیدت مند تھا وہ بی بی سے متوسل ہوا بی بی نے خواب میں اُس کی رہنمائی کی۔ ایک عرصہ کے بعد میں نے اُس سے ملاقات کی تو اُس نے بتایا کہ مجھے حقیقت حال کا پتہ چل گیا تھا کیونکہ اہل بیت علیہم السلام نے میری درست راستہ کی جانب راہنمائی فرما دی تھی۔ ہمیں لوگوں کے دل کی خبر نہیں ہے جب کسی کو دیکھتے ہیں کہ وہ خوبصورت باتیں کر رہا ہے اور عشق رکھتا ہے وہ عرفانی لوگوں جیسی ادا اور طور طریقے رکھتا ہے تو ہمیں اُس کے اس عمل

سے دھوکا ہو جاتا ہے۔ اے سالک! کیا نماز کے سلام میں توجہ نہیں کرتا ہے کہ حضرات معصومین علیہم السلام کے حضور میں سلام کہہ رہا ہے اور وہ تجھے دیکھتے ہیں اور تیری آواز کو سنتے ہیں؟

**انک تسمع کلامی و ترد سلامی**

آپ میری بات کو سن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پس خود کو دھوکا دیتے ہو؟ تم یا تو جیب پُر کرنے جاتے ہو یا مقام پیدا کرنے جاتے ہو اے عزیز جوان! جب کسی کے اچھے ظاہر کو دیکھتے ہو تو فوراً التماس دعا نہ کہو ہو سکتا ہے وہ شخص جہنمی ہو۔

## (۷) حق کے راستہ کو طے کرنا!

بدھ یا جمعہ کی رات مسجد جمکران جاؤ جو صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا حرم ہے۔ آداب مسجد انجام دینے کے بعد مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ جاؤ اور اپنے دل کی بات اپنے زمانے کے امام سے کہو اور صدق دل سے ان سے مدد مانگو۔ غلط راستہ پر کیوں چل رہا ہے اور اطمینان اور حساب شدہ راستہ کو طے کیوں نہیں کرتا ہے؟ طلب بھی رکھتا ہے؟ عجیب ہے! اس میں تیری اپنی کوتاہی ہے تو نے اپنے زمانے کے امام کو چھوڑ دیا ہے اور کہاں جا رہا ہے؟ مگر ولی عصر علیہ السلام نے نہیں فرمایا: کہ میرے دوستوں سے کہو کہ اس جگہ (مسجد جمکران) میں زیادہ رغبت رکھو اور یہاں زیادہ آؤ؟!

افسوس صد حیف کہ ہم خواب غفلت میں ہیں یا ہمیں نشے کی گولی دے کر سلا دیا گیا ہے...... فٹ بال کا میچ ہو تو ٹی وی پر لائف دکھایا جاتا ہے اور مسجد

جمکران میں پڑھی جانے والی دعائے توسل کو لائف یا نشریات کے طور پر دکھایا نہیں جاتا ہے۔

## (۸) ولایت علی علیہ السلام سے لوگوں کی غفلت

ایک دن میں بجلی والی گاڑی میں تہران نو کا سفر کر رہا تھا اس میں بیٹھے لوگوں کے درمیان یہ بحث ہو رہی تھی کہ:

ایران فرانس کی راہ پر چل پڑا ہے، کھیل اور پھولوں کے کھیل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ میں نے اونچی آواز میں کہا جسے گاڑی میں بیٹھے سب لوگوں نے سنا: حاضرین محترم دیکھیں!

فرض کریں پہلے وقتوں میں جب برازیل دنیا پر سپر طاقت تھا اُس کی بجائے ایران سپر طاقت ہوتا.......... لیکن جب برازیل دنیا پر سپر طاقت بن گیا تو اُس نے غریب لوگوں کے سروں پر کونسے پھول ڈال دیئے؟ ہمارے جوان ولایت اور مذہبی افکار کو چھوڑ کر اس قسم کے فضول مسائل میں سرگرم ہو گئے ہیں؟! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کے پروگرام ہمارے معاشرہ میں بہت زیادہ ہیں۔ جمعہ کی عصر کا وقت جو دعاؤں کے قبول ہونے کا وقت ہے اور یہ وقت امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ ہمارا وجود امام زمانہ علیہ السلام کے وجود کی برکت سے ہے۔(لولا حجة لساخت الارض باهلها "اگر حجت نہ ہوتو زمین اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے۔"

ان اوقات میں ٹی وی پر فلمیں چلتی ہیں اور توجیہ کرتے ہیں کہ اگر ہم لوگوں کے لئے فلمیں نشر نہیں کریں گے تو لوگ ماہوارہ کے پیچھے چلے جائیں گے

۔یہ وہی شیطان کا دھوکا ہے جسے پہلے تحریر کیا ہے یہ ایسے ہے جیسے ہم کہیں کہ کچھ لوگ ماہ رمضان میں روزہ نہیں رکھتے ہیں۔اس لئے کہ گنے چنے لوگ بطور مخفی روزہ نہ توڑیں بہتر ہے کہ ماہ رمضان میں اعلان کریں کہ سب لوگ روزہ نہ رکھیں!

ان لوگوں کے استدلال کی یہی مثال ہے۔ہم شریعت آل محمدؐ کے مطابق عمل کرنے کے موظف ہیں اپنے اعمال کو دین خدا کی تعلیمات کے مطابق انجام دیں لوگوں کی آرا اور ہوا وہوس کی خاطر سست ایمان لوگوں کی طرح عمل کریں اور بعد میں متوجہ ہوں کہ ایمان کی سستی ہمارے سارے جوانوں میں سرایت کر گئی ہے۔خدا کی قسم! میں ایسی باتوں کو جانتا ہوں جن کو لکھتے وقت شرم آتی ہے جمعہ کی عصر کو ٹی وی ایسے پروگرام نشر کرتا ہے جو امام عصر روحی لہ الفدا اسے غفلت کا باعث ہیں کیوں؟

## (۹) امیر المؤمنین علی علیہ السلام باب معرفت

ایک دن رسول خداؐ اپنے چند صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ عربی بدو آیا وہ حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں سلام کیا پھر رسول خداؐ کی طرف متوجہ ہوا اور آپؐ کو سلام کیا حاضرین مجلس حیران ہوئے اور اُس عربی بدو کی سرزنش کرنا چاہتے تھے کہ اُس نے کہا:

میں نے رسول خداؐ کے فرمان پر عمل کیا ہے۔صحابہ نے کہا: آپؐ کے کس فرمان پر............تو نے عمل کیا ہے؟ اُس نے کہا: کیا رسول خداؐ نے نہیں فرمایا: **انا مدینة العلم و علیٌ بابها فمن اراد المدینة فلیاتها من بابها** ۔میں

علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جو شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ دروازے سے آئے۔

میں نے پہلے شہر علم کے دروازہ پر سلام کیا ہے پھر شہر میں داخل ہوا ہوں۔

یہ سن کر صحابہ حیران ہوئے کہ ایک عربی بدو نے کس طرح آپؐ کے فرمان کو درک کیا ہے اور پھر اُس پر عمل کیا ہے۔ رسول خداؐ نے اُسے مرحبا کہا کہ اس نے کتنے اچھے انداز میں اپنے استاد کی بات کو درک کیا ہے اور اُس پر عمل کیا ہے۔ بات معرفت کے بارے میں ہو رہی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی معرفت خداوند کی معرفت کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ اسی لئے روایت بیان کی گئی ہے بارویں امام کی غیبت کے زمانے میں شیعہ اس دعا کو زیادہ پڑھیں:

**اللهم عرفني نفسک فانک ان لم تعرفني نفسک لم اعرف رسولک اللهم عرفني رسولک فانک ان لم تعرفني رسولک لم اعرف حجتک اللهم عرفني حجتک فانک ان لم تعرفني حجتک ضللت عن ديني.**

یہ دعا تفصیل کے ساتھ بہت اعلیٰ مضامین میں ہے اسے محدث قمیؒ نے مفاتیح الجنان کے آخر میں بیان کیا ہے اور وصیت کی ہے کہ شیعہ حضرات اس دعا کو مھمل قرار نہ دیں اس لئے کہ اللہ کی معرفت رسول خداؐ کی معرفت کے ساتھ ہے اور رسول خداؐ کی معرفت حجت خدا کی معرفت کے ساتھ مربوط ہے تینوں ایک تسبیح کے دانوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ:

**من مات ولم يعرف امام زمانه مات ميتة جاهلية**

(جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے) (اصول کافی باب حجت)

# (۱۰) امیر المومنین علیہ السلام کے محضر میں نورانیت والی معرفت

ہم بات کو کم کرتے ہیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے دو خاص اصحاب سلمانؑ اور جندبؑ (ابوذرؑ) کے ساتھ بیت وحی اور معارف حقہ اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام میں یعنی مدینہ منورہ میں علی علیہ السلام کے چھوٹے سے گھر میں داخل ہوتے ہیں:

سلمانؑ نے دستک دی لیکن پتہ چلتا ہے کہ امام گھر میں نہیں ہیں کچھ دیر ان کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک نور جمال علی علیہ السلام ظاہر ہوتا ہے۔ دعا سلام اور احوال پرسی کے بعد امام نے پوچھا:

آپ دونوں کیوں تشریف لے آئے ہیں؟ دونوں نے کہا: اے امیر المؤمنینؑ ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ سے آپ کی نورانیت والی معرفت کے بارے میں سوال کریں؟ امام نے فرمایا: تم پر مرحبا دو متم خلص دوست ہو اور تم کوتاہی کرنے والے نہیں ہو مجھے اپنی جان کی قسم! اس معرفت کا حاصل کرنا ہر مومن پر مؤمنہ پر واجب ہے۔

☆☆☆

# (۱۱) امیر المؤمنین علیہ السلام کی نورانیت والی معرفت واجب ہے

جس طرح آپ نے ملاحظہ کیا ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

میری نورانیت والی معرفت کا حاصل کرنا ہر مؤمن، ہر مؤمنہ پر واجب ہے۔ لفظ واجب امیر المؤمنین علیہ السلام کی نورانیت والی معرفت کی عظمت پر دلالت کرتا ہے کوئی حق نہیں رکھتا ہے کہ اسے آسان اور سادہ قرار دے اور خدا نہ کرے اسے بہت کم حاصل کرے۔

ہمیشہ ساری تاریخ میں جب ہم معصومین علیہم السلام کی کلام کو سنجیدگی سے نہیں لیتے تو نقصان اٹھاتے ہیں اور اسی طرح سے دشمن ہم پر حملہ کرتے ہے۔ جو درہٗ اُحد سے لے کر غدیر خم تک آیا ہے۔ آج بھی ایسا ہو رہا ہے اس لئے کہ ہم نے اپنی دینی تعلیمات کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہے ورنہ آج ہماری یہ حالت نہ ہوتی لہٰذا بندہ نے ضروری جانا ہے کہ اس نصیحت کو عرض کروں تا کہ بھائی مطالب کی گہرائیوں میں زیادہ غور کریں۔ اور امام کی کلام کو سنجیدگی سے لیں اور آپ کی نورانیت والی معرفت میں زیادہ توجہ کریں۔

# (۱۲) ایمان کامل

پھر امام نے فرمایا: اے سلمانؓ اے جندبؓ! دونوں نے کہا: اے امیر المؤمنینؑ لبیک۔ امام نے فرمایا:

انہ لا یستکمل احد الایمان حتی یعرفنی کنہ معرفتی بالنورانیة فاذا عرفنی بھذہ المعرفة فقد امتحن اللّٰہ قلبہ للایمان شرح صدرہ لاسلام و صار عارفا مستبصرا و من قصر عن معرفة ذلک فھو شاک و مرتاب.

بے شک کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ مجھے میری حقیقی نورانیت والی معرفت سے پہچان لے بس جب اُس نے مجھے اس معرفت سے پہچان لیا تو اب اللہ اُس کے دل کا ایمان کے لئے امتحان لیتا ہے اور اسلام کے لئے اُس کے سینہ کو کھول دیتا ہے وہ بینا عارف بن جاتا ہے اور جو اس معرفت کے حاصل کرنے میں کوتاہی کرتا ہے اُس کا انجام پے در پے شک اور مرتد ہونا ہوتا ہے۔ (قطرہ ا جلد ا/ ۱۳۶)

# (۱۳) دین خالص

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: اے امیر المؤمنینؑ لبیک۔ امام نے فرمایا: میری نورانیت والی معرفت کا حاصل کرنا اللہ عزوجل کی معرفت کا حاصل کرنا ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میری نورانیت والی معرفت کا حاصل کرنا ہے اور یہ دین خالص ہے۔ (سورہ بینہ آیت: ۵) جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت مخلصانہ یکسوئی کے ساتھ کریں اور نماز قائم کریں اور زکات دیں اور یہ دین قیمہ۔ (پائیدار اور مستحکم) ہے۔ اسلام کا معیار خداوند کی اس آیت کے مطابق احکامات کا بجالانا ہے۔

دل اگر خدا شناسی همه در رخ علی بین

بـه علی شنـاختم من بخداقسم خدارا

یہ شعر حقیقت میں اوپر والی کلام کا نچوڑ ہے۔ توحید کی حقیقت حضرت علی علیہ السلام کی معرفت سے ظاہر ہوتی ہے توحید کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بنا عرف الله و بنا و حد الله و محمد حجاب الله (ہم اہل بیتؑ کے وسیلہ سے خداوند کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہمارے وسیلہ سے توحید ثابت ہوتی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کا حجاب ہے۔

(اصول کافی کتاب حجت)

ہماری اہل بیتؑ کی معرفت حاصل ہو تو توحید واضح ہوتی ہے اس لئے کہ عام عقلیں توحید کی صحیح معرفت حاصل کرنے سے قاصر ہیں صرف اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں جو توحید کے حقیقی عرفان کو بیان کر سکتے ہیں۔ توحید کے کمال کی سرحد تک پہنچنے کی راہ کو بیان کر سکتے ہیں دوسرے راستوں سے سوائے حیرانگی اور سرگردانی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

## (۱۴) کمال توحید

حضرت شاہ عبدالعظیم حسنیؒ کو انت ولینا حق (تو ہمارا حقیقی دوست ہے) کا افتخار ملا.......... اس لئے کہ اُس نے اپنے دین اور اعتقادات امام علی نقی علیہ السلام کے سامنے پیش کئے امام نے اُس پر مہر قبول لگائی اور اُس کے دین کو قبول کیا اُس کی ولایت کا مرتبہ عصمت کی سرحد تک پہنچتا ہے اس طرح کہ اُس کی زیارت کرنے والا گویا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ اور اس

کے حرم کی حاضری امام حسین علیہ السلام کے حرم کی حاضری ہے۔ اچھا ہے کہ انسان ان مراتب کو پہچانتا ہو۔

میں معصومین علیہم السلام کے اقوال سے استفادہ کرتے ہوئے جرأت اور یقین سے عرض کرتا ہوں۔

جو شخص حضرت سلطان علیؒ کے قبہ کے نیچے زیارت کرے جس کا مزار اردھال (کاشان میں ہے) اور شاہ عبدالعظیم حسنیؒ تہران کے قبہ کے نیچے زیارت کرتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو امام حسین علیہ السلام کے قبہ کے نیچے ان کی زیارت کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع ہونے کی علامت ہے۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ ان اللّٰہ واسع علیم

(تم جہاں منہ کرو اللہ کی ذات کو اُسی طرف پاؤ گے اللہ وسیع علم رکھنے والا ہے۔) (سورہ بقرہ آیت ۱۰۹)

اگر چاہتے ہو کہ شب جمعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرو تو امام کی بیوی جناب شہر بانو سلام اللہ علیہا کے حرم مبارک میں جاؤ۔ منقول ہے کہ شیخ رجب علی خیاط نے کربلا جانے کے لئے بے تابی کی اُسے امام حسین علیہ السلام خواب میں ملے اور فرمایا: ہم شب جمعہ اپنی بیوی جناب شہر بانو سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں۔

اگر کمال توحید کو دیکھنا چاہتے ہو تو اُسے چہارہ معصوم کی صورت ہائے مبارکہ میں مشاہدہ کریں۔

دعائے ندبہ میں ہے:

این وجہ اللّٰہ الذی الیہ یتوجہ الاولیاء

وجہ خدا کہاں ہے۔جس کی طرف دوستان خدا توجہ کرتے ہیں؟

نتیجہ یہ ہوا کہ: توحید اور ولایت ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ولی خدا کا منکر خدا کا منکر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا منکر کافر ہے۔

قرآن مجید میں شیطان کے بارے مین ہے: **ابی واستکبر و کان من الکافرین** ۔(اُس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہو گیا)(سورہ بقرہ آیت ۳۴) یہاں کافر سے مراد یہ ہے کہ اُس نے ولایت کو قبول نہیں کیا۔

اگر مولی الموحدین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بات نہ کرتے اور خطبہ نہ دیتے تو دنیا میں ہرگز لوگ توحید کو پہچان نہ سکتے۔ ہرگز لوگ خداوند کو جان نہ سکتے۔اور یہ ولایت کے مراتب میں سے پہلا مرتبہ ہے۔ یہ غلو نہیں ہے چونکہ خداوند کی شناخت اور معرفت کا طریق نہیں ہے مگر اُس کی معرفت ولی خدا کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔اور حضرت علی علیہ السلام ہی ولی خدا ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے اس مطلب کو سمجھنے کے لئے میں حضرت سلمان فارسیؓ کا واقعہ بیان کرتا ہوں۔

# (۱۵) جوانی میں سلمانؑ کو امیر المومنین کے ذریعہ سے نجات ملی

احسن الکبری قشیری شافعی سے منقول ہے:

حضرت علی علیہ السلام مکان کی چھت پر بیٹھے کجھوریں کھا رہے تھے اُس وقت ان کی عمر ستائیس سال تھی اور سلمان فارسیؓ جو بوڑھا شخص تھا جس کی تقریبا

تین سو سال عمر تھی وہ گھر کے صحن میں کپڑے جوڑ رہا تھا امام کھجوریں کھانے کے بعد ان کی گٹھلیاں اُس کی طرف پھینک رہے تھے۔ سلمانؓ نے کہا: اے جوان مجھ بوڑھے شخص سے مزاق کرتا ہے؟

امام نے فرمایا: اے سلمانؓ! سوچ تو بزرگ ہے اور میں چھوٹا ہوں؟ دشت ارژن کو بھول گیا ہے؟ وہاں تجھے شیر کے پنجے سے کس نے بچایا تھا؟ سلمانؓ نے کہا: مجھے اس سے زیادہ اس واقعہ کے بارے میں خبر دے۔

امامؑ نے فرمایا: اُس وقت تم پانی کے وسط میں تھے اور ایک خطرناک شیر تجھے لقمہ اجل بنانے کے لئے آیا جس کو دیکھ کر تم ڈر گئے اُس وقت تم نے دعا کی خدایا مجھے اس شیر کے شر سے بچالے خداوند نے تیری دعا کو قبول کیا...... اُس وقت میں اُس صحرا میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ اسے بچاؤ۔

ایک سوار ظاہر ہوا جس کے کندھے پر زرہ تھی اور ہاتھ میں تلوار تھی وہ میں تھا۔ میں نے تلوار نکالی اور شیر کے دو ٹکڑے کر دیئے اور تجھے بچالیا۔ سلمانؓ نے کہا: اس واقعہ کی ایک اور بھی علامت ہے وہ بتائیں امام نے ہاتھ دراز کیا اور آستین سے خوبصورت تازہ پھولوں کا گلدستہ باہر نکالا اور فرمایا: یہ وہی ہدیہ ہے جو آپ نے اُس سوار کو شکریہ کے طور پر ہدیہ کیا تھا۔

سلمانؓ نے گلدستہ دیکھا تو اس کی حیرانگی بڑھ گئی اُس وقت ھاتف غیبی نے آواز دی: اے شیخ رسول خداؐ کے پاس جاؤ اور پیغمبرؐ کے سامنے اس واقعہ کو بیان کرو۔ سلمانؓ رسول خداؐ کے پاس گیا اور اس طرح واقعہ سنایا: یارسول اللہؐ! میں نے آپؐ کی صفات کو انجیل میں پڑھا۔ جس سے آپؐ کی محبت میرے دل میں راسخ ہوگئی میں نے آپؐ کے دین کے علاوہ سب ادیان کو

چھوڑ دیا اور اس بات کو اپنے باپ سے چھپایا۔ جب میرے باپ کو اس بات کا علم ہوا تو اُس نے میرے قتل کا پروگرام بنایا لیکن میری ماں کی شفقت نے اُسے اس کام کے کرنے سے روکا اور وہ مجھے قتل کرنے کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے طرح طرح کی اذیتیں دیتا رہتا تھا پس میں گھر سے بھاگ گیا اور صحرائے ارژن میں آیا۔ تھکاوٹ ہوگئی جسے دور کرنے کے لئے کچھ دیر کے لئے سو گیا، خواب میں مجھے احتلام ہوگیا، بیدار ہوا وہاں ایک پانی کا چشمہ تھا میں نے غسل جنابت کرنے کے لئے کپڑے اتارے اور پانی میں داخل ہوگیا۔ میں پانی کے وسط میں تھا کہ صحرا کی طرف سے ایک شیر کو آتے دیکھا جو میری طرف آ رہا تھا وہ شیر آگے بڑھ کے میرے کپڑوں کے پاس...... آ کر کھڑا ہوگیا۔ میں شیر کو دیکھ کر ڈر گیا۔ دعائے اور تضرع و عاجزی کرنے لگا۔ اور خدا سے کہا کہ مجھے اس شیر سے بچا لے۔ اُسی وقت ایک سوار ظاہر ہوا جس نے شیر کے دو ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد میں پانی سے باہر نکلا اور اُس کی رکاب چومنے کے لئے جھکا۔ یہ واقعہ موسم بہار کا ہے۔ دشت میں پھول اور گھاس تھی۔ میں نے شکریہ ادا کرنے کے لئے پھولوں کو چن کر گلدستہ بنایا اور سوار کو دیا۔ سوار ہدیہ لے کر میری نظروں سے غائب ہوگیا۔ اس کے بعد اُسے کبھی نہ دیکھا۔ تقریباً تین سو سال گزر چکے ہیں، میں نے یہ واقعہ کسی کے سامنے بیان نہیں کیا ہے۔ آج آپؐ کے چچازاد علیؑ نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے۔ رسول خداؐ نے سلمانؓ کو یوں جواب دیا:

اے سلمانؓ! جب مجھے معراج پر لیجایا گیا، ہم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور جبرائیلؑ پیچھے رہ گیا میں اللہ تعالیٰ کے عرش کی طرف بڑھا۔ میرے اور عرش کے درمیان کوئی شے نہیں تھی۔ خداوند نے میرے ساتھ راز داری کی۔ اس دوران

میری نگاہ اپنے سامنے کھڑے شیر پر پڑی جب دوبارہ دیکھا تو مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام نظر آئے اور جب زمین پر آیا تو علیؑ میرے پاس آئے اور سلام کیا..........اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو لطف وکرم اور عنایات کی تھیں ان کی مجھے مبارک باد دی پھر میرے اور خداوند کے درمیان ہونے والی ساری باتوں کی..........مجھے خبر دی۔!

اے سلمانؓ جان لے کہ آدمؑ سے لے کر آج تک کوئی پیغمبر اور ولی کسی مصیبت میں مبتلاء نہیں ہوا مگر یہ کہ اُس کو اس مصیبت سے علیؑ نے بچایا ہے۔ یہ معرفت کا شہر ہے جس کا دروازہ ہر کسی پر کھلتا نہیں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے خالص اور خاص بندے ہیں وہی اسے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ باطنی طہارت رکھتے ہوتے ہیں حالانکہ اس قسم کے فضائل کا ادراک بہت دشوار ہوتا ہے۔ سلمانؓ جو کہ رسول خداؐ کے رتبہ اوّل کے شاگردوں میں سے ہے وہ اسے دیکھ کر کانپ اٹھا ہے یہاں تک کہ خود رسول خداؐ علی علیہ السلام کے فضائل کے سامنے حیران ہو جاتے ہیں اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ان مباحث سے اوپر ہیں۔

توحید سکھانے والا صرف حضرت علی علیہ السلام ہے۔ اسی کے طریق سے انسان توحید کا حقیقی مطلب جان سکتا ہے۔ (القطرہ ۱/۲۹۰)

## حضرت علی علیہ السلام جبرائیل کا استاد ہے

ایک دفعہ جبرائیلؑ رسول خداؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی علیہ السلام داخل ہوئے پس جبرائیل کھڑا ہو گیا اور حضرت علی علیہ السلام کی تعظیم بجا لائی

آپؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا: کیا تو نے اس جوان کی کھڑے ہو کر تعظیم کی ہے؟

جبرائیلؑ نے عرض کی: جی سرکار اس لئے کہ یہ میرے استاد ہیں پس آپؐ نے کہا: اے جبرائیل! علیؑ تیرا استاد کیسے؟ اُس نے عرض کی: خداوند نے مجھے پیدا کیا تو پوچھا تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اور میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ میں حیران ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا کہ عالم نور سے اس جوان کا ظہور ہوا اس نے مجھے جواب یوں تعلیم دیا کہ کہہ تو میرا جلیل رب ہے اور تیرا نام جمیل ہے اور میں تیرا ناتواں بندہ ہوں اور میرا نام جبرائیلؑ ہے۔ پس اس لئے میں نے اُٹھ کر اس کی تعظیم کی ہے۔

آپؐ نے جبرائیلؑ سے کہا: جبرائیلؑ تیری عمر کتنی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: عرش سے ایک ستارہ ہر تیس ہزار سال میں ایک دفعہ طلوع کرتا ہے میں نے اب تک تیس ہزار مرتبہ اُسے دیکھا ہے۔

آپؐ نے کہا: اگر ستارے کو دیکھو تو پہچان لو گے؟

جبرائیلؑ نے کہا: میں اُسے کیسے نہیں پہچانوں گا؟

آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اپنے سر سے عمامہ اتارو............علیؑ نے اپنے سر سے عمامہ اتارا تو جبرائیلؑ نے اُس ستارہ کو علیؑ کی صورت میں مشاہدہ کیا۔

در پس پردہ نہان بدی و قومی بضلالت

حرمت زات تو نشاختہ گفتند خدائی

پس چہ گویند گراز طلعت زیبا کہ تو داری

پردہ برداری و این گونہ کہ ھستی نمائی

آپ پس پردہ چھپے رہے اور قوم گمراہ رہی انہیں آپ کی حرمت کا پتہ نہ چلا

انہوں نے کہا کہ خدا یہی ہے پس اگر آپ خوبصورت چہرے سے پردہ ہٹا دو تو یہ لوگ آپ کو کیا کہیں اور اس طرح تم اپنا وجود اُن کے سامنے لے آؤ۔

شاعر نے کہا:

نہ خدا تو انمش خواند نہ بشر تو انمش گفت

متحیرم چہ نامم شہ ملک لافتی را

نہ خدا کہہ سکتا ہوں اور نہ ہی بشر کہہ سکتا ہوں حیران ہوں کہ شاہ ملک لافتی کو کونسا نام دوں۔

امام شافعی جو عارف ہیں انہوں نے کہا:

لو ان المرتضی ابدی محله     لخر الناس طرا سجدا له

و مات الشافعی و لم یدری     علی ربه ام ربه الله؟

اگر حضرت علی علیہ السلام اپنا مقام ظاہر کر دیتے تو سارے لوگ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے شافعی مرتا مر گیا اور اُسے پتہ نہیں چل سکا کہ اُس کا رب علیؑ ہے یا اُس کا رب اللہ (ج) ہے۔

اب دوبارہ امام کے دو شاگردوں کے پاس چلتے ہیں اور امام کی شیریں زبان سے ان کی نورانیت والی معرفت سنتے ہیں۔

**یقول ما امروا الا بنبوة محمدً و هی الدیانة المحمدیة السمحة**

تمہیں حکم نہیں دیا گیا مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اور دین محمدی کا جس کی شریعت اور آسان ہے دوسرے ادیان کی طرح سخت اور تکالیف مالایطاق (طاقت سے باہر تکالیف، والی نہیں ہے۔)

# (۱۷) ولایت کا قائم کرنا نماز کا قائم کرنا ہے

وقولہ یقیمون الصلاۃ فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلاۃ و اقامۃ ولایتی صعب مستعصب لا یتحملہ الاملک مقرب او نبی مرسل اوعبدا مؤمن امتحن اللہ قلبہ للایمان فالملک اذا لم یکن ممتحنا لا یحتملہ

خداوند نے فرمایا: وہ نماز ادا کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ:
جو میری ولایت کو قائم کرتا ہے اُس نے نماز کو قائم کیا ہے اور میری ولایت کا قائم کرنا بہت سخت اور مشکل امر ہے۔ کوئی اُسے اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ جو مقرب فرشتہ ہو یا نبی مرسل ہو یا ایسا بندہ مؤمن ہو کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لیا ہو پس جس فرشتے نے امتحان نہ دیا ہو وہ اِسے اُٹھا نہیں سکتا ہے۔

عبارت میں ہے: جو میری ولایت کو قائم کرتا ہے اُس نے نماز کو قائم کیا۔ یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ ولایت علیؑ کی جڑیں نماز کے قائم کرنے کے ساتھ متصل ہیں۔(بغیر ولایت علی علیہ السلام کے نماز قبول نہیں ہے۔)

نماز بی ولای اور عبادیت بے وضو ‏‏‏‏ بہ منکر علی بگو نماز خود رھا کند

اصول کافی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا: بہترین جگہ کونسی ہے؟ ایک صحابی نے عرض کی: خدا، رسول اور حجت خدا بہتر جانتے ہیں۔ امام نے فرمایا: بہترین جگہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جگہ ہے اور آخر میں فرمایا: اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان ستر سال راتوں

کو صبح تک عبادت کرے اور دنوں میں روزہ رکھے لیکن ہماری ولایت کے بغیر خداوند کی بارگاہ میں آئے خداوند اُسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔

# (۱۸) مؤمن کی آزمائشیں

ہم شیعہ حضرات شاید ولایت کو بہت زیادہ سادہ فرض کرتے ہیں اور اس کی طرف درست متوجہ نہیں ہوتے ہیں کہ خداوند نے ہم پر بہت بڑا لطف کیا ہوا ہے اُس نے ہمیں فرقہ ناجیہ کا جز قرار دیا ہے اس لئے کہ تمام اعمال کی قبولیت ولایت کی وجہ سے ہے اگر کوئی شخص ولایت اہل بیت علیہم السلام نہ رکھتا ہوتو اُس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

## نکتہ دوم مؤمن والی عبارت:

امتحناللہ قلبہ للایمان.

امیر المومنین علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ مؤمن کی آزمائشات اور امتحانات ایمان کے درجات کو حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں یعنی مؤمن ایمانی درجات کوکسب کرنے کے لئے مصیبتوں میں مبتلاء ہوتا ہے کبھی تنگ دستی، کبھی برا ہمسایہ، کبھی بداخلاق بیوی...... اور دوسری مصیبتوں میں مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ فرمایا: اگر مؤمن ایک جزیرہ میں اکیلا ہوتو خداوند اُس کے لئے دشمن قرار دیتا ہے جو اُسے تکلیف دیتا ہے تا کہ مؤمن کو اجر ملے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: المومن مثل کفتی المیزان کلما زید فی ایمانہ زید فی بلائہ ۔(مؤمن ترازو کے دو پلڑوں کی مانند

ہے جب اُس کا ایمان زیادہ ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔(تحف العقول)

ھر که در این بزم مقرب تراست
جام بلا بنیشتر ش می دھند

ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کی کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں امامؑ نے فرمایا: مصیبت کا انتظار کر اور فقر کی چادر اوڑھ لے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جائے کہ ایمان کے عالی درجات اور ولایت کے بالائی مراتب تک پہنچنے کے لئے تلخ حوادث اور مصیبتوں اور اذیت ناک آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تاشدم حلقه به گوش درمیخانه عشق
ھر دم آید غمی از نو به مبارکبادم

## (۱۹) سلمان محمدیؑ کی پریشانی

لوگوں نے دیکھا حضرت سلمان محمدیؑ جو سلیمان منا اھل البیت کا ماڈل افتخار رکھتے تھے اپنی عمر کے آخری لمحات میں آنسو بہا رہے تھے اور غمگین تھے، اس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا:

مجھے رسول خداؐ کا فرمان یاد آ گیا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: مسافر شخص کی طرح زادراہ بنالو۔

سلمانؑ کے پاس دنیاوی اموال میں سے صرف ایک بستر، ایک عصا، ایک برتن، ایک قرآن مجید اور ایک لباس تھا اس کے باوجود ڈر رہا ہے کہ شاید اُس

سے دنیاوی امور کے بارے میں پکڑ ہو جائے! لیکن اِس خطرناک دور میں لوگوں کی تمام تر فکر دنیا ہے اور راحت طلبی ہے اب امید رکھتے ہیں کہ اس دنیا طلبی کی فکر کے ساتھ عرفان کے حقایق کو بھی روک کرلیں گے۔!!

## (۲۰) مؤمن کی حدود

سلمانؑ نے کہا: یا امیر المؤمنینؑ! من المؤمن (مؤمن کون ہے)؟ اُس کی نہایت اور تعریف کیا ہے تا کہ میں اُسے پہچان لوں؟

امامؑ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ۔ سلمانؑ نے کہا: اے رسول خداؐ کے بھائی

امامؑ نے فرمایا: **المؤمن الممتحن هو الذی لا یرد من امرنا الیه شئی الا شرح صدره بقوله و لم یشک و لم یرتد.**

امتحان لیا ہوا مؤمن وہ ہے جو ہمارے کسی شے کے بارے میں کہے ہوئے حکم کو رد نہیں کرتا بلکہ شرح صدر کے ساتھ اُسے قبول کرتا ہے۔ شک نہیں کرتا اور مرتد نہیں ہوتا۔

حدیث کے اس حصہ کی تشریح کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کو نقل کرتا ہوں: امامؑ نے فرمایا: اگر کسی شے کے بارے میں ہمارے حکم کو سنو اور وہ واقع نہ ہوئی تو دو دفعہ صدق اللہ کہو اور اگر وہ واقع ہوئی ہو تو ایک دفعہ صدق اللہ کہو۔ ابن عمیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: اے فرزند رسولؐ! اگر آپ سیب کے دو ٹکریں کریں اور مجھے کہیں کہ اس کا نصف حلال ہے اور دوسرا نصف حرام ہے تو میں آپ کی بات کو قبول کرلوں گا۔

تحمل ولایت ایسی طاقت والی ہے کہ آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں نے

اسے قبول کرنے کی جرأت نہ کی قرآن مجید میں ہے:

**انا عرضنا الامانة علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنها**

ہم نے اپنی امانت (ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام) کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا اور انہوں نے اُسے اُٹھانے سے انکار کر دیا۔)

اے ابوذرؓ جان لے! میں اللہ عزوجل کا بندہ اور اُس کے بندوں پر اُس کا خلیفہ ہوں ہم اہلؑ بیت کو رب قرار نہ دو اور ہماری فضیلت کے بارے میں جو چاہو کہو۔ (سادہ لفظوں میں ہمیں رب نہ کہو۔)

بے شک تم ہرگز ہماری کنہ معرفت، اس کی انتہاء تک نہیں پہنچ سکتے ہو بے شک خداوند نے ہمیں عظیم تر اور اس سے بزرگ تر بنایا ہے جس کی توصیف کرنے والے وصف بیانی کر سکیں یا جو تمہارے دلوں میں آ سکے ہم اُس سے کہیں بالا ہیں پس جب تم نے ہمیں اس طرح پہچان لیا تو تم حقیقی مومن بن جاؤ گے۔

# (۲۱) نماز اور روزے کی حقیقت!

سلمانؓ نے کہا: اے برادر رسولؐ! جو نماز کو قائم کرتا ہے وہ آپؑ کی ولایت کو قائم کرتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ ہاں! اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کا قول ہے جو اس کی کتاب عزیز میں ہے۔ **واستعینوا بالصبر والصلاة** صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد طلب کرو یہ سوائے خشوع و خضوع کرنے والوں کے سب پر گراں ہے پس صبر رسول خداؐ ہیں اور نماز میری ولایت کا قائم کرنا ہے اسی لئے اللہ نے کہا: **انها لکبیرة** (یہ گراں ہے) یہ نہیں کہا کہ یہ دونوں گراں ہیں کیونکہ

ولایت سوائے خشوع کرنے والوں کے سب پر گراں ہے اور خشوع کرنے والے بصیرت رکھنے والے شیعہ ہیں اس لئے کہ فرقہ مرجبۂ، قدریہ، خوارج، ناصبیوں وغیرہ میں سے صاحبانِ قول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار کرتے ہیں اور اس میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن وہ میری ولایت میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ میری ولایت کے منکر ہیں۔ اسی طرح اس کا انکار کرنے والے ہیں سوائے بہت کم لوگوں کے اور وہ ہیں کہ جن کی صفت کتاب عزیز میں آئی ہے، یہ ولایت سوائے خشوع کرنے والوں کے سب پر گراں ہے اور خداوند نے دوسرے مقام پر کتاب عزیز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور میری ولایت کے بارے میں فرمایا: **وبئر معطلة و قصر مشید** (معطل کنواں اور پختہ محل) پس محل سے مراد رسول خداؐ اور معطل کنواں سے مراد میری ولایت ہے جسے لوگوں نے معطل قرار دے دیا اور اس کا انکار کر دیا اور جو میری ولایت کا اقرار نہیں کرتا اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار فائدہ نہیں دیتا کیونکہ یہ دونوں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

تمہیں خدا کی قسم! کیا یہ استدلال منطقی اور صحیح نہیں ہے؟

عام فہم لفظوں میں: اگر کہیں کہ روزے کے سخت شرائط ہیں لیکن دیکھتے ہیں۔ کہ خداوند نے فرمایا: انھا (یہ ولایت) اس استدلال پر صحیح شاہد وہ دعا ہے جو مولانا صاحب الزمان سے مروی ہے اور مفاتیح الجنان میں ہے:

**یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیان وانصرانی فانکما ناصران**

یقیناً امام عصر علیہ السلام نے بھی خداوند کے حکم کے مطابق اس دعا کو بیان

فرمایا ہے۔ مذہب حقہ جعفری اتنا متین، محکم اور منطقی ہے کہ اس کے عقیدہ کی مباحث میں کوئی خلل (نقص) نہیں ہے اگر اس آئین کو صحیح طریقے سے بیان کیا جائے تو صحیح و سالم فکر اور پاک دل اِسے قبول کر لیتے ہیں۔

# (۲۲) حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں اور دشمنوں کی علامات

خاشعون (خشوع کرنے والے) بابصیرت شیعہ ہیں۔ خاشع فارسی میں فروتن (عاجزی کرنے والا) کے معنی میں ہے یہ روحانی اور باطنی حالت ہے فروتن انسان اپنے اطراف کے احاطہ میں ہوتا ہے اور اپنے گرد والوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے میں چھوٹے پن اور حقارت کا احساس کرتا ہے۔ متکبر اس کے برعکس خود کو دوسروں سے بڑا سمجھتا ہے۔

آپ شیعیان علیؑ اور موالیان امیر المؤمنینؑ میں حقیقی خشوع کی علامت کو بخوبی مشاہدہ کر سکتے ہیں اور اس کے برعکس دشمنان علیؑ میں بری صفات اور خود پسندی کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات اس وقت ثابت ہوگی جب تم موالیان حیدرؑ کرار اور ان کے دشمنوں کے اخلاق اور کردار میں گہرائی کے ساتھ توجہ کرو گے۔ پھر اس مطلب کے صحیح ہونے پر ایمان پیدا ہوگا مثال کے طور پر دیکھیں گے:

جب خلیفہ دوم پر ابولؤلؤ نے حملہ کیا اور وہ بستر موت پر لیٹ گئے انہوں نے دیکھا کہ میرے میٹھے خواب ختم ہو گئے ہیں اُس نے کسی کو امیر المؤمنینؑ کی طرف بھیجا امام اتمام حجت کے لئے اُس کے پاس آئے۔

اُس نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: میں جانتا ہوں کہ خلافت تمہارا حق تھا جسے میں نے چھین لیا اب مجھے معاف کر دیں اور درگزر کر دیں! امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے شرط ہے اور وہ یہ کہ چند بزرگان کو جمع کرو اور ان کے سامنے اس بات کا اعتراف کرو۔ اُس نے میر المؤمنین علیہ السلام کے صحیح راہ حل کے جواب میں کہا: النار ولن عار (میں آگ میں داخل ہو سکتا ہوں لیکن عار (شکست) کو قبول نہیں کروں گا)!!

تمہیں خدا کی قسم! کیا یہ طرز فکر تکبر اور خود بینی کی علامت نہیں ہے؟ جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے منطقی راہ کو رد کرتا ہے اُس کے وجود میں حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ صاحبان عقل و منطق کے ذمہ ہے؟

ولایت کے بغیر اسلام خشک اور بن روح کے دین ہے جو انسان کو غلامی اور زمانی جاہلیت کے تعصبات کی زنجیروں اور اسیر اور قیدی بناتا ہے۔ اس قسم کی طرز تکفر قدرت نمائی کا مقام پیدا کرتی ہے اور ہٹلر کے چہرہ کو سفید کرتی ہے اس کی مثال ہمارے دور میں افغانستان میں طالبان ہیں جو اپنی حکومت کے لئے ہر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں بعض لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن بغض نہیں رکھتے ہیں لہٰذا وہ اس قسم کے اعتقادات کو نہیں رکھتے ہیں وہ ولایت کا دم بھرتے ہیں یا علیؑ کا ذکر کرتے ہیں لیکن دشمن علیؑ سے انہیں کوئی سروکا نہیں ہے اور دشمنان ولایت سے دلی نفرت نہیں رکھتے ہیں احتمالاً عیش و نوش اور خوشحالی کی دکان پر رہتے ہیں۔ لیکن عقلمند بندہ سیر و سلوک اور عرفان کی بات کرتا ہے اُس کے ہاں اس قسم کی بات نہیں ہوتی ہے ہم امام عصر روحی لہ الفداء کے نزدیک منظور نظر ہونے کے لئے حق اور ولایت کو بیان کرتے ہیں لوگوں کو اور اپنے نفس کو راضی کرنے کے چکر میں نہیں ہیں۔

# (۲۳) دشمنان امیر المؤمنین علیہ السلام سے رسول خداؐ کی نفرین!

عید غدیر کے دن رسول خداؐ نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی معرفی کے بعد فرمایا:

**من كنت مولاه فهذا على مولاه اللهم و ال من والاه و عاد من عاداه اللهم انصر من نصره و اخذل من خذله**

(جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے خدایا جو اسے (یعنی علیؑ کو) دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے اُس سے دشمنی رکھ۔ خدایا اُس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے اور جو رسوا کرے اُسے رسوا کر) تعجب کا مقام ہے کہ اہل ولاء رسول خداؐ کی دعا کو سنجیدگی سے کیوں نہیں لیتے ہیں؟ کیا اس دعا میں رسول خداؐ نے دشمنان امیر المؤمنینؑ سے نفرین نہیں کی ہے؟ ہم اپنے استدلالات میں ان نکات سے سادگی سے کیوں گزر جاتے ہیں؟ کیا یہ ہمارے معارف حقہ نہیں ہیں؟

کیا امام عصر قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے منتظر شیعہ جمعہ کے دن پُر فضیلت دعائے ندبہ میں ان عبارتوں سے چیخ و پکار نہیں کرتے ہیں؟ یہ ماثورہ اور منقولہ دعا اہمیت رکھتی ہے کہ حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اُس نکتہ پر اعتراض کرتے جو اہل بیتؑ کی طرف سے نہیں پہنچتا۔ ہمارے باعث افتخار شیعہ حضرات نے اپنے خون سے یہ اعتقادات ہم تک پہنچائے ہیں بعض

دعاؤں کی مذہب حقہ شیعہ کے لئے سند کا جذبہ ہے۔ اس کے باوجود کیا ہم حق رکھتے ہیں کہ ان گراں بہا مطالب کو کم استعمال کریں اور ان کے مضامین پر کم توجہ کریں؟!

## (۲۴) دعائے ندبہ کی اہمیت!

میرے عقیدہ کے مطابق دعائے ندبہ ایک شیعہ صحیح تاریخ کا دورہ ہے جو دعا کی زبان میں وارد ہوئی ہے لہٰذا اس کے ایک ایک جملہ میں غور وفکر کریں اور اس سے مستفید ہوں کیونکہ یہ معصوم کی کلام ہے۔

ہمارے بزرگان اپنے مذہب کی بابت اتنے متعصب تھے کہ انہوں نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر تشیع کی پاسداری کی ہے لیکن ہم نے سنا ہے یہ منتظری نے کہا ہے کہ فدک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ملکیت نہیں تھا اور ہم نے اپنی طرف سے کوئی ایکشن نہیں لیا! البتہ ایران سے باہر سعودی اخبارات نے شور مچایا ہے کہ الحمدللہ چودہ سو سال کے بعد واضح ہوگیا ہے کہ ایران کے فلاں مجتہد نے اعلان کیا ہے کہ فدک دختر رسولؐ کی ملکیت نہیں تھا!

کیا تشیع کی ناموس کے دفاع کی یہی رسم ہے؟

کیا ہمارے شیعہ بزرگ علماء نے مذہب حقہ جعفری کو ہم تک اسی طرح پہنچایا ہے؟ کیا مسئلہ فدک کوئی چھوٹا مسئلہ ہے؟ جو فدک کی حقانیت میں شک رکھتا ہے کیا وہ شیعہ ہے؟

جو مسئلہ فدک کو نہیں جانتا کیا وہ مجتہد ہو سکتا ہے؟[1]

---

[1] شیعہ فقہ میں فقیہ اور مجتہد کے لئے لازمی شرط ہے کہ وہ شیعہ ہو یعنی ہمیں سنی مجتہد کی تقلید کرنے کا حق نہیں ہے۔ مجتہد کے لئے ضروری ہے کہ شیعہ ہو اور بارہ اماموں کی امامت کا قائل ہو۔

# (۲۵) تحریف آزادی

میں اپنا وظیفہ سمجھتا ہوں کہ ان حقایق کو بیان کروں کیونکہ روز بروز ہمارا اپنے مذہب کے بارے میں تعصب کم ہوتا دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ جس کے جی میں جو آتا ہے وہ بن دلیل اور مدرک کے کہہ دیتا ہے۔

اور کوئی اُس سے سروکار نہیں رکھتا ہے جیسے یہ آزادی کا دور ہے!

اتنی آزادی ہوگئی ہے کہ ہماری دینی بنیادیں غرب کے آزادی خواہوں میں سوالیہ علامت بن گئی ہیں۔ میرا دل اس آزادی پر جل رہا ہے کہ کس طرح بے چارہ اور بے زبان دین سوء استفادہ قرار پا گیا ہے بے لگامی ہوگئی ہے اور کلام وعمل میں برائی آ گئی ہے اور آزادی کے نام پر مسلمانوں کو کھانے پینے پر جمع کیا جا رہا ہے۔

# (۲۶) ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے ثمرات

اہل بیت علیہم السلام کی ولایت الٰہی میثاق ہے اگر ہم اس کے دل و جان سے وفادار ہوتے تو آج ان پریشانیوں سے دوچار نہ ہوتے حقیقت میں انسان کی پریشان حالی ولایت حقہ امیر المومنین اور ان کی اولاد معصومین علیہم السلام سے دوری ہے کیونکہ سقیفہ جس میں مولاؑ کی خلافت کو غصب کیا گیا اس کے واقعہ کے بعد سلمانؓ نے کہا:

**لو ولیتموھا علیا لا کلتم من فوقکم و من تحت ارجلکم**

اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناتے تو اوپر نیچے سے کھاتے۔ (فضائل سلمان)

انسان کا سب سے بڑا مسئلہ معاش ہے اس لئے کہ اگر انسان اس مسئلہ میں مشکل کا شکار ہو تو کسی دوسرے کا نہیں رہتا۔ خداوند حکیم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

**ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا**

(جو میرے ذکر سے منہ پھیر لیتا ہے اُس کی معیشت (روزی) تنگ ہو جاتی ہے۔ (سورہ طہٰ آیت ۱۲۴)

ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارے دور میں روس کے کیمونسٹوں کے آخری رہبر میخائیل گورباچوف نے حزب کیمونسٹ کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ: روس کے لوگ خدا کو فراموش کرنے کی وجہ سے متعدد مشکلات کا شکار ہوئے ہیں۔

پس فطری ہے کہ ہم کہیں: انسان کی تمام بدبختیوں کی علت (وجہ) روز سقیفہ سے پیدا ہوئی ہیں۔

سلمانؑ کے کلام کی تائید کے لئے قرآن مجید کی اس آیت سے استفادہ کرتے ہیں جس میں خداوند نے فرمایا:

**ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم لا کلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم**

اگر اہل کتاب یہود و نصاری تورات و انجیل کو قائم کرتے اور جو ان کے رب کی طرف سے ان کی طرف نازل کیا گیا ہے تو یہ اوپر نیچے سے کھاتے۔ (سورہ مائدہ آیت ٦٦)

نتیجہ یہ ہوا کہ: انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرامین کو جاری نہ کیا اور احکام الٰہی

پر عمل نہ کیا جوان کے اقتصادی، اجتماعی، سیاسی امور کے فساد کا باعث بنا......

دین کا قائم کرنا ولایت حقہ اہل بیت علیہم السلام سے مربوط ہے۔

## (۲۷) دعائے فرج امیر المؤمنین علیہ السلام کی مدد کا مصداق ہے!

تمام الٰہی ادیان میں حکومت الٰہی حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا وعدہ دیا گیا ہے ہمیں چاہئے کہ اس دولتِ کریمہ کے اسباب فراہم کریں اس لئے کہ حضرت ولی عصر علیہ السلام نے فرمایا ہے:

ہمارے اور تمہارے درمیان جس نے جدائی ڈالی ہے وہ گناہ ہیں!

اگر شیعہ حضرات دل و جان سے واجبات بجالائیں اور محرمات سے بچیں تو قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور نزدیک ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں تمام ظلم و ستم اور فساد و تباہیاں ختم ہو جائیں گی۔

آج امیر المؤمنین علیہ السلام کی مدد............ آپ کے فرزند حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ظہور کی زیادہ دعا کرنا ہے۔ فطری ہے کہ جو ظہور کی دعا کرتا ہے۔ وہ امام مہدی علیہ السلام کی توجہ کا مرکز بنتا ہے اور امامؑ کی دعا سے برے اعمال کے بجالانے اور گناہ سے وہ بندہ دور ہو جاتا ہے۔ امام نے اپنی توقیع شریف میں فرمایا ہے: **واکثر والدعا بتعجیل الفرج فان ذلک فرجکم**۔ (میرے ظہور کی جلدی کے لئے زیادہ دعا کرو یہ تمہاری کشائش کا باعث ہے۔

# (۲۸) تولی و تبری

شیعہ مذہب کی بنیاد دو چیزوں تولی اور تبری پر ہے اگر کسی میں یہ دو چیزیں نہیں ہوتی وہ شیعہ نہیں ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

**هل الدين الا الحب و البغض**

(نہیں ہے دین مگر محبت اور بغض ہی دین ہے) (اصول کافی کتاب ایمان و کفر) محبت اور بغض پرندے کے در پردوں کی طرح ہے اگر اُس کا ایک پر کاٹ دیا جائے تو وہ پرواز نہیں کر سکتا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی بات کی تائید میں قرآن مجید نے فرمایا ہے:

**محمد رسول الله و الذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم**

حضرت محمدؐ رسول خدا ہیں اور آپؐ کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور ایک دوسرے کے ساتھ بڑے مہربان ہیں۔ (سورہ فتح آیت ۲۹)

جو محبت میں غرق ہوتے ہیں اور ان کے دل میں صرف دوستی ہی ہوتی ہے وہ کدورت آمیز بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ سخت اشتباہ (غلطی) میں ہیں۔ وہ اس آیت کا مصداق ہیں: **نؤمن ببعض و نكفر ببعض** وہ کچھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔

وہ غفلت میں کہتے ہیں لعنت نہ کرو صلوات پڑھو حالانکہ خداوند نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: **الا لعنة الله على الظالمين**۔

(آگاہ ہو جاؤ اللہ کی ظالموں پر لعنت ہے۔) (سود، ھود آیت ۱۸)

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: فلاں شخص آپ کو

دوست رکھتا ہے لیکن آپ کے دشمنوں سے بے زاری میں کمزور ہے۔

امام نے فرمایا: دور ہے وہ شخص جھوٹ کہتا ہے جو ہماری دوستی کا دعوا کرتا ہے لیکن ہمارے دشمنوں سے بے زاری اختیار نہیں کرتا ہے۔

(بحارالانوار: ۲۷/ ۵۸)

جو شخص امیر المؤمنین علیہ السلام سے عشق رکھتا ہے اور ان کی دل میں محبت رکھتا ہے وہ حقیقت میں خوبیوں سے عشق رکھتا ہے اور انسانی بلند ہمت رکھتا ہے کیونکہ امیر المؤمنین علیہ السلام مظہر صفات الٰہی اور فضائل اخلاقی ہیں پس ایسا شخص بداخلاقیوں اور بد صفاتیوں سے دلی نفرت رکھتا ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام کے دشمن بداخلاقیوں کا مجسمہ اور غیر انسانی صفات کا مظہر ہوتے ہیں۔

## (۲۹) کسب معارف کی صحیح راہ

ہمیں چاہئے کہ بعنوان شیعہ علیؑ ......... صحیح افکار اور صحیح عقاید رکھیں اور اپنے دین کے معارف اہل بیت علیہم السلام سے لیں۔ آخری امام حجت خدا علیہ السلام نے فرمایا ہے:

**طلب المعارف من غیر طریقنا اهل البیت مساوق لاانکار و قد اقامنی الله و انا حجة بن الحسن**

(ہم اہل بیتؑ کے غیروں سے معارف کا طلب کرنا ہمارے انکار کی مثل ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم کیا ہے اور میں حجت بن الحسنؑ ہوں۔

(دین وفطرت جلد اول مقدمہ)

پس بنا برایں ......... ہم اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کہیں سے اپنے

دین کے معارف حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتے ہیں۔

آپ کی نورانیت والی بحث کو جاری رکھتے ہوئے امام نے فرمایا: تمام مذاہب خواہ مرجبۂ ہوں، قدریہ ہوں، خوارج ہوں، ناصبی وغیرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کی بابت ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن میری ولایت میں اختلاف کرتے ہیں سوائے چند لوگوں کے سارے لوگ میری ولایت کا انکار کرتے ہیں اور وہ کم تعداد لوگ وہ ہیں کہ جن کا وصف خداوند نے قرآن مجید میں یوں بیان کیا ہے: و انھا لکبیرۃ الاعلی الخاشعین (بے شک (قبولی ولایت) گراں ہے مگر خشوع کرنے والے کے لئے گراں نہیں ہے۔) (سورہ بقرہ آیت ۴۵)

ایک اور مقام پر آپ کی نبوت اور میری ولایت کے بارے میں فرمایا:

وبئر معطلة و قصر مشید.

(معطل کنواں اور پختہ محل)

(سورہ حج آیت ۴۵)

آپؐ پختہ محل اور معطل کنواں میری ولایت ہے جسے لوگوں نے چھوڑ دیا ہے اور اس کا انکار کر دیا ہے۔ اور جو میری ولایت کا اقرار نہیں کرتا ہے اُسے آپؐ کی نبوت کا اقرار فائدہ نہیں دے گا، آگاہ ہو جاؤ! یہ دونوں (نبوت اور ولایت) ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔

## (۳۰) عید غدیر خم کی اسناد

مقام حیرت ہے کہ جب انسان روز عید غدیر کی اسناد میں تحقیق کرتا ہے تو

دیکھتا ہے کہ روز عید غدیر والی روایت تواتر کی حد تک اہل سنت کے طریق سے نقل ہوئی ہے۔ عید غدیر صدر اسلام کی تاریخ میں بہت بڑا دن ہے۔ لیکن ولایت کے دشمنوں نے اس کا اس طرح انکار کیا ہے کہ آج اہل سنت کے حلقہ میں اس بہت بڑے واقعہ کی کوئی یاد ہی نہیں ہے۔ یہ دشمنان و منکران ولایت کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے بارے میں امامؑ نے وضاحت سے فرمایا ہے:

جو شخص میری ولایت کا اقرار نہیں کرتا اُسے آپ کی نبوت کا اقرار فائدہ نہیں دے گا۔

قرآن مجید میں خداوند نے اپنے پیغمبرؐ سے سختی سے فرمایا: اگر آپؐ نے ولایت علیؑ کا کے مسئلہ آشکارا اعلان نہ کیا اور لوگوں پر اتمام حجت نہ کی تو گویا اپنی رسالت کو انجام ہی نہیں دیا۔ (سورہ مائدہ آیت: ۶۷)

**یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته**

اے رسولؐ! اُسے پہنچادے جو تیری طرف تیرے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ کام نہ کیا گویا اپنی رسالت کو انجام ہی نہیں دیا۔ (سورہ مائدہ آیت ۶۷)

پس ثابت ہوگیا کہ دین کی اساس اور قرآنی فکر ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے اور خوش قسمتی سے اس کے دلائل اس قدر واضح اور روشن ہیں کہ کوئی ولایت کے حقایق کا انکار نہیں کرسکتا ہے۔

☆☆☆

# (۳۱) امیر المومنین علیہ السلام امامِ خلق ہیں

پیغمبرؐ نبی مرسل ہے (یعنی اوامر اور نواہی الٰہیہ اور مخلوق کو ہدایت کی مسؤولیت پیغمبرؐ کے ذمہ ہے) اور اسی طرح وہ مخلوق کا امام ہے یعنی پیغمبرؐ احکام کے جاری کرنے کی ذمہ داری بھی رکھتا ہے مدینہ میں اس طرح کے امور پیغمبرؐ خود انجام دیتے تھے جیسے فوج کی لشکر کشی، کسی کو معین کرنا، مثانا فوجی امور کی ذمہ داری دینا، قضاوت (عدلیہ) میں حدود الٰہی کا جاری کرنا پس آپ مخلوق کے امام بھی تھے اور آپؐ کے بعد علیؑ مخلوق کے امام اور آپؐ کے وصی ہیں۔

یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

امام الخلق: یعنی ہر شے جس پر مخلوق کا اطلاق ہوتا ہے حضرت علی علیہ السلام اُس کے امام ہیں) چنانچہ رسول خداؐ نے فرمایا:

اے علیؑ تیری میرے ساتھ وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کی موسیٰؑ کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث منزلت متواتر لفظی و معنوی احادیث میں سے ہے جو فریقین کی کتابوں میں کثرت سے موجود ہے جس طرح قرآن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ نقل کرتا ہے تو اُس میں فرماتا ہے۔

واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی

(میری اہل بیت سے میرا وزیر قرار دے جو میرا بھائی ہارونؑ ہے) (سورہ طٰہٰ آیت ۳۱)

اس سے کیا مراد ہے؟ کیا قرآن مجید صرف قصہ بیان کرتا ہے تاکہ لوگ

سر گرم رہیں ؟ العیاذ باللہ۔ میرا خیال ہے کہ اہل سنت نے قرآن مجید کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہے۔ آج اہل سنت بالکل ان مسائل کو نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

مجھے یاد ہے تین چار سال پہلے تہران میں میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں کانفرنس ہوئی جس میں مصر یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کہا: رسول خداؐ نہ سنی تھے اور نہ ہی شیعہ تھے آپ مسلمان تھے۔ یہ اہل سنت کے پروفیسر کی بات ہے گویا اس بے چارے نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ و ان من شیعته لابراهیم (ابراہیم اُس کے شیعوں میں سے تھا) آیا ہے ہاں آپ سنی حتماً نہیں تھے البتہ آپ شیعہ ضرور تھے۔

خوش قسمتی سے! ہماری بات روز روشن کی طرح عیاں ہے ہمارے استدلال قوی اور محکم (پختہ) ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر شبہ اور سوال کا جواب ہم دے سکتے ہیں۔

## (۳۲) تعظیم نام محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

**اولنا محمدٌ و اوسطنا محمدٌ و آخرنا محمدٌ فمن استکمل معرفتی فهو علی الدین القیم کما قال الله تعالیٰ و ذلک الدین القیمة و ساء بین ذلک بعون الله و توفیقه**

ہمارا پہلا محمدؐ ہے۔ (یعنی خود پیغمبرؐ) درمیانہ محمدؐ ہے (یعنی محمد باقر علیہ السلام) اور ہمارا آخری محمدؐ ہے (یعنی حجت ابن الحسن علیہ السلام) پیغمبرؐ کے اوصیاء احادیث میں نام سے بیان ہوئے ہیں اور ان کے اسمائے گرامی لوح محفوظ میں تحریر ہوئے

ہیں۔ یہاں امیر المؤمنین علیہ السلام نے اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پہلا اور آخری محمدؐ کا مطلب ہے کہ اس سے ولایت کی زنجیر کا اتصال ہوا ہے اس بابرکت سلسلہ کا آغاز محمدؐ کے بابرکت نام سے ہوا ہے۔ اور محمدؐ پر ہی اس کا اختتام ہوا ہے جو اس طرح میری معرفت کو مکمل کرے۔ وہ دین قیم (پائیدار دین) پر ہے اس بات کی تائید خداوند کے اس فرمان سے ہوتی ہے: **ذلک دین القیمة** (یہ پائیدار دین ہے) خداوند کی مدد اور توفیق سے اِسے بیان کروں گا۔

## (۳۳) امام زمانہ علیہ السلام کا نام لینا

شیعہ محققین کا اجماع ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا غیبت کے دور میں نام لینا حرام ہے اب بحمد اللہ امام کے ظہور صغری کا دور شروع ہو گیا ہے لہٰذا ان کے نام لینے کی حرمت کا موضوع منتفی (ختم) ہو گیا ہے۔

## (۳۴) حضرت ولی عصر علیہ السلام کی مہر

اس دعوا کے ثابت کرنے کے لئے نام محمدؐ کی تصریح (وضاحت) کی ان کی مہر مبارک کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ میں نے اس نام کی مہر مبارک دیکھی ہے۔ حضرت ابوالفضل باب الحوائج قمر بنیؑ ہاشم کے فرزندوں میں سے ایک کی سیادت کے شجرہ نامہ میں اس نام کی مہر دیکھی ہے انہوں نے آخری سالوں میں بدھ کی رات مسجد مقدس جمکران (حرم امن الٰہی) میں اُس کے شجرہ کے نیچے درج ذیل مہر مشاہدہ کی ہے۔ (عبدہ محمد مهدی)

## (۳۵) حضرت پیغمبرؐ اور علی علیہ السلام کے نور کی اصل

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک یا امیر المؤمنین صلوات اللہ علیک!

میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نور تھے جو اللہ عزوجل کے نور سے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس نور کو حکم دیا کہ دو ٹکڑے ہو جا پس نصف سے کہا: محمدؐ ہو جا اور دوسرے نصف سے کہا: علیؑ ہو جا اسی لئے رسول خداؐ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں میری طرف سے (وظیفہ برأت از مشرکین) کوئی ادا نہیں کرے گا سوائے علیؑ کے! البتہ! آیت مباہلہ میں وضاحت سے آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا نفس قرار دیا:

**فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم**

کہہ دو ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ۔) (سورہ آل عمران آیت ۶۱)

حق اتنا واضح اور روشن ہے جس طرح دن واضح اور روشن ہوتا ہے۔ اگر انسان عناد نہ رکھتا ہو تو اُس کے لیئے خاندان اہل بیت علیہم السلام کی باقی سب لوگوں پر فضیلت ثابت کرنے کے لئے یہی ایک آیت کافی ہے۔

# (۳۶) حضرت علی علیہ السلام کے نام سے عامہ کا تعصب باطل اور عداوت

لیکن کیا کریں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اندھا تعصب، جہالت، نادانی، عداوت، دشمنی انسان کی فکر اور آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں اور قاری قرآن دیکھتا ہے کہ خداوند نے قرآن مجید میں کہا ہے: **وھو العلی العظیم** (وہ بلند و عظیم ہے) اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں لیکن نام علیؑ سے عداوت کی وجہ سے کہتے ہیں صدق اللہ العظیم کیا یہ قرآن کی تحریف نہیں ہے؟ کیا یہ دل کا اندھا پن اور جہالت نہیں ہے؟ چونکہ شیعہ کہتے ہیں صدق اللہ العلی العظیم۔ دشمنان علیؑ نام علیؑ سے دشمنی کی وجہ سے قرآن مجید میں بھی تحریف کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت علی بیان ہوئی ہے قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر اللہ تعالیٰ کی علی صفت بیان ہوئی ہے۔ پس اے بے انصافو! تم نام علیؑ سے اتنی دشمنی کیوں رکھتے ہو؟

حضرت ابو بکر کو مکہ کی طرف ............ رسول خداؐ سے پیغام برائت پہچانے کے لئے بھیجا پھر جبرائیل نازل ہوا اور اُس نے کہا: یا محمدؐ! پیغمبر نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اُس پیغام کو خود پہنچاؤ یا وہ شخص پہنچائے جو آپؐ سے ہو پس رسول خداؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابو بکر کو واپس بھیج دو اور یہ پیغام آپ پہنچائیں، میں نے اُسے واپس بھیج دیا حضرت ابو بکر نے اپنے اندر تصور کیا کہ خداوند کی طرف سے میرے بارے میں کوئی شے

نازل ہوگئی ہے اُس نے آپؐ سے پوچھا: یا رسولؐ اللہ کیا میرے بارے میں کوئی آیت قرآنی نازل ہوگئی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں! لیکن کام کے کرنے کی ذمہ داری مجھؐ پر یا علیؑ پر ہے۔

## (۳۷) حضرت علی علیہ السلام ہی لائق امامت ہے

اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک اے برادر رسولؐ! من لا یصلح لحمل صحیفة یؤدیھا عن رسول اللہ کیف یصلح لامامة؟

امامؑ نے فرمایا: جو رسول خداؐ کی طرف سے ایک پیغام لے جانے اور اُسے پہچانے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ امامت کی صلاحیت کیسے رکھتا ہے۔

صحابہ کے ذہن میں یہ بات تھی جس کی وجہ سے امام نے اپنے سوا دوسروں کی امامت کی لیاقت کو رد کیا ہے اور دوسروں کی نسبت خود کے امامت کے لائق ہونے کو ثابت نہیں کیا ہے۔

## (۳۸) آیات توحید کا ولایت سے ارتباط!

اے سلمانؓ۔ اے جندبؓ! میںؑ اور رسول خداؐ نور واحد تھے اللہ تعالیٰ نے اُسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنایا اور مجھے آپ کا وصی مرتضی بنایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناطق ہیں اور میں صامت ہوں اور ہر دور میں ایک حجت ناطق ہوتی ہے اور ایک حجت صامت ہوتی ہے۔ اے سلمانؓ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرانے والے ہیں اور میں ہدایت کرنے والا ہوں اسی لئے خداوند نے فرمایا:

نازل ہو گئی ہے اُس نے آپؐ سے پوچھا: یا رسولؐ اللہ کیا میرے بارے میں کوئی آیت قرآنی نازل ہو گئی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں! لیکن کام کے کرنے کی ذمہ داری مجھ پر یا علیؑ پر ہے۔

## (۳۷) حضرت علی علیہ السلام ہی لائق امامت ہے

اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک اے برادرِ رسولؐ امن لا یصلح لحمل صحیفة یؤدیها عن رسول الله کیف یصلح لامامة؟

امام نے فرمایا: جو رسول خداؐ کی طرف سے ایک پیغام لے جانے اور اُسے پہنچانے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ امامت کی صلاحیت کیسے رکھتا ہے۔

صحابہ کے ذہن میں یہ بات تھی جس کی وجہ سے امام نے اپنے سوا دوسروں کی امامت کی لیاقت کو رد کیا ہے اور دوسروں کی نسبت خود کے امامت کے لائق ہونے کو ثابت نہیں کیا ہے۔

## (۳۸) آیات توحید کا ولایت سے ارتباط!

اے سلمانؓ۔ اے جندبؓ! میںؑ اور رسول خداؐ نور واحد تھے اللہ تعالیٰ نے اُسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنایا اور مجھے آپؐ کا وصی مرتضیٰ بنایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناطق ہیں اور میں صامت ہوں اور ہر دور میں ایک حجت ناطق ہوتی ہے اور ایک حجت صامت ہوتی ہے۔ اے سلمانؓ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرانے والے ہیں اور میں ہدایت کرنے والا ہوں اسی لئے خداوند نے فرمایا:

انما انت منذر و لکل قوم ھاد (آپؐ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا ہوتا ہے) پس رسول خداؐ ڈرانے والے ہیں اور میں ہدایت کرنے والا ہوں پھر فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اور رحموں میں کیا ہے؟ اور ہر شے کیا زیادہ کرتی ہے۔ ہر شے کی مقدار کا اُسے علم ہے وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا وہ بزرگ ہے، بلند ہے، تم میں سے برا ہے جو چھپ کر بات کرتا ہے اور جو ظاہر بات کرتا ہے اور جو رات میں چھپا رہتا ہے اور دن میں ظاہرا کرتا ہے اُس کے لئے اُس کے سامنے اور پچھلے بچھاوڑے ہیں وہ اللہ کے امر کی حفاظت کرتے ہیں۔

ان آیات کے بعد فرمایا: میں ہادی (ہدایت کرنے والا ہوں) اس سے مراد ہے کہ توحید کا ولایت سے ارتباط ہے۔

## (۳۹) حضرت علی علیہ السلام جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا ہے!

سلمانؑ کہتا ہے: امام نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب جمع ہیں اور میں، صاحب نشر ہوں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب جنت ہیں اور میں صاحب نار ہوں۔ جہنم کو کہوں گا: اسے لے لو، اسے چھوڑ دو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب رجفہ (لرزنے والا) اور میں صاحب ھُدہ (وحشت انگیز آواز) ہوں۔ میں صاحب لوح محفوظ ہوں۔ مجھے

اللہ عزوجل نے اس میں موجود ہر شے کا علم الہام فرمادیا ہے۔

یعنی: جب رسول خداؐ آئے تو سب لوگ اور گروہ جمع (اکٹھے) ہوگئے لیکن امیر المؤمنین علیہ السلام کی امامت پر سب لوگ الگ الگ ہوگئے۔

علیؑ حبه جنة قسیم النار والجنة

وصی المصطفیٰ حقا امام الانس والجنة

علیؑ کی محبت ڈھال ہے وہ جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی وصی ہے اور جن وانس کے امام ہیں)

آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

لولا انت یا علیؑ لم یعرف المؤمنین بعدی

اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مؤمنوں کی پہچان نہ ہوتی)۔

خورشید کمال امت نبی ماه ولی

اسلام محمد است و ایمان علی

گر بینه در این سخن می طلبی

بنگر که زبینات اسما است جلی

## (۴۰) حضرت علی علیہ السلام کے زبان جبرائیلؑ سے فضائل

وجفه یعنی لرزنا

ھدۃ یعنی وحشت انگیز آواز اور ڈراؤنی آواز جو بڑے اور گراں قدر کام کے واقع ہونے کے لئے ہوتی ہے۔ فرمایا: میں صاحب ہدہ ہوں اور آپؐ صاحب رجفہ ہیں۔

## اس عبارت کے بارے میں:

اگر اس جملہ میں غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول خداؐ کی زندگی کے حوادثات امیر المؤمنین علیہ السلام کی زندگی کے حوادثات کے ساتھ خاص ارتباط رکھتے ہیں۔

یہ دونوں نوری موجود بہت شان والے ہیں حالانکہ اصل خلقت میں نورِ واحد تھے لیکن ان دونوں نوروں کی وجہ تمیز امیر المؤمنین علیہ السلام کی شدید اور سخت سیرت ہے عبادت میں سخت اور معیشت میں بھی سخت تھے، خارق العادہ صفات کا ظہور رکھتے تھے جن کا انجام دینا سخت اور دشوار تھا یہاں تک کہ معصومین علیہم السلام کے لئے بھی سخت ترین امر تھا۔ چنانچہ امام علی زین العابدین علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام کی زندگی اور سیرت کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: اس طرح کام کرنے کی کس میں طاقت ہے! ایک وجود میں متضاد صفات جمع تھیں ۔ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک کامل استثنائی موجود بنائے گئے تھے۔

جبرائیلؑ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قوم لوط پر ان کی زمین الٹا دو میں نے ساتویں طبق سے ان کی زمین کو اکھیڑا اور ایک پر سے اُٹھا کر بلند کر کے الٹ دیا لیکن جنگ اُحد میں مجھے اللہ نے حکم دیا کہ علیؑ کے تلوار مارنے کے سامنے اپنے پیروں کو کروں لیکن امیر المومنین علیہ السلام کی تلوار کی تیزی اور سنگینی کے سامنے تھک گیا!

# (۴۱) لوح محفوظ کا معنی

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں صاحب لوح محفوظ ہوں اس میں ہر شے کا علم ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا ہے۔

دنیا میں جو ہونے والا ہے جو حوادث چھوٹے بڑے سب لوح محفوظ میں ہیں۔

دوسرے لفظوں میں مخلوق کے تمام حالات لوح محفوظ میں ہیں خداوند نے فرمایا بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ بلکہ وہ قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

یعنی: قرآن مجید لوح محفوظ میں ہے شاید سادہ لفظوں میں کہا جا سکتا ہے لوح محفوظ اسرار الہیہ کا صندوق ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام صاحب لوح محفوظ ہے، امیر المؤمنین علیہ السلام کی تاریخ ولادت میں مورخین نے نقل کیا ہے کہ جب مادر علیؑ اُسے کعبہ کے شگاف سے باہر لے آئی رسول خداؐ نے مولود کو ہاتھوں پر اُٹھایا تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے آپؐ کو یوں سلام کیا: السلام علیک یا رسولؐ اللہ۔ اور عرض کی: آسمانی کتابوں کو پڑھوں؟ قرآن مجید پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! قرآن پڑھ، امیر المؤمنین علیہ السلام نے سورہ مؤمنون قد افلح المؤمنون...... کی تلاوت کی آپؐ نے علی علیہ السلام کے لبوں کو چوما یہ کنایہ ہے کہ قاری قرآن کے لبوں کو چوما جائے لیکن یزید ملعون نے سید الشہداء علیہ السلام کے سر کو سونے کے طشت میں رکھا اور امام نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی اُس ملعون نے خیزران کی چھڑی امام حسین علیہ السلام کے لبوں پر ماری۔

**ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

(خدا لعنت کرے اِس ملعون کے آباؤ اجداد پہ)

## (۴۲) سید الشہداء وسیلہ نجات ہے

مجالس عزا ہمارے ہاتھوں کو پکڑے گی ورنہ قیامت کا حساب بہت سخت ہے خداوند ہمیں امام حسین علیہ السلام کی محبت کے ذریعہ سے بخش دے گا۔ ورنہ ان گناہوں سے بھرے ہوئے نامہ اعمال کے ساتھ قیامت کے دن ہم پکڑے جائیں گے۔ خدایا قیامت کے دن ہمیں حسینیوں کی صف میں کھڑا کرنا کیونکہ ہم باب حسین علیہ السلام کا طمع رکھتے ہیں۔ مرحوم آیت اللہ نجفی مرعشیؒ نے وصیت فرمائی کہ جس رومال سے میں مجلس عزا میں بہنے والے آنسوؤں کو صاف کرتا تھا وہ رومال میرے ساتھ دفن کیا جائے۔ مگر امام مظلوم حسین علیہ السلام پر گریہ ہمیں نجات دلائے گا۔ ورنہ دوسرے اعمال کتنے خدا کے لیے کئے ہیں ......... یہ معلوم نہیں ہے!

دفتر عشق از الف تا یاء حسینؑ      یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

ہاں!

علی علیہ السلام صاحبِ لوح محفوظ ہے۔ جس نے نزول قرآن سے پہلے پیدا ہوتے ہی رسول خداؐ کے ہاتھوں پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔

علی علیہ السلام صاحب لوح محفوظ ہے۔

علی علیہ السلام مخزن اسرار الٰہی ہے۔

علی علیہ السلام محرم اسرار خدا ہے۔

علی علیہ السلام مظہر قدرت خدا ہے۔

علی علیہ السلام جلوہ ذات خدا ہے۔

علی علیہ السلام کی معرفت کے بغیر خداوند کی معرفت حاصل نہیں ہوتی ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مولود کعبہ ہیں ابھی ان کا کعبہ میں پیدا ہونا بھولا نہیں ہے۔ اہل دل سے درد دل کہتے ہیں کیونکہ علیؑ دلوں کا آرام اور علی دلوں کا درد جاننے والا ہے۔

## (۴۳) مغرب کی آلودہ فرہنگ

افسوس اور صد حیف کہ ہم نے بے گانوں پر نظریں رکھی ہوئی ہیں۔ ہمارے جوان خیال کرتے ہیں کہ مغرب میں کیا ہو رہا ہے؟ اے جوانو! شیطان کے دھوکے میں مت آؤ، خدا کی قسم! مغربی لوگ اخلاقی مفاسد میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور اس کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہیں مطمئن ہو جاؤ کہ آج مغرب میں کوئی خیر کی خبر نہیں ہے؟

تم خود دیکھتے ہو تا کہ فرصت مل جائے وہاں جو اسلام اور قرآن مجید سے آشنا ہوتا ہے وہ فوراً ایمان لے آتا ہے اور مغربی فرہنگ کو چھوڑ دیتا ہے اُسی آلودہ فضا میں شعائر اسلامی کے مظاہرے دیکھنے میں ملتے ہیں جیسے وہاں مغرب کی عورتیں پردہ کرنے لگی ہیں۔

اگر حضرت علی علیہ السلام کے دلنشین ذکر سے انس پکڑ لو تو تم مغرب کی موسیقی سے متنفر ہو جاؤ گے جب تک حلوا نہ کھاؤ اُس کی چاشنی کا پتہ نہیں چلتا۔

اے جوان آ اور یا علیؑ کے ذکر کا مزہ لے اگر یہ تجھے مسرور نہ کرے تو پھر مغرب کی فرہنگ کی طرف چلے جانا خدا کی قسم! ذکر علیؑ کی مستی سارے دو عالم میں بے نظیر ہے۔ اگر جنت کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاؤ اُس سے یا علیؑ کی

آواز نہ آئے تو جنت صرف کھلا گھر بن جائے۔ یہ محبت اور دوستی کا اظہار ہے اور معرفت کا پہلا درجہ ہے۔ اگر امیر المومنین علیہ السلام کو اُس طرح پہچان لو جس طرح ان کی سلمانؑ اور ابوذرؓ معرفت رکھتے تھے تو ہوسکتا ہے اُس وقت دنیا کا افق ہماری فکر میں کسی اور شے کو دیکھے گا۔ اور ہمارے کان اور چیزوں کو سنیں گے۔

## (۴۵) حضرت علی علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے!

کتاب امالی میں محمد بن قسم استر آبادی سے، ابو ہریرہ سے روایت کی ہے:

ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی:

یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے فلاں شخص کو نہیں دیکھا وہ تھوڑے سے سرمایہ سے سمندری راستہ سے چین گیا ہے اور بہت جلد بہت زیادہ منافع سے واپس آیا ہے اس طرح کہ اُس کے دوست اُس سے حسد کرنے لگے ہیں۔ اس نے اپنے رشتہ دار اور ہمسائے لوگوں کو بے نیاز کر دیا ہے۔

رسول خداؐ نے فرمایا: بے شک جہاں مال دنیا زیادہ ہوتا ہے اُس کا مالک پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے پس دولت مندوں پر رشک نہ کرو مگر جو اپنی دولت کے ذریعہ سے خداوند کی راہ میں جستجو کرتا ہے۔ لیکن کیا میں تمہیں تمہارے دوستوں میں سے اُس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جس کے پاس سرمایہ کم تھا اور بہت جلدی واپس آیا تو اُسے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا۔ اور خداوند کے خزانوں میں اُس کے لئے مواہب الٰہیہ آمادہ ہیں۔ لوگوں نے کہا: ہاں یا رسولؐ اللہ! پس آپؐ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جو تمہاری طرف آرہا ہے...... پس ہم سب نے اُس انصاری شخص کی طرف دیکھا جس نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: بے شک یہ شخص آج اچھائیوں اور اطاعتوں کے عالی ترین مرحلہ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جو تمام اہل اسمان اور زمین میں تقسیم ہوئے ہیں اس کا ان میں حصہ ہے جس میں کمترین درجہ گناہوں کی بخشش اور اس کے لئے جنت کا واجب ہونا ہے۔

صحابہ نے عرض کی: کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا: اسی سے پوچھ لو یہ تمہیں بتائے گا۔ کہ اس نے آج کونسا کام کیا ہے؟ صحابہ نے اُس کی طرف رخ کیا اور کہا: تجھے مبارک ہو جس کی رسول خداؐ نے تجھے بشارت دی ہے آج تم نے کونسا کام کیا ہے کہ تیرے لئے یہ لکھا گیا ہے؟ اُس نے کہا:

مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے آج کونسا اچھا کام کیا ہے؟ لیکن آج میں گھر سے نکلا اور چاہتا تھا کہ اُس کام کو کرلوں جس کے انجام دینے میں مجھ سے تاخیر (دیر) ہوگئی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کام نہ کرسکوں میں نے اپنے آپ سے کہا: یہ کام نہیں کرتا بلکہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتا ہوں کیونکہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: النظر الی علیؑ عبادة (علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے۔)

پس رسول خداؐ نے فرمایا: خدا کی قسم علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ کیسی عبادت! اے بندہ خدا تو گھر سے نکلا تھا کہ گھر والوں کے لئے روزی دینار کی صورت میں کما کے لے آئے اور تو نے وہ کام نہیں کیا اس لئے کہ علی بن ابی طالبؑ کے چہرے کی زیارت کرے اب تو اُس کا دوست ہے اور اُس کی فضلیت کا معتقد ہے یہ اعتقاد تیرے لئے بہتر ہے اُس سے کہ ساری دنیا تیرے لئے ہو اور تو اُس سے سرخ سونا راہ خدا میں خرچ کردے۔ تو نے علیؑ کے دیدار میں جو

سانس لئے ہیں اس کے بدلے میں تو ہزار بندوں کی شفاعت کرے گا اور خداوند انہیں جہنم سے بچائے گا اور تیری ان کی بابت شفاعت کو قبول کرے گا۔

در مذهب ما کلام حق ناد علی است
طاعت که قبول حق شود یاد علی است

## (۴۵) حضرت علی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امت کے باپ ہیں

رسول خداؐ نے فرمایا:

انا و علی ابوا هذه الامة

(میںؐ اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں)

ان کے حقوق کو ادا کرنے کی بہت زیادہ جستجو اور کوشش کی جائے اس لئے نام علی امیر المؤمنین علیہ السلام پر مجالس اور محافل برپا کرنی چاہئیں اور انہیں اس کے ذکر سے زینت بخشی جائے جیسے رسول خداؐ نے فرمایا ہے:

زینوا مجالسکم بذکر علی علیہ السلام اپنی مجالس کو علی علیہ السلام کے ذکر سے زینت دو۔ (بحار الانوار: ۳۸/۱۹۹)

سادہ لفظوں میں: جہاں کہیں محبان اہل بیتؑ بیٹھیں اپنی نشست کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ذکر سے زینت بخشیں۔

نام علی روشنی هر محفل و انجمنی    نام علی دوای هر درد و غمی

## (۴۶) جنت کے حلقہ کی آواز یا علیؑ ہے

رسول خداؐ نے فرمایا: **ذکر علی عبادة** (علی کا ذکر عبادت ہے)

نام علی علیہ السلام کا تکرار دنیا کی بہترین اور لذت بخش آواز ہے ابن عباس سے مروی ہے:

رسول خداؐ نے فرمایا:

**ان حلقة باب الجنة من یاقوتة حمراء (طولها خمسون عاما) علی صفائح الذهب فاذا دقت الحاقة علی الصفحة طنت و قالت یا علی!**

جنت کے دروازے کا حلقہ سرخ یاقوت سے ہے اُس کے اوپر سونے کا کام کیا ہوا ہے (جس کی لمبائی پانچ سو سال کی ہے) جب اُسے کھٹکھٹایا جائے تو اس سے یا علیؑ کی آواز آتی ہے۔

**فاش می گویم و از گفته خو دلشادم**
**بنده عشقم راز هر دو جهان آزادم**

## (۴۷) امیر المومنین علیہ السلام تقرب خدا کا وسیلہ ہے

خداوند سبحان نے اپنی کتاب عزیز میں حکم دیا ہے کہ مجھ تک پہنچنے کے لئے آئمہ علیہم السلام سے توسل اختیار کرو۔

**یا ایها الذین امنوا اتقوا الله و ابتغوا الیه الوسیلة**

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔

(سورہ مائدہ آیت ۳۵)

**اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة**

(یہی لوگ ہیں جو اپنے رب تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت:۵۷)

تفسیر: برہان میں ہے: امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے خداوند نے فرمایا:

**وابتغوا الیه الوسیلة**...... میں وہ وسیلہ ہوں۔ (مکیال المکارم: ۱/۳۵۲)

حضرات معصومین علیہم السلام حجت ہائے الٰہی ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم وسیلہ ہیں۔ اوپر والی تفسیر برہان کی روایت میں آیت وسیلہ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: **انا وسیلة** (میں وہ وسیلہ ہوں)

خداوند کے قرب کا بہترین وسیلہ علی امیر المومنین علیہ السلام ہیں جو مظہر العجائب ہیں۔ (ان سے عجائبات کا ظہور ہوتا ہے۔)

دعائے ندبہ میں ہے: **وجعلتهم الذرائع الیک والوسیلة الی رضوانک** (آپ نے ان کو خود تک پہنچنے کا ذریعہ اور اپنی مرضیوں تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دیا ہے۔)

خداوند تعالیٰ نے ان ہستیوں کو اپنے قرب کا وسیلہ قرار دیا ہے ضروری ہے پریشانیوں اور مصیبتوں میں اہل بیتؑ سے پناہ لیں جیسا کہ زیارت جامعہ کبیرہ میں ہے: **امن من لجا الیکم** (وہ امان میں ہے جس نے آپ سے پناہ مانگی ہے)

# (۴۸) ختم نادعلی علیہ السلام

ہم ملک کے مغربی علاقے میں گردان علی بن ابی طالب علیہ السلام میں لشکر روح اللہ سے اعزام ہوئے اور ہمارا تعلق صوبہ اراک سے تھا۔ ایران کے توسط سے جنگ بندی کے نمبر ۵۹۸ کے قبول ہونے کے بعد صدام جنگ بندی نہیں کر رہا تھا۔ اُس علاقہ میں سب لوگ پریشان تھے یہاں تک کہ رہبر عزیز فوجی لباس میں ملک کے غربی باڈر پر تھے۔ خلاصہ یہ کہ ہم سب جنگ بندی کا انتظار کر رہے تھے۔ ایک رات نماز جماعت کے بعد سب سپاہی بچے لشکر کے نماز خانہ میں جمع ہوئے کہ رات ۹ بجے ایران کے ٹی وی نے اعلان کیا کہ سازمان ملل کے رئیس ڈکٹیٹر نے کہا ہے کہ میں صدام کو جنگ بندی پر راضی نہیں کر سکا۔

یہ خبر ہماری پریشانی کا باعث بنی! سارے سپاہیوں کو پریشان کر دیا اسی حالت میں سب لوگ بستروں پر چلے گئے۔ میں نے کچھ دیر بچوں کے ساتھ مذاق کیا اور بعد میں انہیں کہا کہ اس مشکل کے حل کے لئے امیر المؤمنین علیہ السلام سے توسل کرتے ہیں سب نے ہاں میں ہاں ملائی ہم نے چادروں سے چادریں ملائیں اور ایک حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کی شان میں اشعار کہے پھر نادعلیؑ کا ختم پڑھا:

**نـاد عـلـيـا مـظـهـر العجائب تجده عونالک فی النوائب کل هم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی.**

اسے ایک سو دس مرتبہ بیابان میں سوز دل اور بہتے اشکوں سے پڑھا اس کے بعد مجلس اور دعا کی اور جلسۂ توسل ختم ہوا اگلے دن صبح ۸ بجے ریڈیو نے

اعلان کیا کہ سازمان ملل کے رئیس ڈکٹیٹر نے کہا ہے: صدام نے جنگ بندی کو قبول کرلیا ہے۔ اور رات بارہ بجے سے باڈر پر جنگ روک دی گئی ہے سب لوگ خوشی خوشی صلوات پڑھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنے لگے اس واقعہ سے پانچ سال بعد میں اراک شہر کے خیابان امام خمینیؒ سے گزر رہا تھا۔ خیابان کے کونے پر اُس دن کے دوستوں میں سے ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ دعا سلام اور احوال پرسی کے بعد اُس نے مجھے چینی کے دودانے دیکھائے اور کہا یہ مغربی باڈر پر ناد علی کے ختم والی چینی ہے یہ چند دانے تھے میں نے ہر بیمار کو دیئے ہیں یہاں تک کہ کینسر کے بیماروں کو بھی میں نے یہ چینی دی ہے جس سے انہوں نے شفا پائی ہے۔

(خاطرہ ای از مؤلف کتاب در منطقہ عملیاتی غرب کشور)

زہرہ شیر شود آب زدل داری دل
اللہ اللہ اگر آید بھوا داری دل

## (۴۹) ملکوت مجالس فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام

امیر المؤمنین علیہ السلام کی محبت کے آثار ان کے فضائل کی طرح بے شمار ہیں ہم اس خاکی دنیا میں اسیر ہیں۔ اور اہل بیت علیہم السلام کے ملکوتی فضائل کیا ہیں...... ہم نہیں جانتے ہیں؟

کتاب روضہ میں ام المؤمنین ام سلمہؓ سے مروی ہے بی بی نے کہا:

رسول خداؐ نے فرمایا: جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے ہیں...... ان پر آسمان کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ جگہ فرشتوں سے پُر ہو جاتی ہے اور جب لوگ اپنے گھروں کو چلے جاتے

ہیں تو فرشتے آسمان پر پرواز کر جاتے ہیں آسمان کے دوسرے فرشتے انہیں کہتے ہیں: تم سے خوشبو آرہی ہے ایسی خوشبو سے نہیں تھی۔ ہم نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم ایک قوم کے پاس گئے تھے جو محمدؐ وآلِ محمد کا ذکر کر رہے ہیں تھے ہم ان کے پاس بیٹھے رہے پس ہم ان کی خوشبو پہلے معطر ہو گئے ہیں۔

پس فرشتے کہتے ہیں: نیچے ان کے پاس جاؤ.......... جہاں وہ محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر کر رہے ہوں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تو اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں! فرشتے کہتے ہیں کہ نیچے زمین پر جاؤ تا کہ وہاں جائیں جہاں انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل پڑھے ہیں اور وہاں سے معطر ہو جائیں۔

## (۵۰) فضائل امیر المومنین علیہ السلام شب معراج میں

جب رسول خداؐ معراج پر گئے تو آسمان پر اونٹوں کی قطار دیکھی جس کی نہ ابتداء نظر آتی تھی اور نہ ہی انتہاء تھی۔

آپؐ نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیلؑ ان اونٹوں کی قطار پر کس شے کو رکھا ہوا ہے؟ جبرائیل نے کہا: ان اونٹوں پر آپؐ کے چچا زاد علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کی کتابیں رکھی ہوئی ہیں! آپؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا: کتنے عرصہ سے یہ قطار چلتی دیکھ رہا ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: جس دن سے میں پیدا ہوا ہوں اس قطار کو چلتے دیکھ رہا ہوں، میں نے نہ اس کی ابتدا دیکھی ہے اور نہ ہی اس کی انتہاء کو دیکھا ہے!!

# (۵۱) امیر المومنین علیہ السلام خلقت کے کلی اسرار کا محافظ ہے

رسول خداؐ نے فرمایا:

مجھے ڈر ہے کہ اپنے بھائی علی (علیہ السلام) کے بارے میں کوئی بات کہوں جس سے میری امت اس کے بارے میں وہی غلط بات کرے گی جو بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کہی ہے۔

**ها علی بشر کیف بشر ربه فیه تجلی و ظهر**

(علیؑ انسان ہے اور کیسا انسان ہے اس میں رب نے تجلی اور ظہور کیا ہے۔)

حضرت علی علیہ السلام کی معرفت کو معمولی قرار نہ دیا جائے سوائے اللہ کے تمام عقلیں ان کے فضائل کی بابت حیرت زدہ ہیں!

برزخ میں بھی مؤمنین کے امیر المومنین علیہ السلام کی معرفت کے حساب سے درجات مختلف ہوں گے۔ خود امام نے فرمایا:

میں صاحب لوح محفوظ ہوں۔ یعنی علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلی اسرار کے محافظ ہیں۔ کیا یہ الفاظ امیر المؤمنین علیہ السلام کی عظیم معرفت کے معانی کو ہمارے ذہن میں مجسم کر سکتے ہیں؟ مگر یہ کہ خود مولا اپنا کرشمہ دکھائیں!

☆☆☆

## (۵۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب قرآن ہیں!

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

ہاں اے سلمانؓ، اے جندبؓ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یٰس والقرآن الحکیم ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ن والقلم ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب دلالت ہیں اور میں صاحب معجزات ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور میں خاتم الوصیین ہوں، میں صراط مستقیم ہوں۔ میں اَلنَّبَاءِ الْعَظِیْمُ (بڑی خبر) ہوں جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ ولا احد اختلف الافی ولایتی (کوئی اختلاف نہیں کرتا مگر میری ولایت میں اختلاف کرتا ہے۔)

یاسین قرآن کا دل ہے اور آپؐ یاسین ہیں قرآنی آیات کا جسم آپؐ ہیں۔ اگر لوگ آپ کی اچھی معرفت رکھتے ہوتے تو سمجھ لیتے کہ آپ کی کلام وحی ہے اپنی مرضی اور خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے وما ینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحی آپؐ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر وہ وحی ہوتی ہے جو آپؐ پر آتی ہے۔) سورہ نجم آیت ۳) اگر آپؐ کہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام میرا جانشین اور وصی ہے تو یہ خداوند کا حکم ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے شخصی غرض کے لئے نہیں ہے رشتہ داری اور قوم پرستی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہ صرف خداوند کا حکم ہے۔ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بعد رہبر اور مقتدا کے عنوان سے بیان کیا۔

# ہمارے لئے کتاب خدا کافی ہے!

رسول خداؐ کی شہادت کے بعد والے اختلافات سے مشخص اور واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ خود کو صحابہ سمجھتے تھے انہوں نے آپ کو پہچانا ہی نہیں ہے۔ ورنہ اس بات کی کیا دلیل تھی کہ جب رسولؐ خدا نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا: لاؤ قلم اور کاغذ تا کہ تمہیں ایسی شے لکھ دوں جس کی بنا پر تم میرے بعد گمراہ نہ ہوں اُس وقت اُس نے گستاخی کرتے ہوئے کہا جس نے زبردستی خود کو آپؐ کا جانشین بنایا تھا:

حسبنا کتاب اللہ (ہمارے لئے کتاب خدا کافی ہے۔)

اس کی اس جسارت کی عامہ نے اپنی کتابوں میں تصدیق کی ہے لیکن ہمارے دور میں چند عالم نما اور حق نا شناس لوگ ایسی بے دلیل اور بے منطق باتیں کر رہے ہیں اور چند آخری زمانے کے گمراہ لوگ ان کی پیروی کر رہے ہیں!

لیکن!

ان احمقوں کو کہنا چاہئے: کوئی فہمیدہ اور عقلمند نہج البلاغہ سے سادگی سے نہ گزرے۔ ابن ابی الحدید معتزلی نے کہا ہے. تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوقین (یہ خالق کی کلام سے نیچے اور مخلوقات کی کلام سے اوپر ہے۔) یہ اہل سنت سے ہے جو امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلمات کی اس طرح تجلیل بیان کرتا ہے۔ تو نے دو تین درسی کلموں کو پڑھ لیا ہے اور کہتا ہے کہ فقط کتاب خدا؟ تو بات کرنے میں حسبنا کے دعویداروں کا ہم فکر اور ہم سنگ ہے!

آج علم اور تفکر کا دور ہے میں جوامع فکری اور بین الاقوامی اداروں سے حیران ہوتا ہوں کہ کس منطق کے تحت وہ سلمان رشدی شیطاں، رشدی اور ملعون کی افکار کی حمایت کرتے ہیں؟ آزادی کی اصل اور بین الاقوامی حقوق والے رشدی مرتد کے حامی حضرات کو ان غیر منطقی تفکرات کی ترویج کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔

## (۵۴) خطرات شیطان

میں جوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ شیطان کو خاموش نہ سمجھیں اُسے اپنا دیرینہ خطرناک دشمن سمجھیں اگر حق وحقانیت کے چاہنے والے ہو تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے: کلمة حق یراد بها باطل یہ کلمہ حق ہے لیکن اس سے مراد باطل ہے۔ یعنی بسا اوقات افکار شیطانی کلام حق ہوتی ہے لیکن ان کا ارادہ باطل کا ہوتا ہے یہاں معرفت کچھ مشکل ہو جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ قلم اور بیان کی آزادی ہے لیکن وہ اس سے غیر شرعی باتوں کا استفادہ چاہتے ہیں اے حق جو اور حق طلب انسانو! ایک آواز سنو تو اُسے قبول کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ پہلے اُس سنی ہوئی بات کی تحقیق کرو اور سوچو کہ کہنے والے کی نیت کیا ہے اور اُس نے کس مقصد کے تحت کہا ہے؟

## (۵۵) قرآن مجید ولایت سے ہے

زیادہ لوگ ہیں جو چکڑی چوپڑی باتیں کرتے ہیں لیکن پس پردہ کیا چاہتے ہیں......اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے؟

نعرے لگاتے ہیں کہ قرآن مجید کو زندہ رکھا جائے اور باتیں کرنے لگتے ہیں کہ معاشرہ میں قرآن مدنظر کیوں نہیں ہے؟ قرآن تنہا کیوں ہے؟ ان باتوں سے لوگوں کے اندر تحریک پیدا کرتے ہیں لیکن جب انسان گہرائی سے سوچتا ہے تو اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ پس پردہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اگر یہ لوگ واقعاً قرآن مجید کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تو وحی کی مترجم ہستیوں کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے ہیں جو آپؐ کی اہل بیتؑ ہے؟ بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ جوانوں کے پاک جذبات سے کھیل کر اور قرآن کو زندہ رکھنے کی بات کرکے اپنا فائدہ اُٹھائیں۔

قرآن مجید ولایت سے ہے یعنی معاویہ نے جن قرآنی نسخوں کو نیزوں پر بلند کیا.......... یہ ساری تاریخ میں دھوکا فریب کہلایا ہے۔

## (۵۶) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب دلالات اور علی علیہ السلام صاحب معجزات ہیں

آپؐ قرآن کا دل ہیں، آپؐ قرآن کی روح ہیں، آپؐ قرآنی اخلاق کی تجلی ہیں۔

قرآن کہتا ہے: آپؐ اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپؐ نے ایک لمحہ کے لئے بھی قرآن مجید کی حقیقت کو بیان کرنے میں کوتاہی اور سستی نہ فرمائی اور قرآن مجید کی حقیقت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔ آپؐ کی تمام فکر زندگی کے آخری لمحات تک آپؐ کی اہل بیتؑ تھی۔

آپؑ ن والقلم ہو گئے سورہ ن والقلم میں ہے کہ خداوند نے آپؐ سے فرمایا:

وانک لعلی خلق عظیم (آپ خُلقِ عظیم پر ہیں)

تمام محققین کی گواہی کے مطابق آپؑ کسی مدرسہ میں پڑھنے کے لئے نہیں گئے۔ سبق نہیں پڑھا لیکن ن والقلم بن گئے۔

آپؑ صاحب دلالات ہو گئے۔ اپنے تمام فکری واقعات میں لازمی دلائل، عقلی و شرعی دلائل کو بیان کیا یہاں تک کہ آپؐ کی گفتگو قرآن کہلائی قرآن نے مخالفوں سے بھی دلیل مانگی:

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین اگر سچے ہو تو برہان دلیل لے آؤ۔ اپنی واضح حکمتوں کو واضح بیان کے ساتھ ساری امت تک پہنچائیں۔

امامؑ نے فرمایا: میں صاحب معجزات و آیات ہوں۔

کتنے معجزات دیکھائے ردالشمس سے لے کر فتح خیبر، بدر، خندق، فتح مکہ سورہ برأت والے پیغام کا پہچانا وغیرہ سب امیر المومنین علیہ السلام کے معجزات ہیں۔ آپؐ خاتم النبیین ہیں۔ اور میں خاتم اولیاء ہوں۔

## (۵۷) حضرت علی علیہ السلام صراط مستقیم ہے

سورہ مبارکہ فاتحہ میں اھد نا الصراط المستقیم میں صراط مستقیم سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ صراط یعنی ایک راہ مستقیم ہے۔ اس کے اردگرد گمراہی ہے۔ صرف صراط مستقیم راہِ ہدایت ہے۔ نہج البلاغہ کے سولویں خطبہ میں فرمایا ہے: الیمین والشمال مضلۃ والطریق الوسطی ھی الجادۃ

(دائیں بائیں گمراہی ہے اور درمیانی راستہ سیدھا راستہ ہے۔)
صراط مستقیم علی علیہ السلام ہے جو راہِ ہدایت ہے۔

## (۵۸) امیر المومنین علیہ السلام کی تلوار

امام نے فرمایا:
آپؐ صاحب دعوت ہیں اور میں صاحب تلوار ہوں، آپؐ نبی مرسل ہیں اور میں آپؐ کے امر کا صاحب ہوں۔

آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت کی ذمہ داری لی اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنی قدرت مند تلوار سے اس دعوت کے سامنے رکاوٹ بننے والوں کا مقابلہ کیا اور انہیں توحید کی طرف لے آئے۔ شیعہ سنی تمام مورخین امام کے جہاد کا انکار نہیں کر سکتے سب نے اقرار کیا ہے کہ اگر حضرت علی علیہ السلام کی تلوار نہ ہوئی تو اسلام ایک قدم بھی آگے نہ بڑھتا۔

جنگ اُحد میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان جان کے خوف سے بھاگ گئے لیکن حضرت علی علیہ السلام معجزاتی انداز میں رسول خداؐ کے سامنے آپؐ کی قریش سے جان بچانے کے لئے کھڑے رہے اور آپؐ کا دفاع کر کے دشمن پر حملے کرتے رہے اور جو آپؐ کو قتل کرنے کے لئے آئے تھے انہیں قتل کرتے رہے اس وقت کے عرشیوں نے حضرت علی علیہ السلام کی مدح میں زبان کھولی اور کہا:

لا سیف الا ذوالفقار لافتی الا علی

# (۵۹) حماسہ خیبر

ہم امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت میں کہتے ہیں: **السلام علی من عجبت من حملاتہ ملائکۃ السموات** (سلام ہو اُس پر جس کے حملوں سے آسمانی فرشتے حیران تھے)

دعائے ندبہ میں ہے: **قد وتر صنادید العرب و ناوش ذؤبانھم** اُس نے عرب کے سرداروں اور گردن کلفت لوگوں کا خون بہایا اور عرب کے بھیڑیوں کا دماغ خاک میں ملا دیا۔

خیبر کا دروازہ جو چالیس مردوں سے ہلایا نہیں جا سکتا تھا اُسے حضرت علی علیہ السلام نے اکھیڑا اور چالیس ہاتھ اوپر کی طرف اچھالا۔

خیبر کا مرحب جس کا قیافہ افسانوی دیو جیسا تھا اُس کی پشت خاک میں ملا دی اور اُس کے سر کو تن سے الگ کر دیا! قلم حضرت علی علیہ السلام کے فضائل رقم کرنے سے عاجز ہے۔

# (۶۰) حضرت ابوالفضل علیہ السلام کربلا کے دشت کا حیدر

ضروری ہے کہ یاد کیا جائے کہ صحرائے کربلا میں امیر المؤمنین علیہ السلام آبرومند فرزند سیدنا و مولانا حضرت ابوالفضل عباس علیہ السلام نے اپنے باپ کے حماسہ کی یاد کو زندہ کر دیا۔

شب عاشور کفار ایک دوسرے سے سر جوڑے بیٹھے تھے اور روز عاشورا کے بارے میں صلاح مشورہ کر رہے تھے۔ ان ملعونوں میں سے کچھ نے کہا:

امام حسین علیہ السلام کے اصحاب زیادہ تعداد میں نہیں ہیں دن نکلنے دو سب کو قتل کر دیں گے اور اس ماجرا سے خلاص ہو جائیں گے۔

شمر بن ذی الجوشن معلون نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ ان میں ابوالفضل عباس علیہ السلام بھی ہے۔

وہ شب عاشور اپنی تلوار تیار کرتے ہوئے فرمارہے تھے: کل کسی کو زندہ نہیں چھوڑ دوں گا۔! اگر حضرت عباس علیہ السلام کو جنگ کی اجازت مل جاتی تو وہ اکیلے تمام کافروں کو واصل جہنم کر دیتے لیکن دیکھیں مقاتل میں لکھا ہے کہ:

جب امام حسین علیہ السلام حضرت عباس علیہ السلام کے لاشہ پر آئے تو فرمایا:

والله الان انکسر ظهری

(بخدا قسم اب میری کمر ٹوٹ گئی ہے)

امید ہے کہ انشاء اللہ ہم زندہ رہیں اور امام زمانہ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت عباس علیہ السلام رحلت فرمائیں تو دیکھیں کہ وہ دشمنانِ امیر المومنین علیہ السلام کو کیسے واصل جہنم کرتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

اے اہل نظر! مجھے اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنانا کہ اس کتاب میں مقتل کو کیوں بیان کیا ہے؟ ہاں یہ مقتل کی کتاب نہیں ہے۔ لیکن اس کے لکھنے والا روضہ خوانی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی نوکری پر فخر کرتا ہے۔

من زدربار حسین بن علی ماهانه دارم

کی دگر چشم طمع بر مردم بیگانه دارم

تا گرفتم دست خط نوکری از مادرش زہراء

بر دربار آن شہ منصب شاہانہ دارم

کیا ہوسکتا ہے کہ شجاعت کی بات کی جائے اور حضرت ابو الفضل عباس علیہ السلام کو یاد نہ کیا جائے؟ قطعاً یہ ناموسِ شجاعت و مردانگی کی بارگاہ میں انتہائی بے ادبی ہے۔

## (۶۱) حضرت علی علیہ السلام صاحب امرِ پیغمبرؐ ہے

امام نے فرمایا:

آپؐ نبی مرسل ہیں اور میں صاحبِ امرِ پیغمبرؐ ہوں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اور ساری انسانیت کے لیے ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد خداوند بندوں سے اسلام ہمراہ ولایت کو قبول کرتا ہے۔ آپؐ رسول تھے اور آپؐ نے خاص امانتداری سے اپنی رسالت کو انجام دیا ہے اسی آیت میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے تقرر کا کہا گیا ہے۔ کہ اگر حضرت علی علیہ السلام کو بعنوان خلیفہ معرفی نہ کیا تو آپؐ نے اپنی رسالت کو انجام ہی نہیں دیا۔ آپؐ کی رسالت کی اساس حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا پہچاننا ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: میں صاحب امر پیغمبرؐ ہوں یعنی آپؐ کے خاص کام مجھے سونپے گئے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے غسل میں اپنے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں فرمایا اور خود اکیلے آپؐ کو غسل دیتے رہے ہیں۔

# (۶۲) روح العظمة کا معنی

امام نے فرمایا: میں صاحب امرِ پیغمبرؐ ہوں۔ اب اپنے برحق دعوا کو ثابت کرنے کے لئے آیت سے استفادہ فرماتے ہیں: **یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ** (وہ اپنے امر سے جس بندے پر چاہتا ہے روح کو القاء کرتا ہے۔) وہ روح خدائی روح ہے کہ اُس روح کو کسی پر القاء نہیں کرتا مگر جو مقرب فرشتہ ہو یا نبی مرسل ہو یا منتخب شدہ وصی ہو۔

پس جسے یہ روح عطا ہو جاتی ہے وہ اُسے لوگوں کی سازشوں سے دور کر دیتی ہے اُسے قدرت مل جاتی ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اور اُسے گزشتہ، موجودہ اور آنے والے حالات کا علم مل جاتا ہے وہ روح کے وسیلہ سے مشرق تا مغرب اور مغرب تا مشرق چشم زدن میں سفر کر سکتا ہے اور ضمائر سے آگاہ ہو جاتا ہے اور جو دلوں میں پنہاں ہوتا ہے اُسے جان لیتا ہے اور آسمان و زمین میں جو رہا ہے ان امور سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام قرآن مجید کی شہادت دے کر بتانا چاہتے ہیں کہ مجھ میں اس روح کا القاء کیا گیا ہے۔

# (۶۳) علم الکتاب

رسول خداؐ سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے چشم زدن میں تخت بلقیس کو حاضر کیا تھا؟ آپؐ نے جواب دیا: وہ میرے بھائی سلیمان بن داود علیہ السلام کا وزیر تھا **و من عندہ علم من الکتاب** اُس کے پاس کتاب میں سے کچھ کا علم تھا۔

آپؐ سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا: قل کفی باللہ شهیدا بینی و بینکم و من عنده علم الکتاب (میرے اور تمہارے درمیان گواہ اللہ کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) یہ کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی علیؑ ہے۔ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ آصف بن برخیا جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا وزیر تھا اُس کے پاس علم الکتاب سے ایک شے کا علم تھا اُس نے چشم زدن سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے تخت کو حاضر کر دیا تھا اب دیکھیں حضرت علی علیہ السلام پوری کتاب کا علم رکھتے ہیں وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

## (۶۴) علم بلایا و منایا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے جندبؓ! آپؐ ذکر ہیں جس کے بارے میں خداوند نے فرمایا: قد انزل اللہ علیکم ذکرا رسولاً یتلوا علیکم آیات اللہ۔ (اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسول کو نازل کیا جو تم پر اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے) اور مجھے اللہ تعالیٰ نے منایا (اموات) اور بلایا (مصیبتوں) کا علم دیا ہے اور فصل خطاب کا علم دیا ہے۔ مجھے قرآن کا علم ودیعت ہوا ہے اور جو قیامت تک ہونے والے واقعات ہیں ان کا علم دیا ہے۔ آپؐ نے لوگوں کے لئے حجت قائم کی اور میں حجت خدا ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے وہ شے قرار دی جو اولین و آخرین سے کسی کے لئے قرار نہیں دی نہ کسی نبی مرسل کے لئے اور نہ ہی کسی مقرب فرشتے کے لئے اُسے قرار دیا۔

لہٰذا امیر المومنین علیہ السلام نے بتایا کہ میں اور رسول خداؐ ایک دوسرے

کے ساتھ ہوتے ہیں ہماری محض ایک حقیقت ہے۔

مجھے منایا و بلایا اور فصل الخطاب کا علم دیا گیا ہے.......... اس عبارت کو جاننے کے لئے کتاب مکیال المکارم فی فوائد الدللقائم علیہ السلام کی ایک روایت سے مدد لیتے ہیں:

قد روی رئیس المحدثین فی کتاب کمال الدین باسناده عن سدیر الصیر فی قال: دخت أنا و المفضل بن عمر و أبو بصیر و أبان بن تغلب علی مولانا أبی عبداللّٰہ الصادق علیه السلام فرأیناه جالساً علی التراب و علیه مسح خیبری مطوّق بلا جیب مقصر الکمّین ف و یبکیی بکاء الوالد الثکلی ذات الکبد الحرّی قد نال الحزن من و جینتیه و شا ع التغیر فی عارضیه أبلی الدموع محجریه و هو یقول: سیّدی غیبتک نفت ر قادی، وضیقّت علی مهادی و ابترزّت منی راحة فؤادی، سیّدی غیبتک أو صلت مصابیی بفجائع الأبد. و فقد الواحد بعد الواحد یفنی الجمع و العدد، فما احس بدمعة ترقی من عینی، أنین یفتر من صدري عن دوارج الرزایا و سوالف البلایا اِلاّ مثل بعینی...... قال سدیر: فاستطارت عقولنا ولهاً و تصدّعت قلوبنا جزعاً من ذلک الخطب الهائل و الحادث الغائل، و ظنّنا انّه سمه لمکروهة قارعة أو حلّت به من الدّهر بائقه، فقلنا: لا ابکي اللّٰہ یا بن خیر الوری عینیک، من أیّه حادثة تسترق (تستذرف) دمعتک و تستمطر عبرتک، و أیة حالة حتمت علیک هذا المأتم؟ قال: فزفر

الصّادق علیه السلام زفرة انتفخ منها جوفه، و اشتدّ عنها خوفه و قال: ویلکم نظرت فی الکتاب الجفر صبیحة هذا الیوم و هو الکتاب المشتمل علی، علم المنایا و البلایا و الرزایا و علم ما کان و ما یکون الی یوم القیمة، الذي خصّ اللّٰه به محمّد و الأئمه من بعده علیهم السلام و تأمّلت مولد قائمنا و غیبته و ابطاءهٗ و طول عمره و بلوی المؤمنین فی ذلک الزّمان و تولّد الشّکوک فی قلوبهم من طول غیبته، و ارتداد أکثرهم عن دینهم، و خلعهم ربقة الاسلام من أعناقهم الّتی قال اللّٰه جلّ ذکره: و کل انسانٍ ألزمناه طائره فی عنقه یعنی الولایة فأخذتنی الرقّة. و استولت علی الا حزان. (مکیال المکارم ۲/۱۷۶)

روایت کی اتنی مقدار سے ہماری مراد حاصل ہو جاتی ہے پس اسی پر اکتفا کرتے ہیں اب اس حدیثِ عالی اور قابل توجہ کا ترجمہ غیبت امام زمانہ علیہ السلام کے شیعوں کے لئے کرتے ہیں جو دنیا کے مظلوم ترین فرد ہیں۔

## (۶۵) امام جعفر صادق علیہ السلام امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی غیبت پر گریہ کناں

سدید صیرفی نے کہا ہے: میں اور مفضل بن عمر اور ابو بصیر، ابان بن تغلب اپنے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں داخل ہوئے ہم نے دیکھا کہ امام خاک پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ پر مسح خیبری تھی جس کی آستین چھوٹی تھی

اور سخت غم اور اندوہ میں تھے، اُس عورت کی طرح جس کا جوان بیٹا مر گیا ہو......
رو رہے تھے!

جگر سوختہ کی طرح گریہ کر رہے تھے۔ حق کی صورت پرغم واندوہ کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ حق بینش کی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ امامؑ نے فرمایا:
اے میرے سردار! آپ کی غیبت نے مجھے غم زدہ کر دیا ہے۔ اس نے میرے آرام کو اچک لیا ہے۔ میرے دل سے خوشی کو چھین لیا ہے۔ اے میرے سردار!

آپ کی غیبت نے میری مصیبت کو دائمی کر دیا ہے اور مجھ پر پے در پے مصیبت اور نوائب (آفتوں) کو ڈال دیا ہے۔ آب دیدہ کو جاری کر دیا ہے۔ نالہ وفغاں اور غم کو میرے سینے سے باہر نکال دیا ہے اور مجھ پر مصیبتوں کو متصل کر دیا ہے۔

سدید کہتا ہے کہ جب ہم نے امامؑ کی یہ حالت مشاہدہ کی تو ہماری عقلیں اڑ گئیں اور ہم ششدر رہ گئے امام کی اس فریاد سے قریب تھا کہ ہمارے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ہم نے گمان کیا کہ امام کو زہر مل گئی ہے۔ یا کوئی بہت بڑی مصیبت امامؑ پر آن پڑی ہے۔

ہم نے عرض کی: اے بہترین خلق! خداوند ہرگز آپ کی آنکھوں کو نہ رولائے کس حادثہ نے آپ کو گریاں کیا ہے آپ کی یہ حالت کس لئے ہو گئی ہے کہ آپ اس طرح ماتم کر رہے ہیں؟

پس امام ؑ نے اس غم اور گریہ کی شدت سے اپنے غمناک دل سے سوز ناک آہ بھری اور فرمایا:

میں نے آج صبح کتاب جفر میں نظر کی ہے یہ کتاب علم منایا، بلایا اور

مصیبتوں کی ہے اس میں وہ مصیبتیں مزکور ہیں جو ہم پر نازل ہوں گی اس میں قیامت تک گزشتہ اور آیندہ کا علم ہے خداوند نے اس علم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کے بعد آئمہ علیہم السلام کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔

میں نے اُس میں اپنے قائم مہدی (علیہ السلام) کے ظہور اور غیبت کو اور غیبت کے طولانی ہونے، اس کی لمبی عمر اور غیبت کے زمانے میں مؤمنوں کی آزمائشات اور اکثر لوگوں کے اپنے دین سے مرتد ہونے اور اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال پھینکنے جسے حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے قرار دیا ہے...... دیکھا ہے۔

مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مجھ پر غم غالب آ گیا ہے!

اس روایت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ منایا، بلایا اور مصیبتوں کا علم آئمہ علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور منایا، بلایا اور مصیبتوں والی کتاب کا نام جفر ہے اور علم جفر آئمہ علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

## (٦٦) زمانہ غیبت میں مجتہدین کا وظیفہ!

دوسرا نکتہ جو اس حدیث کے ساتھ مربوط ہے اور اسے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ:

جس طرح آپ نے ملاحظہ کیا ہے کہ آئمہ علیہم السلام امام عصر علیہ السلام کے لئے کس قدر پریشان تھے اور ان کی غیبت کے طولانی ہونے کے لئے کس طرح بے تاب تھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا کہنا کہ سیدی غیبتک نفت رقادی

آپ کی غیبت نے میرے آرام کو اچک لیا ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام آئمہ علیہم السلام کے نزدیک کتنا بلند مقام رکھتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے:

**لو ادرکتہ لخدمتہ ایام حیاتی**

اگر میں امام عصر علیہ السلام کے زمانے کو پالوں تو ساری زندگی ان کی خدمت کروں گا۔

بہتر ہے کہ مراجع عظام اور فضلائے حوزہ علمیہ قم مقدس اور مشہد مقدس اور دوسرے سارے ممالک کے علماء حضرات معصومین علیہم السلام کی اس سیرت کی طرف زیادہ توجہ مبذول کریں۔

امید ہے کہ ایک دن سب مراجع عظام اور حجت الاسلام حضرات ہر جمعہ کی صبح دعائے ندبہ کے پروگرام میں شرکت کریں گے۔

امام کی توقیع شریف میں توجہ کریں۔**واکثروا الدعا تعجیل الفرج فان ذلک فرجکم** (میرے ظہور کی جلدی کے لئے بہت زیادہ دعا کرو کرو کیونکہ اس میں تمہاری کشائش ہے۔امید ہے کہ امام کے ظہور کی جلدی کی دعا سے انشاء اللہ تمام شیعیان حیدر کرار کی گشائش ہوگی۔

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے منایا، بلایا اور مصیبتوں اور فصل الخطاب کا علم ملا ہے میرے وجود میں قرآن مجید کا علم اور قیامت تک ہونیوالے حوادث کا علم ودیعت کیا گیا ہے۔ وہ علوم جو آئمہ علیہم السلام اپنے اختیار میں رکھتے ہیں بہت وسیع ہیں۔ کیونکہ وہ صحیح الٰہی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ تمام الٰہی اور

بشری علوم کے عالم ہوں۔ وہ تمام موجودات کی زبان جانتے ہیں اور جگہ جگہ کی مخلوق سے آگاہی رکھتے ہیں۔ یہ حضرات تمام اہل آسمان کو جانتے ہیں۔ اور ساکنین آسمان کی آوازیں سنتے ہیں اس حدیث کے مطالب پر توجہ کریں۔

## (۶۷) اوّل و دوم سے بے زاری

عجلان بن صالح سے مروی ہے: ایک شخص امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کی: قربان جاؤں کیا یہ حضرت آدم علیہ السلام کا گنبد ہے؟ امام نے فرمایا: ہاں خداوند کے ہاں بہت زیادہ گنبد ہیں گنبد سے مراد آسمان ہے جو ہمارے سروں پر دکھائی دیتا ہے۔)

جان لو کہ: تمہاری اس مغرب کے پیچھے ۳۹ مغرب اور بھی ہیں۔ سفید زمین جو مخلوق خدا سے بھری ہوئی ہے سب اُس کے نور سے مستفید ہوتے ہیں۔ اور چشم زدن میں بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں انہیں معلوم نہیں ہے کہ آدم پیدا ہوا ہے یا نہیں؟ (یعنی ان کو ہمارے جہاں کی کوئی خبر نہیں ہے) لیکن فلاں فلاں سے بے زاری اختیار کرتے ہیں۔ (روضہ کافی جلد ا باب قباب)

## (۶۸) امیر المومنین علیہ السلام تمام انبیاء کو نجات دینے والا

امام نے فرمایا:

اے سلمانؑ! اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنینؑ! امامؑ نے

فرمایا:

انا الذی حملت نوحا فی السفینة بامر ربی و انا الذی اخرجت یونس من بطن الحوت باذن ربی و انا الذی جاوزت بموسی بن عمران البحر بامر ربی و انا الذی اخرجت ابراهیم من النار ربی.

(میں نے نوحؑ کو کشتی میں اپنے رب کے اذن سے اُٹھایا، میں نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے اپنے رب کے حکم سے نکالا، میں نے موسیٰؑ بن عمران کو اپنے رب کے حکم سے دریا پار کروایا، میں نے ابراہیمؑ کو آگ سے (صحیح وسالم) اپنے رب کے حکم سے باہر نکالا۔)

انا الذی اجریت انهارها و فجرت عیونها و غرست اشجارها باذن ربی و انا عذاب یوم الظلة و انا المنادی من مکان قریب قد سمعه الثقلان: الجن والانس و فهمه قوم انی لاسمع کل یوم الجبارین و المنافقین بلغاتهم و انا الخضر عالم موسی و انا مُعلم سلیمان بن داود و انا ذوالقرنین و انا قدرة الله عزوجل

میں وہ ہوں جس نے اپنے رب کے حکم سے نہروں کو جاری کیا اور چشموں کو شگافتہ کیا اور اپنے رب کے حکم سے درختوں کو اگایا۔ اور میں یوم ظُلہ کا عذاب ہوں اور میں مکان قریب سے نداد ں گا جسے ثقلین جن وانس سنیں گے اور لوگ سمجھیں گے میں ہر روز جب برہ اور م نقوں کو ان کی زبان سے سنتا ہوں میں عالم موسیٰ خضر ہوں اور سلیمان بن داود کا استاد ہوں میں ذوالقرنین ہوں میں اللہ عزوجل کی قدرت ہوں۔

(احتمال ہے کہ اس عبارت کے بعد اجریت انھارھا ......والی عبارت
حدیث کا جز تھی جسے راویوں نے حفظ نہیں کیا واللہ العالم)

# (۶۹) عذاب ظلہ

**واذ نتقنا الجبل فوقهم کانه ظلة و ظنوا انه واقع بهم خذوا ما اتیناکم بقوة.**

(جب ہم نے ان پر پہاڑ کو بلند کیا جو سائبان کی طرح ان کے سروں پر کھڑا ہو گیا اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ ان پر گر جائے گا ہم نے جو تمہیں دیا ہے اُسے طاقت سے پکڑ لو)۔ (سورہ اعراف آیت ۱۷۲)

یہ آیت مجیدہ بنی اسرائیل کے بارے میں ہے اور عذاب یوم ظلة (روز عذاب سائبان) کے نام سے مشہور ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس بڑے دن کے بارے میں فرمایا ہے:
میں روز سائبان کا عذاب ہوں۔

ان فضائل کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کشادہ دل دے تا کہ انسان انہیں سمجھ سکے ورنہ ایسے فضائل کا تصور عادی اذہان اور افکار کے لئے مشکل ہے کیونکہ بعض شیعہ حضرات امیر المومنین کو عام انسان سمجھتے ہیں کہ جو معجزات بھی دکھا سکتا ہے۔ ان کی نورانیت والی معرفت کے بارے میں بہت کم آگاہی رکھتے ہیں پس ضروری ہے کہ اس قسم کی کلام کو اپنے مولا کی مدد سے دقت کے ساتھ دیکھا جائے۔

## (۷۰) امیر المؤمنین علیہ السلام تمام انبیاء کے استاد ہیں

میں وہ منادی ہوں جس کی آواز کو جن وانس نے نزدیک جگہ سے سنا ہے جسے ایک قوم نے سمجھا۔ بے شک میں ہر روز ظالموں اور منافقوں کی باتوں کو سنتا ہوں میں وہ خضر ہوں جو موسیٰؑ کا عالم تھا اور میں سلیمان بن داود کا معلم (استاد) ہوں۔ میں ذوالقرنین ہوں اور میں قدرت الٰہی کا مظہر ہوں۔

دو عالم میں جو ہے حضرت علی علیہ السلام سے ہے اگر دنیا میں کسی نے بزرگی پائی ہے تو حضرت علی علیہ السلام کی وجہ سے ہے۔

**جزا اسد الله در ایں بیشه نیست**

**غیر علی هیچ در اندیشه نیست**

## (۷۱) امام راحلؒ کی موفقیت کا تنہا ءراز

امام راحلؒ اپنے نجف اشرف کے قیام کے دوران ہر رات امیر المؤمنین علیہ السلام کے حرم میں زیارت جامعہ کبیرہ کو پڑھتے تھے اور یہی امام خمینیؒ کی عزت وقدرت کا رمز (راز) ہے اس لئے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام تمام عوالم وجود کے استاد ہیں یہاں تک کہ جبرائیل امین مقرب فرشتے کے بھی استاد ہیں۔ ذیل مین حدیث نقل کرتے ہیں جو اس مطلب کا صحیح شاہد ہے۔

**الحمد لله جعلنا من المتملكين بولاية علی بن ابی طالب علیه السلام**

معصوم سے مروی روایت میں ہے: اگر اہل زمین آسمان سب علیؑ کی

محبت پر جمع ہو جائے تو خداوند جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

حب علی حسنة لا تضر معها سيئة

(علیؑ کی محبت نیکی ہے جس کے ساتھ ہوتے ہوئے گناہ نقصان نہیں دیتا۔)

خداوند ہمیں یقین عطا فرمائے کہ ہم تمام فضائل امیر المومنین علیہ السلام کو سمجھ سکیں کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا ان فضائل کا بیان توحید کو نقصان نہیں دیتا ہے؟ توحید کیا ہے؟ اس قسم کے اعتراضات وہ لوگ کرتے ہیں جو توحید کو صحیح طریقے سے سمجھتے نہیں ہیں۔ اگر صحیح طریقے سے توحید سمجھ آ جائے تو ذہن میں اس قسم کے اعتراضات نہیں آئیں گے۔ بلکہ یہ فضائل توحید کے آفاق کی وضاحت کرتے ہیں۔

در ملک اعداد خدائی اعداد یک است
رخسار علی به بزم ایجاد یک است
دانی که طعام بی نمک خوش نبود
یعنی که خدائی بی علی بن نمک است

## (۴۷) ڈاکٹر شریفؒ کے مقام کی تجلیل

یداللہ کی عظمت کی طاقت اور امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل کو اچھے انداز میں سوچنے کے لئے ضروری ہے کہ خود آنجنابؑ سے مدد طلب کی جائے۔

مرحوم زندہ یاد استاد عزیز ڈاکٹر علی شریفؒ فرماتے ہیں کہ:

جب امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوں تو امامؑ سے

دنیاوی امور کی درخواست نہ کریں بلکہ امام سے معارف حقہ اہل بیت علیہم السلام کی درخواست کرو! وہ فرماتے ہیں کہ جاؤ اور وہ امام زادے جو دور دراز کے دیہاتوں میں دفن ہیں...... ان سے دنیاوی امور کی درخواست کرو۔

ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر علی شریفؒ کے بلند و مشائخ مقام کی تجلیل کی جائے۔ میں جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے امام شناسی (معرفت امام) میں اس جیسا کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ مباحث کے دوران انہوں نے اپنے شاگردوں کو جو کلید دی ہے وہ کاملاً درست ہے ان کے نورانی چہرہ سے ولایت اور اہل بیتؑ کی محبت ظاہر ہوتی تھی۔ خداوندان کی روح کو ارواح طیبہ خمسہ اہل بیتؑ کے ساتھ ہمیشہ محشور فرمائے اور حقیر کو اُس بزرگوار کی دعائے خیر میں شامل فرمائے۔ اور ہمیں اپنے بزرگ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## (۸۳) وحدت پیغمبرؐ و امیر المومنین علیہ السلام

اے سلمانؓ، اے جندبؓ!

**انا محمد و محمد انا و انا من محمد و محمد منی قال اللہ تعالیٰ: مرج البحرین یلتقیان بیھما برزخ لا یبغیان**

(میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں میں محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھ سے ہے۔ خداوند نے فرمایا: دو سمندر آپس میں موجزن ملتے ہیں تو ان کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اور آپس سے تجاوز نہیں کرتے ہیں۔ آپؐ اور حضرت علی علیہ السلام دراصل ایک وجود رکھتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ روایات پیغمبرؐ میں ہے: علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ علیؑ کی فرمانبرداری میری فرمانبرداری ہے۔ علیؑ

سے دوستی مجھ سے دوستی ہے علیؑ سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے...... یہ دونوں ایک وجود ہیں کیونکہ فرمایا: انا محمدؐ و محمدؐ انا (میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں۔) یہ معنی کاملاً مشہود ہے۔

## (۴۷) حقیقت معصومین علیہم السلام

اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک یا امیر المؤمنین!

**ان میتنا لم یمت و غائبنا لم یغب و ان قتلانا لم یقتلوا**

(ہمارا مردہ مردہ نہیں ہے ہمارا غائب غائب نہیں ہے بے شک ہمارے مقتول مقتول نہیں ہیں۔)

مرنا انسان کو عارض ہونے والی ایک صفت ہے۔اس میں انتقال ہوتا ہے یعنی انسان اس دنیا سے آخرت کی زندگی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہ عادی (عام) لوگوں کے لئے ہے لیکن معصومین علیہم السلام کی موت اس طرح کی نہیں ہے۔ان کا مردہ درحقیقت مردہ نہیں ہوتا ہے۔ان کا غائب غائب نہیں ہوتا ہے حافظ نے کہا ہے:

**ای غائب از نظر به خدا می سپارمت**

**جانم بسوختی و بدل دوست می دارمت**

نظر سے غائب غیب نہیں ہے دیکھیں کہ آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم کی برکات کتنی زیادہ ہیں ان کا وجود ہمیشہ باقی رہتا ہے اس لئے کہ ہم جان لیں کہ اس علم کے پیچھے اور بھی حقایق پوشیدہ ہیں۔اس حدیث کی طرف توجہ کریں جس کا منفرد معنی ہے!

# (۷۵) فضائل اہل بیت علیہم السلام کی گہرائی

خرائج میں ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

ایک شخص امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کی: خداوند نے آپ کو جو فضیلت دی ہے اُس میں سے ایک فضیلت بیان کریں؟

امام نے فرمایا: تو اُسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے اُس نے عرض کی اے فرزند رسول بیان کیجئے میں برداشت کرلوں گا پس امام نے اُسے ایک حدیث بتائی ابھی امامؑ اُس کو بیان کر کے فارغ ہوئے تھے کہ اس شخص کا سر اور داڑھی سفید ہو گئے اور اُس حدیث کو بھول گیا پس امام نے فرمایا:

ادرکته رحمه الله حديث نسى الحديث

(تو نے اُس حدیث کو جان لیا لیکن خداوند نے تجھ پر رحم کیا اور تو حدیث کو بھول گیا ہے۔ (القطرہ: ۱/ ب ۵)

ہمارا وجود اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کو درک کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مندرجہ بالا حدیث نمونہ ہے کہ آئمہ اطہار علیہم السلام لوگوں کی طاقت کے مطابق ان سے بات کرتے تھے اور اگر چاہتے کہ اسرار کو نقل کریں تو لوگوں میں اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہ ہوتی تھی۔

اے سلمانؓ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنینؑ! میں ہر مؤمن، مؤمنہ کا امیر ہوں جو گزر گئے اور جو باقی ہیں سب کا امیرؑ ہوں اور مجھے روح العظمہ کی تائید حاصل ہے میں اللہ کے بندوں میں سے بندہ ہوں۔

لا تسمونا اربابا و قولوا فی فضلنا ما شئتم فانکم لن تبلغوا

**من فضلنا كنه ما جعله الله لنا و لا معشار العشر.**

(ہمیں رب نہ کہو اور ہماری فضلیت میں جو چاہو کہو جان لو کہ تم ہرگز ہماری کنہ فضلیت تک پہنچ نہیں سکتے ہو وہ فضلیت جو خداوند نے ہمیں دی ہے یہاں تک کہ اُس کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتے ہو۔)

جب رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کو قبر میں رکھا اور اس کے احترام میں میت کی طرف جھکے۔ کسی نے رسول خداؐ سے پوچھا قبر میں آپؐ نے بی بیؑ سے کیا کہا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے فاطمہ (س) بنت اسد سے کہا ہے کہ اگر امامت کے بارے سوال ہو تو اپنے بیٹے علیؑ کا نام لینا یہ فضائل جو شیعہ سنی کتابوں میں نقل ہوئے ہیں یہ دریائے فضائل اہل بیت علیہم السلام کے مقابلے میں ایک قطرہ ہیں خدا کی قسم یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے۔

## (۷۶) آئمہ علیہم السلام حجت ہائے الٰہی ہیں

**لانا آيات الله و دلائله و حجج الله و خلفاؤه و اضاء الله و آئمته و وجه الله و عين الله و لسان الله، بنا يعذب الله عباده و بنا يثيب ومن بين خلقه طهرنا و اختارنا و اصطفانا ولو قال قائل: لم و كيف و فيم؟ لكفر واشرك لانه لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون○**

اس حدیث میں امیر المومنین علیہ السلام نے خداوند کے بعض مخصوص عطا کردہ فضائل کو بیان کیا ہے تا کہ لوگ آگاہ ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمت عالیہ کی بنیاد پر ہوتے ہیں:

کیونکہ ہم (آئمہ) آیاتِ خدا ہیں، خداوند کی دلیلیں ہیں، حجتِ ہائے خدا ہیں، اُس کے خلفاء ہیں، پروردگار کے امین ہیں۔ اُس کے بنائے ہوئے امام ہیں، ہم وجہ اللہ عین اللہ اور لسان اللہ ہیں۔ (جو خداوند کو دیکھنا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ ہمیں دیکھے کیونکہ ہم وجہ اللہ اور عین اللہ ہیں۔)

ہمارے ذریعہ سے اللہ بندوں کو عذاب کرتا ہے اور ہمارے ذریعہ سے ثواب دیتا ہے۔ اُس کی مخلوق میں سے ہمیں پاک کیا گیا ہے اور چنا گیا ہے اور مصطفیٰ قرار دیا گیا ہے اگر کوئی کہے: کیوں، کیسے، کس لئے؟ تو اُس نے کفر اور شرک کیا کیونکہ وہ جو کرتا ہے اُس کا سوال نہیں کیا جائے گا حالانکہ ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔

## (۷۷) حضرت عمر بن خطاب کا امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل کا اقرار

حضرت عمر بن خطاب کے دور میں ایک شخص نے اُن سے امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھ کی شکایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے میرے کان پر ماری ہے حضرت عمر نے امیر المومنین علیہ السلام کو بلایا اور پوچھا: آپ نے اس شخص کے کان پر کیوں ماری ہے؟ امامؑ نے فرمایا: یہ شخص آنکھوں سے نامحرم عورت کی طرف دیکھ رہا تھا۔

حضرت عمر نے کہا: عین اللہ نے دیکھا اور ید اللہ نے مارا۔

یہ مطلب اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ انہوں نے آئمہؑ کے فضائل

کو رسول خداؐ کی زبان سے سنا ہوا تھا۔ اور انہوں نے اہل بیتؑ کے فضائل کی بابت قرآن مجید کی آیات کا یقین کیسے ہوا تھا۔

امام نے فرمایا: ہم وجہ اللہ، عین اللہ، لسان اللہ ہیں خداوند نے امیر المومنین علیہ السلام کے لہجہ میں کوہ طور پر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بات کی اسی طرح شب معراج اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کے لھجہ میں رسول خداؐ سے بات کی۔ یہ حضرات حجت ہائے الٰہی ہیں قواعد عقلی کے مطابق مظہر صفات الٰہی ہیں کیونکہ ان آیات کے وسیلہ سے خداوند کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: **بنا عرف اللّٰہ بنا وحدہ اللّٰہ و محمد حجاب اللّٰہ** ۔ ہمارے ذریعہ سے اللہ کی معرفت ہوئی، ہمارے ذریعہ سے اللہ کی توحید معلوم ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حجاب خدا ہیں۔

(اصول کافی: ۱/ کتاب حجت)

عقل کا تقاضا یہ ہے کہ حجت ہائے الٰہی بینہ قائم کرنے کے لئے اور اتمام حجت کے لئے ...... ان فضائل کے مالک ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: ہمارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بندوں پر عذاب کرتا ہے اور ہمارے ذریعہ سے انہیں جزا دیتا ہے اُس نے ہمیں پاکیزہ قرار دیا اور ہمیں اختیار کیا اور چن لیا (یعنی ہم خالص توحید میں ہیں اسی طرح دین خدا میں ہیں) اگر کہنے والا کہے: کیوں اور کس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ فضائل دیئے ہیں تو وہ کافر مشرک ہے.........

خداوند پر اعتراض قطعاً کفر اور شرک ہے، تمہیں خدا کا واسطہ دیکھو کہ امیر

المومنین علیہ السلام کس خوبصورتی کے ساتھ اپنے فضائل کو بیان فرماتے ہیں: یہ کلمات حقیقۃً نور ہیں ۔ یہ کلمات انسان کو ہدایت کا راستہ دیتے ہیں۔ زیارت جامعہ کبیرہ میں ہم کہتے ہیں: **کلامکم نور و امرک اشد** آپ کی کلام نور ہے اور آپ کا امر رشد ہے۔

## (۷۸) مؤمن بابصیرت

امام نے فرمایا: اے سلمانؑ، اے جندبؑ ! دونوں نے کہا: لبیک یا امیر المؤمنین!

امامؑ نے فرمایا: میں نے جو کہا ہے جو شخص اُس پر ایمان لے آئے اور اُس کی تصدیق کرے جسے میں نے بیان کیا ہے اور جس کی میں نے تفسیر کی ہے اور تشریح کی ہے۔ واضح کیا ہے، معین کیا ہے اور اُس کے لئے دلیل پیش کی ہے.......... وہ اُن مؤمنوں میں سے ہے جس کا امتحان لیا گیا ہے (اس امتحان سے مراد کہ خداوند نے اُس کے دل کا ایمان کے لئے امتحان لیا ہے اور اسلام کے لئے اُس کے سینہ کو کشادہ کیا ہے) وہ بصیرت والا معرفت والا ہے جو تکامل تک پہنچ گیا ہے (واقعاً اہل بصیرت ہو گیا ہے اور اس کے دین کے معارف کامل ہو گئے ہیں)

اور جو اس میں شک کرے، عناد رکھے، انکار کرے، بیٹھ جائے، حیران ہو جائے اور شک میں پڑ جائے وہ (معرفت کے امر میں) کوتاہی کرتا ہے اور ناصبی و دشمن اہل بیت علیہم السلام ہے!

## (۷۹) امیر المؤمنین علیہ السلام مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے

امام نے فرمایا: اے سلمانؑ، اے جندبؓ! دونوں نے کہا۔

لبیک یا امیر المومنین صلوت اللہ علیک!

امام نے فرمایا:

**انا احی و امیت باذن ربی و انا انبئکم بما تأکلون وما تدخرون فی بیتوکم باذن ربی و انا عالم بضمائر قلوبکم والائمة من بعدی اولادی یعلمون و یفعلون ھذا اذا احبوا و ارادوا لا نا کلنا واحد.**

(میں اپنے رب کے حکم سے زندہ کرتا ہوں اور میں مارتا ہوں، میں تمہیں جو کھاتے ہو اور جسے گھروں میں ذخیرہ کئے ہوئے ہو اپنے رب کے حکم سے آگاہ کرتا ہوں۔ میں تمہارے دلوں کے ضمیروں کو جانتا ہوں میرے بعد والے امامؑ میری اولاد ہیں وہ اسے جانتے اور کرتے ہیں جب چاہیں اور ارادہ کریں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں۔

## (۸۰) خدا کی چاہت آئمہ کی چاہت ہے!

امام نے فرمایا:

ہمارا اول محمدؐ ہے ہمارا آخری محمدؐ ہے ہمارا درمیان والا محمدؐ ہے ہمارے درمیان تفریق مت ڈالو۔ ہم جب چاہتے ہیں تو اللہ چاہتا ہے اور جب ہم ناپسند کرتے ہیں تو اللہ ناپسند کرتا ہے۔ ہلاکت سب ہلاکت ہے اُس کے لئے جو

ہماری فضیلت اور خصوصیت کا انکار کرتا ہے اور اس کا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عطا کیا ہے اُس کا جو کوئی انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہماری بابت قدرت اور مشیت کا انکار کرتا ہے۔

## (۸۱) اسم اعظم!

امامؑ نے فرمایا: ہمارے رب عزوجل نے ہمیں اسم اعظم عطا کیا ہے اگر ہم چاہیں تو آسمانوں اور زمین اور جنت و جہنم کو پھاڑ دیں۔ اس کے ذریعہ سے آسمان پر پرواز کر کے جا سکتے ہیں۔ اور زمین پر آ سکتے ہیں۔ مغرب اور مشرق سے ہو کر عرش پر چلے جائیں۔ اور اللہ عزوجل کے حضور حاضر ہو سکتے ہیں ہر شے ہماری مطیع ہے یہاں تک کہ آسمان اور زمین، سورج اور چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپاہے، دریا، بہشت، جہنم سب ہماری اطاعت کرتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس اسم اعظم کی وجہ سے عطا کیا ہے جو اُس نے ہمیں تعلیم دیا ہے اور یہ صرف ہمارے ساتھ مخصوص ہے۔

## (۸۲) آئمہ معصومین علیہم السلام کی لوگوں میں سیرت

امامؑ نے فرمایا:

اس کے باوجود ہم کھاتے ہیں، پیتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں ہم یہ سب کام اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے مکرم بندے ہیں جنہوں نے اپنے رب کی بات پر پہل نہیں کی اور یہ اُس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اُس نے ہمیں معصوم پاک بنایا ہے۔ ہمیں بہت زیادہ مؤمن

بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔ پس ہم کہتے ہیں الحمد لله الذی هدانا لهٰذا و ما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله و حقت کلمة العذاب علی الکافرین یعنی وہ لوگ جوان تمام باتوں کا انکار کرتے ہیں جو فضیلت اور احسان اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اُن کے لئے کافروں والا عذاب ہے۔

## (۸۳) امیر المومنین علیہ السلام کی نورانیت والی معرفت کا کلی معنی!

اے سلمانؑ اے جندبؑ!

یہ میری نورانیت والی معرفت ہے۔ پس اس سے تمسک رکھو اور اس پر قائم رہو پس بے شک ہمارا کوئی شیعہ اس کی بصیرت والی حد تک نہیں پہنچتا۔ تا کہ میری نورانیت والی معرفت حاصل کر سکے اور جب انہوں نے میری معرفت حاصل کر لی تو وہ بابصیرت، بالغ اور کامل ہو جائیں گے علم کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور فضیلت کے درجہ کی طرف ارتقاء کرتے ہیں اور خداوند کے راز پر آگاہ ہوتے ہیں اور خداوند کے مکنوں خزانوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔

(قطرہ ا/فضائل علی علیہ السلام)

امیر المومنین علیہ السلام کی نورانیت والی اجمالی معرفت سے آشنائی سے ہم دعوا کر سکتے ہیں کہ اگر یہ معارف شیعوں کے درمیان عقیدہ کی شکل اختیار کر لیں اور امامؑ کے بے شمار فضائل لوگوں کے درمیان رائج ہو جائیں تو شیعوں کی ساری پریشانیوں دور ہو جائیں گی کیونکہ زیارت جامعہ کبیرہ میں ہے:

بموالاتکم علمنا اللّٰہ معالم دیننا و اصلح ما کان فسد من دنیانا.

آپ کی دوستی کی وجہ سے خداوند نے ہمیں عقائد اور دینی افکار کی تعلیم دی ہے اور ہمارے امور دنیا جو فاسد (خراب) ہو چکے ہیں ان کی اصلاح فرماتا ہے۔

روایت میں ہے: جو اپنے اور خدا کے درمیان اصلاح کرتا ہے خداوند اُس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرتا ہے۔

## (۸۴) حضرت علی علیہ السلام مظہر انسانیت ہیں

تمام علماء اور مؤرخین نے اعتراف کیا ہے کہ: حضرت علی علیہ السلام ایک کامل انسان ہیں اور برجستہ ہیں اور اپنے دور میں ایک فرد میں منحصر تھے تمام تاریخ نویسوں نے آپ کی شخصیت کی تجلیل کی ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم مؤرخین نے بھی حضرت علی علیہ السلام کی تعریف کی ہے۔ ان کی مدح میں کہا ہے۔ قتل علی فی المحراب لشدۃ عدلہ۔ علیؑ محراب عبادت میں اپنی شدتِ عدالت کی وجہ سے قتل ہوئے۔ پس یہ انسان قابل دل لبھا ہے اس کی تعریف کی جائے اس لئے کہ حضرت علی علیہ السلام تمام خوبیوں کا نمونہ اور انسانی تمام بلند صفات کا دل ہیں رسول خداؐ نے فرمایا:

حبہ ایمان و بغضہ کفر

(اس کی محبت ایمان اور بغض کفر ہے)

حضرت عمر کی خلافت کی شوریٰ کے بعد کچھ لوگوں نے حضرت علی علیہ

السلام پر اعتراض کیا اور کہا: آپ ایک جھوٹی بات کرتے اور بعد میں جب کام ہو جاتا تو اُس پر عمل نہ کرتے ........ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنی گردن کو لوگوں کے لئے جہنم کی پل نہیں بنا سکتا میں جنت میں جاؤں گا۔ اور جو بہشت کو چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ میرے پیچھے آئے۔

طہ حسین مصری نے مراۃ الاسلام میں امیر المؤمنین علیہ السلام کی اس بات کو سراہا ہے۔ اور کہا ہے کہ علیؑ خلافت حاصل کرنے کے لئے ایک جھوٹ بولنے پر راضی نہیں ہے! ہم ہر زمانہ میں علیؑ کی مثل قرار پانے میں بانجھ ہیں۔ اس لئے کہ علیؑ مرتضی حبیبہ خدا حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہم کفو (ہمسر) ہیں جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل ہرگز قابل شمار نہیں ہیں۔ میں نے کہا: ہم عالم خاک میں بس رہے ہیں ہمیں کیا پتہ کہ عالم بالا میں کیا خبر ہے؟

امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل کی بابت اس روایت کی طرف توجہ کریں۔

## ۸۵۔ حضرت علی علیہ السلام مثل سورہ توحید ہے

رسول خداؐ نے فرمایا:

**یا علی! ما مثلک فی الناس الا کمثل سورة قل هو اللّٰہ احد فی القرآن من قرأ ھا مرة فکانما قرأ ثلث القرآن و من قرأھا مرتین فکانما قرأثلثی القرآن و من قرأھا ثلاث مرات فکانما قرأ القرآن کله و کذا انت یا علی!**

**من احبک بقلبه فقد اخذ ثلث الایمان و من احبک بقلبه و لسانه فقد اخذ ثلثی الایمان و من احبک بقلبه و لسانه و یده فقد جمع الایمان کله والذی بعثنی بالحق نبیاً لواحبک اهل الارض کما یحبک اهل السمآء لما عذب اللّٰه احد منهم بالنار.**

اے علیؑ! تیری لوگوں میں مثال قل ھواللہ احد کی قرآن مجید میں جیسی ہے جو اسے ایک مرتبہ پڑھے اس نے ثلث قرآن پڑھ لیا اور جو اسے دو مرتبہ پڑھے اُس نے دو ثلث قرآن پڑھ لیا اور جو اسے تین مرتبہ پڑھے اُس نے سارے قرآن کو پڑھ لیا۔ آپ بھی اسی طرح سے ہو اے علیؑ! جو تجھے دل سے دوست رکھتا ہے اُس نے ایک ثلث ایمان کو لے لیا اور جو تجھے دل اور زبان سے دوست رکھتا ہے اُس نے دو ثلث ایمان کو لے لیا اور جو تجھے دل، زبان اور ہاتھ سے دوست رکھے اُس نے سارے ایمان کو لے لیا۔

مجھے اُس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق مبعوث کیا اگر سارے زمین والے تجھ سے محبت کرتے جس طرح اہل آسمان تجھے دوست رکھتے ہیں تو خداوند کسی کو جہنم کا عذاب نہ دیتا۔ (ینابیع المودت: ۱۲۵)

## (۸۶) امیر المومنین علیہ السلام کی مدد کرنے کے طریق

امیر المومنین علیہ السلام کی مدد مندرجہ بالا روایت کے بیان کے مطابق درج ذیل طریق سے ہو سکتی ہے:

(۱) آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے امام کے ظہور کی دعا کرنا۔

(۲) امام زمانہ علیہ السلام کی سلامتی کے لئے دعا کرنا۔

(۳) ماتم داری زنجیر زنی کرنا اور خصوصاً نویں اور دسویں محرم کو عزاداری کرنا۔

(۴) واقعہ عاشورا کی یاد میں عزاداری کرنا اور اعضاء و جوارح سے نیک کام کرنا۔

(۵) مذہبی عیدوں کو منانا، معصومین علیہم السلام کی ولادت کے دنوں میں جشن منانا خصوصاً ۹ ربیع الاوّل کو جشن کرنا جو عید زہراء ہے۔

(۶) معصومین علیہم السلام کے فضائل پر مشتمل کتاب لکھنا۔

## (۸۷) صحیح اسلامی اصلاحات

ہمارا معاشرہ شرق غرب کی اصلاحات کے پروگرام کی بالکل نیاز نہیں رکھتا ہے۔ ہمارے معاشرے کے دردوں کا علاج: لوگ اہل بیت علیہم السلام سے دور نہ ہوں۔ دیکھو امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے مہینے میں خداوند لوگوں کے رزق میں کتنی برکت ڈالتا ہے اس کا ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے اس میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مذکورہ روایت کے آخر میں ہے کہ اگر سارے زمین والے حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتے جس طرح آسمان والے اُس سے محبت کرتے ہیں تو خداوند کسی کو جہنم کا عذاب نہ دیتا۔

ہماری مشکلات کی وجہ اہل بیت علیہم السلام کے معارف سے دوری ہے اس پر قرآنی شاہد ہے: **ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا** جو میرے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اُس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے یہاں ذکر سے مراد اہل بیت علیہم السلام کا ذکر ہے۔

☆☆☆

# (۸۸) عزازئیل کا اول کی بیعت کرنا

جس دن سے منصب حقہ ولایت غصب ہوا اور فدک کی آمدن چھین لی گئی اُس دن سے بشریت کی مشکلات کا آغاز ہو گیا۔ ان پریشانیوں کا آغاز سقیفہ بنی ساعدہ سے ہے۔

امام نے فرمایا: لولا ابن خطاب مازنی الاشقی اگر ابن خطاب نہ ہوتا تو سوائے شقی (بدبخت) کے کوئی زنا نہ کرتا۔

یہ صحیح اور درست باور سے ہے کوئی سمجھ دار اور ادارک کرنے والا اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

کتاب سلیم بن قیس میں ہے کہ: اول کی سب سے پہلے بیعت عزازئیل نے کی جس نے ابوالبشر کو جنت سے نکلوایا اور آدم و اولاد آدم کو اس خاک کا اسیر بنایا۔

بہتر ہے کہ اسے کتاب سلیم سے نقل کریں۔ امیر المومنینؑ نے کہا: اے سلمانؓ! منبر پر سب سے پہلے کس نے بیعت کی؟ اُس نے کہا: میں نے سقیفہ میں دیکھا کہ انصار نے جھگڑا کیا سب سے پہلے مغیرہ بن شعبہ نے پھر بشیر بن سعد پھر ابوعبیدہ بن جراح پھر ابن خطاب سالم غلام حزیفہ اور معاذ بن جبل نے بیعت کی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تجھ سے ان کے بارے میں نہیں پوچھا لیکن منبر پر سب سے پہلے کس نے بیعت کی ہے؟ سلمانؓ سے کہا: مجھے پتہ نہیں لیکن ایک بوڑھا کھوسٹ آیا اُس نے عصا پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اس کے آنکھوں کے درمیان اور ماتھے پر سجدوں کا نشان تھا وہ منبر پر آیا رویا اور کہا: حمد

ہے خدا کی جس نے مجھے موت نہ دی تا کہ تجھے اس جگہ پر دیکھوں ہاتھ دراز کرو
اُس نے ہاتھ دراز کیا اور اُس نے بیعت کی اور اُس نے کہا: یہ دن اُس ان کی
مانند ہے جس دن آدم کو دھوکا دیا! منبر سے اترا اور مسجد سے باہر چلا گیا۔ حضرت
علی علیہ السلام نے فرمایا: اے سلمانؓ! جانتا ہے وہ کون ہے؟ سلمانؓ نے کہا:
نہیں! لیکن میں نے اُس کی بات سے سمجھا کہ وہ رسول خداؐ کے مرنے کی سرزنش
کر رہا تھا امام نے فرمایا: وہ عزرائیل ہے۔

# (۷۹) آخری زمانے میں ایمان کی حفاظت

شیطان لوگوں کو دھوکا دینے میں دینی لبادہ اوڑھ کر فائدہ اُٹھاتا ہے۔
رونا، عصا، سفید داڑھی منبر، **نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صلی علی محمد و آل محمد
و عجل فرجھم۔**

اے اہل ولایت آخری زمانے میں دینداری ہاتھ پر انگارا رکھنے سے
زیادہ مشکل ہے۔ دھیان رکھیں کہ شیطان تمہارے اندر نفوذ نہ کرے وہ آخری
لمحات تک انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے تفصیل کے لئے بعد والے بہترین واقعہ
کی طرف توجہ کریں۔

☆☆☆

# (۹۰) ایک ڈرائیور کی امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضری

ایک ڈرائیور نے اظہار کیا ہے کہ:

ایک دفعہ میں نے لوڈ لیا اور مشہد مقدس سے دوسرے شہر جانے لگا راستہ میں طوفانی ہوا چلی اور بہت زیادہ برف باری ہوئی جسے راستہ بند ہو گیا میں برف میں گھر گیا، گاڑی کا انجن بھی بند ہو گیا جس سے گاڑی رک گئی۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن گاڑی اسٹارٹ نہ ہو سکی! سردی کی شدت سے میں نے اپنی موت کو اپنے سامنے دیکھا۔ میں نے سوچا کہ خدایا! یہاں سے بچنے کی کیا راہ ہے؟ مجھے یاد آیا کہ پچھلے سال ہمارے گھر میں مجلس تھی ایک واعظ نے منبر پر کہا تھا کہ جب تنگی میں آ جاؤ اور ہر جگہ سے مایوس ہو جاؤ تو امام زمانہ علیہ السلام سے توسل کرو انشاء اللہ امامؑ تمہاری مدد کریں گے۔ بے اختیار میں نے امامؑ سے توسل کیا اور گاڑی سے اترا اور گاڑی کے انجن کو چیک کیا شاید اسٹارٹ ہو جائے۔ لیکن گاڑی ٹھیک نہ ہو سکی۔ پھر آ کر سیٹ پر بیٹھ گیا میں بہت زیادہ پریشان ہو چکا تھا اچانک شیطان نے مجھے دھوکا دیا اور میرے کان میں کہا کہ تو نے اُس سے توسل کیا ہے جس کا خارج میں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو انسان کو آخری لمحات تک دھوکا دیتا رہتا ہے۔ اب میری پریشانی بڑھ گئی۔

میں پھر گاڑی سے اترا اور خدا سے اپنی موت یا اس مصیبت سے نجات مانگی اور خداوند سے عہد کیا کہ اگر اس ہلاکت سے نجات مل جائے اور دوبارہ بیوی

بچوں کو دیکھ سکوں تو اب تک جو گناہ کئے ہیں ان سے دور رہوں گا اور نمازوں کو ان کے اول وقت میں پڑھا کروں گا کیونکہ اُس وقت تک میں نماز کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا۔ کبھی پڑھتا اور کبھی نماز قضا ہو جاتی کبھی آخری وقت میں پڑھتا تھا باقاعدہ نمازی نہیں تھا۔

میں نے خداوند سے دو عہد کئے کہ اگر مجھے اس ہلاکت سے بچالے تو میں یہ دو کام کروں گا۔ اچانک دیکھا کہ ایک شخص برف سے نکلا اور میری طرف آیا میں نے خیال کیا کہ یہ ڈرائیوروں کی مدد کرنے والی ٹیم کا بندہ ہے۔ اُس کے پاس آلات تھے مجھے سلام کیا اور فرمایا: کیوں پریشان ہے؟ میں نے طوفان اور برف باری اور گاڑی کے خراب ہونے والی داستان تفصیل سے بتائی اور کہا کہ تین چار گھنٹے سے میں یہاں بند کھڑا ہوں اور گاڑی اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔ اُس شخص نے کہا: میں گاڑی چلا دیتا ہوں۔ اور کہا: سیٹ پر بیٹھو اور اسٹارٹ کرو۔ اُس نے بونٹ کھولا۔ میں نے نہیں دیکھا اُس نے انجن کو ہاتھ لگایا ہے یا نہیں۔ میں نے سوئچ لگایا، سلف مارا تو گاڑی اسٹارٹ ہو گئی اُس نے کہا: جاؤ میں نے کہا: اب چلوں آگے جاؤں گا تو راستہ بند ہو گا اُس نے کہا: تمہاری گاڑی راستہ میں نہیں رکے گی جاؤ۔

میں نے کہا: آپ کی گاڑی کہاں ہے۔ میں آپ کی مدد کر دوں؟

اُس نے کہا: مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے!

میں نے ارادہ کیا کہ کچھ پیسے اِسے دے دیتا ہوں، شیشہ نیچے تھا اور میں سیٹ پر تھا اور میرے آقا نیچے تھا۔ میں نے کہا: اجازت دیں میں کچھ پیسے آپ کو دے دیتا ہوں۔ اُس نے کہا: مجھے تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ میں

نے کہا: گاڑی میں کیا خرابی تھی؟ اُس نے کہا: جو خرابی تھی ٹھیک ہوگئی ہے۔ میں نے کہا: ہوسکتا ہے پھر خراب ہو جائے؟ اُس نے کہا: اب گاڑی خراب نہ ہوگی۔

میں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا آپ کو میرے پیسوں اور مدد کی ضرورت نہیں ہے اور میکینکس کے لحاظ آپ فوق العادہ مہارت رکھتے ہیں، میں آپ کی خدمت کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ بہترین ڈرائیور ہوں مجھے آپ کی تکلیف کا حق زحمت دینا پڑے گا۔ اُس نے تبسم کیا اور کہا: بہترین ڈرائیور اور نا بہترین ڈرائیور میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا: آپ خود ڈرائیوروں کی مدد کرنے والے ہو، جانتے ہو کہ جو اچھا ڈرائیور نہیں ہوتا جب وہ کسی کی خدمت اور نیکی کو دیکھتا ہے تو اُسے ان دیکھا قرار دے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے لیکن جو اچھا ڈرائیور ہوتا ہے جب وہ کسی کی خدمت اور نیکی کو دیکھتا ہے تو جب تک اس کی نیکی کا بدلہ نے دے اُس کا ضمیر مطمئن نہیں ہوتا ہے۔ میں خود کو اچھا ڈرائیور نہیں کہتا البتہ عام ڈرائیور بھی نہیں ہوں۔ آپ کی خدمت کیوں نہ کروں۔ جب تک آپ کی خدمت نہیں کروں گا میرا ضمیر مطمئن نہیں ہوگا۔ اور یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

اُس نے کہا: بہت اچھا! اب اگر ہماری خدمت چاہتا ہے تو خداوند سے تو نے جو عہد کیا ہے اُس پر عمل کرنا یہی ہماری خدمت ہے۔ میں نے کہا: میں نے خدا سے کون سا عہد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک یہ کہ نمازوں کو اول وقت میں پڑھے گا اور دوسرا گناہوں سے دور رہے گا۔ جب میں نے یہ بات سنی تو حیران ہوگیا۔ جب میں زندگی سے مایوس ہو گیا تھا تو میں نے دل میں خداوند سے یہ بات کی تھی...... آقا کو کیسے پتہ چل گیا ہے اور میرے ضمیر سے آگاہ ہوگئے ہیں؟ میں نے گاڑی کا گیٹ کھولا اور قدم بوسی کے لئے گاڑی سے اترا میں نے دیکھا

کہ وہ وہاں موجود نہیں ہیں اب مجھے سمجھ آ گئی کہ یہ اُسی توسل کا نتیجہ ہے جو میں نے امام زمانہ علیہ السلام سے کیا ہے۔ یہ امام زمانہ علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے مجھے بچایا ہے سڑک پر قدموں کے شان بھی نہیں تھے میں امام زمانہ علیہ السلام کو یاد کر کے گاڑی پر سوار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میری گاڑی برف پر چل رہی ہے اور خراب ہونے کا کوئی نام ونشان ہی نہیں ہے۔ اپنے مقام پر پہنچا.......... میں نے گھر آ کر بیوی بچوں کو اکٹھا کیا اور سفر والے واقعہ سے...... انہیں آ گاہ کیا اور انہیں کہا کہ آج سے ہماری زندگی کاملاً مذہبی ہوگئی ہے سب لوگ اول وقت میں نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا جیسا میں نے کہا ہے اگر ایسا نہیں کر سکتی ہو...... تمہارے رشتہ دار جو آزاد ہیں اور نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ پردہ نہیں کرتے ہیں تو مجھ سے رابطہ منقطع کر دے اور مجھ سے طلاق لے لے۔

اس نے کہا: تم اس طرح تھے...... ہماری بھی یہی عادت بنی ہوئی تھی یعنی تم نماز نہیں پڑھتے تھے ہم بھی نماز نہیں پڑھتے تھے، تم نے غلط آدمیوں کے ساتھ رہتے تھے اور ہم آپ کے تابع تھے آج سے ہم تمہارے مطیع بن کر رہیں گے۔

میں نے ایک عالم کی گھر پر دعوت کی اور ان سے کہا کہ آپ روزانہ تشریف لے آیا کریں اور ہمیں احکام سکھائیں تا کہ ہم سب دینی احکام سے آشنا ہو جائیں...... اب میں سفر میں بھی نماز اول وقت میں پڑھنے لگا۔ ایک دن میں ایک گیراج میں لوڈ خالی کر رہا تھا ظہر کا وقت ہوگیا دوسرے ڈرائیوروں نے کہا کہ چلیں کھانا کھاتے ہیں اور مل بیٹھتے ہیں۔

میں نے کہا: نماز اوّل وقت میں پڑھوں گا بعد میں کھانا کھاؤں گا۔

سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا: یہ پاگل ہوگیا ہے۔ نماز

پڑھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے میرا بہت مزاق اڑایا...... اُس وقت تک میں مشہد والے سفر کے بارے میں کسی کو روداد بتانا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن جب انہوں نے نماز کی توہین کی اور اس کا مذاق اڑایا تو میں مشہد کے سفر والا واقعہ بتانے پر مجبور ہوگیا۔ جس کا ان پر ایسا اثر ہوا کہ سب میرے ہاتھ چومنے لگے۔ اور انہوں نے مجھ سے معذرت کی سارے پلے دار اور ڈرائیور نماز پڑھنے لگے۔ پتہ چلا کہ سب نے ٹھان لی ہے کہ گناہ سے دور رہیں گے۔

میں نے لوڈ میں بعض لوگوں کے مال کو ہضم کیا ہوا تھا اور عالم دین کے حکم کے مطابق مجھے مالکوں کی رضایت حاصل کرنا تھی، میں شرمندہ حالت میں پہلے شخص کے پاس گیا اور اُسے بتایا...... وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے مجھے معاف کر دیا اور اپنا مال مجھے بخش دیا۔ اُس نے مجھ سے کوئی شے نہ لی۔ دوسرے اور تیسرے شخص نے بھی اسی طرح کیا.......... صرف ایک شخص نے مجھ سے اپنا مال طلب کر لیا اور میں نے اُسے اس کی شے دے دی اور بحمد اللہ حضرت بقیۃ اللہ امام زمانہ علیہ السلام کی برکت سے اس ظلم سے بھی مجھے نجات مل گئی۔ (شیفتگان حضرت مہدی تالیف قاضی گلپایگانی: ۲/۹۴)

میرے اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے:

(۱) شیطان کے خطرے کو سنجیدگی سے لیں اور جان لیں کہ شیطان زندگی کے آخری لمحات تک ہمارے ایمان کے ساتھ کھیلتا ہے۔

(۲) اس واقعہ کے مہم نکات سے فائدہ اُٹھائیں اور جان لیں کہ اول وقت میں نماز شیطان سے جنگ ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: نماز ولایت کی ظاہری شکل ہے، میں اِسے قبول

نہیں کرتا ہوں کیونکہ نماز ولایت کا میثاق ہے جو چاہتا ہے کہ اُس کی ولایت محکم ہو وہ زیادہ نمازیں پڑھے۔

فراموش نہ کریں کہ امام زمانہ علیہ السلام نے مرحوم دشتیؒ سے تین دفعہ فرمایا: نافلہ نافلہ نافلہ! عاشورا، عاشورا، عاشورا! جامعہ، جامعہ، جامعہ!

اس واقعہ کو مرحوم محدث قمیؒ نے مفاتیح الجنان میں زیارت جامعہ کے بعد نقل کیا ہے۔

اے لوگو! جو کلید تلاش کر رہے ہو ساری دنیا پھر لو تب بھی ان تین کلیدوں سے بہتر کسی کلید کو نہیں پاؤ گے۔ بعض لوگ اول وقت میں نماز کو اہمیت نہیں دیتے ہیں حالانکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

امتحنوا شیفتنا عند مواقیت الصلاہ (ہمارے شیعوں کی نماز کے وقتوں میں آزمائش کرو۔)

روایت میں ہے کہ نماز اول وقت اللہ تعالیٰ کی رضوان ہے اور آخر وقت میں اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔ نماز ولایت کا میثاق ہے چاہئے کہ اسے کامل آداب اور سکون سے ادا کیا جائے۔ تیزی والی نماز اور بے توجہ والی نماز صرف تکلیف شرعی کو ساقط (ختم) کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی آئمہ علیہم السلام کے قریب ہونا چاہتا ہے تو نماز کو سنجیدگی سے لے اور حتی المقدور نماز کو اُس کے مستحبات کے ساتھ ادا کرے۔

# (۹۱) فضیلت مسجد جمکران

مساجد اللہ کا گھر ہیں ان میں پڑھی جانے والی نماز کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں، حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم میں بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا زوجہ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں جو تہران میں شہر ری کوہِ بی بی شہر بانو میں ہے اور دوسرے امام زادوں کے حرم میں نماز کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ خاص کر کے مسجد مقدس جمکران میں نماز پڑھنا جو شہر پاک قم میں امام زمانہ علیہ السلام کے حکم سے مسجد بنائی گئی ہے اس مسجد جمکران کا منکر قطعاً امام زمانہ علیہ السلام کا دشمن ہے اگر کوئی اس مسجد کے بارے میں غلط بات کرے تو جان لو کہ یہ امام کا دشمن ہے اس سے بے زاری اختیار کرنا واجب ہے، جو مسجد جمکران میں نماز پڑھتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے۔

بحمد اللہ مقام معظم رہبری سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی مسجد جمکران کے ساتھ خاص عقیدت رکھتے ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ شب بدھ مسجد جمکران میں حاضر ہوں۔ اس کی خاص روحانیت ہے اور اس کے ضمن میں ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ یعنی جو امام زمانہ علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے وہ شب بدھ دور نزدیک سے مسجد جمکران آئیں پس بہتر یہ ہے کہ ہم خود کو محبت بھرے دریا میں اور دوستان امام عصر علیہ السلام کی محبت میں قرار دیں۔

ہماری بحث نورانیت والی معرفت کے بارے میں ہے، ضروری ہے کہ اس کی ملتی جلتی مباحث کو مختصراً تحریر کریں۔

## (۹۲) اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے دوستی!

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

**کن محبا لال محمدان کنت فاسقا و کن محبا لحبیب ال محمدان کانوا فاسقین**

(آل محمدؐ کا دوست بن اگرچہ تو فاسق ہے اور آل محمدؐ کے دوستوں کا دوست بن اگرچہ وہ فاسق ہوں)۔

معیارٔ آل محمدؐ اور ان کے دوستوں سے دوستی ہے۔ جس طرح اہل بیتؑ کے انوار کے درمیان جدائی نہیں ہے یہ اتصال ان کے دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کے درمیان بھی برقرار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ طرز فکر اب ہمارے معاشرہ میں دکھائی نہیں دیتی اور لوگ اس معنی کی طرف توجہ نہیں رکھتے ہیں۔

زیارت عاشور میں ہے:

**انی سلم لمن سالمکم و حرب لمن حاربکم وولی لمن والاکم و عدو لمن عاداکم**

میری اُس سے صلح ہے جس کی تم سے صلح ہے اور میری اُس سے جنگ ہے جس کی تم سے جنگ ہے اور میری اُس سے دوستی ہے جس کی تم سے دوستی ہے اور میری اس سے دشمنی ہے جس کی تم سے دشمنی ہے۔

اس امر کی طرف توجہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت کریں تو ضروری ہوگا کہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عقیدت رکھنے والے سب لوگوں سے محبت کریں یہ ان سب کے لئے ہوگا جو آستانہ سید الشہداء

علیہ السلام سے عقیدت رکھتے ہیں ہم اُس وقت ولایت کے بلند مراتب پر فائز ہوں گے جب مرحلہ عمل میں ولایت کے معارف کو عملی جامہ پہنائیں۔ مرحوم آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ نے کتاب داستانہائی شگفت میں اس واقعہ کو تحریر کیا ہے جو واقعیت رکھتا ہے۔

# (۹۳) عزاداروں سے بدگمانی

آقائے سید محمود عطاران نے نقل کیا ہے کہ:

میں ایک سال ایام عاشورا میں محلہ سردرک کی ماتمی سنگت میں تھا ایک خوبصورت جوان زنجیر زنی کے دوران عورتوں کی طرف دیکھ رہا تھا مجھے غیرت آئی اور اُسے طمانچہ مار کر ماتمی حلقہ سے باہر نکال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے ہاتھ میں درد ہونے لگا اور درد کی شدت تیز ہوگئی۔ یہاں تک کہ مجبوراً ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا اُس نے کہا کہ درد کی وجہ کوئی نہیں ہے............اس تیل کی مالش کرو، یہ درد ختم کرنے کے لئے ہے میں نے تیل سے مالش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ لحہ بہ لحہ درد زیادہ ہوتا گیا۔ اور ہاتھ پر سوزش بھی ہوگئی۔ گھر واپس آیا، میری چیخیں نکلتی تھیں رات نیند نہ آئی رات کے آخری پہر آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں امام زادہ شاہ چراغ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے فرمایا: اُس جوان کو راضی کر۔ آنکھ کھلی تو مجھے درد کی وجہ معلوم ہوگئی۔ اٹھا اور اُس جوان کو تلاش کرنا شروع کر دیا آخرکار وہ مجھے مل گیا، میں نے معذرت کی اور منت سماجت کر کے اُسے راضی کر لیا جب وہ راضی ہوا تو اُسی وقت درد اور سوزش ختم ہوگئی۔ پتہ چلا کہ میں نے غلطی کی اور بدگمانی کی ہے حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے عزادار کی توہین کی ہے۔

(داستانہای شگفت آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ)

# (۹۴) مؤمن کی فضیلت

مشہور قول ہے: اگر کان عزیز ہے تو گوشوارہ بھی عزیز ہے۔ اگر حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے تو ان کے دوستوں سے بھی محبت کرو۔ امام علی رضا علیہ السلام لفظ کُن سے امر کیا ہے یہ امر ارشادی نہیں ہے بلکہ امر قطعی ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے ناراضگی مت کرو۔ روایت میں ہے جس کا مضمون یہ ہے...... معصوم علیہ السلام نے فرمایا:

تم شیعہ کے درجہ کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہمارے محبوں کو اپنے اہل وعیال پر مقدم قرار نہ دو۔

اگر کسی مؤمن کو اذیت کی ہو اور خانہ کعبہ کے دروازہ پر ساری رات عبادت کرو تو جب تک اُس مؤمن کو راضی نہیں کرو گے اس عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ مؤمن کعبہ اور قرآن مجید سے افضل ہے۔

**المؤمن افضل من الکعبة والقرآن**

مومن کعبہ اور قرآن سے افضل ہے۔

لیکن ہمارے معاشرہ میں قرآن مجید کو ایک برجستہ عالم سے افضل سمجھا جاتا ہے! سال میں ایک دفعہ بھی مؤمن کو دیکھنے نہیں جاتے ہو۔ لیکن ہر سال کعبہ کی زیارت کے لئے جاتے ہو امام محمد باقر علیہ السلام نے حیثمہ سے فرمایا:

**و ان یتلاقوا فی بیوتھم فان لقیا بعضھم بعضا حیاۃ لامرنا رحم اللہ عبدا احیا امرنا.**

(مؤمنین ایک دوسرے سے اپنے گھروں میں ملاقات کرتے ہیں پس

اگر وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو اس سے ہمارے امر کو زندہ کریں گے اور خداوند اُس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔)

مؤمن کو اذیت دینا.........رسول خداؐ کو اذیت دینا ہے اور رسول خداؐ کو اذیت دینا......خداوند کو اذیت دینا ہے۔ جہاں جاتا ہے تجسس کے عنوان سے جاتا ہے.........اچھائیوں کے پیچھے نہیں جاتا جیسے عیب تلاش کرنے والی مشین عیبوں کا پیچھا کرتی ہے۔ افسوس سے ہمارے معاشرہ میں اخلاقیات ختم ہو گئے ہیں۔ غیبت کھلے عام کرتے ہیں حالانکہ معصوم علیہ السلام نے فرمایا ہے: غیبت کا گناہ زنا سے بدتر ہے۔ اگر ہم سارا سال ولایت اہل بیتؑ کے محور پر گھومیں اور ہمارا معیار اہل بیت علیہم السلام ہوں تو سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ آل محمدؐ کی یاد سے سب تلخیاں شیریں ہو جائیں گی۔ اس دعوا پر شاہد یہ روایت ہے مہربانی کر کے اس کے مضامین میں دقت کی جائے۔

## (۹۵) ولایت سے تلخیاں شیریں ہو جاتی ہیں!

ایک دن رسول خداؐ نخلستان میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت علی علیہ السلام بھی آپؐ کے پاس تھے اچانک شہد کی مکھی آپؐ کے پاس آئی اور چلی گئی آپؐ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: یہ شہد کی مکھی چاہتی ہے کہ ہماری ضیافت (مہمانداری) کرے اور کہتی ہے کہ فلاں جگہ شہد رکھا ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کو بھیجیں وہ لے آئے پس امیر المومنین علیہ السلام تشریف لے گئے اور اُس شہد کو مجلسِ نبوت میں حاضر کیا۔

رسول خداؐ نے اُس شہد کی مکھی سے پوچھا: تمہاری غذا تلخ (کڑوے)

شگوفے ہوتے ہیں کیا وجہ ہے کہ وہ تمہارے اندر آ کر میٹھا ہو جاتا ہے؟

اُس نے عرض کی: یہ آپؐ کی برکت کی وجہ سے ہے اس لئے کہ وہ شگوفے ہمارے اندر آتے ہیں تو اُس وقت ہمیں الہام الٰہی ہوتا ہے۔ کہ آپؐ پر تین دفعہ صلوات بھیجیں اس صلوات کی برکت سے وہ کڑوے شگوفے ہمارے اندر میٹھے ہو جاتے ہیں۔ (شرح صلوات اردو کانی)

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ان کڑوے لوگوں کو ولایت آل محمدؐ کی میٹھاس سے کامیابی اور حلاوت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کے صدق پر شاہد حضرت ولی عصر علیہ السلام کی کلام ہے۔

## (۹۴) امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا نزدیک ہونا

امام زمانہ علیہ السلام نے توقیع شریف میں فرمایا ہے:

**لو ان اشیا عنا و فقھم اللہ لطاعتہ علی اجتماع من القلوب فی الوفا بالعھد علیھم لما تاخر عنھم الیمن بلقاء نا و لتجلت لھم السعادۃ بمشاھدتنا علی حق المعرفۃ و صدقھا منھم بنا فما یحبنا عنھم الاما یتصل بنا مما نکرھہ ولا نؤثرہ منھم واللہ المستعان وھو حسبنا و نعم الوکیل وصلواتہ علی سیدنا البشیر النذیر محمد و آلہ الطاھرین و سلم.** (احتجاج طبرسیؒ: ۲/ ۲۹۸)

اگر ہمارے شیعہ خداوند انہیں اپنی اطاعت و بندگی کی توفیق دے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد و پیمان پر اتفاق واتحاد کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو محترم شمار کرتے تو ہمارے دیدار کی سعادت میں تاخیر (دیر) نہ ہوتی اور بڑی

جلدی ہمارے دیدار کی سعادت کو حاصل کر لیتے معرفت واقعی کی بنیاد پر، اس کی صداقت پر ہماری نسبت تھی اور جو شے ہمارے اور ہمارے دوستوں کے درمیان جدائی کا موجب ہے اور جس شے نے انہیں ہمارے دیدار سے محروم کر دیا ہے ان کے احکام الٰہی کی نسبت گناہ اور غلطیاں ہیں۔

ان کی طرف سے ہمیں وہ ملا ہے جسے ہم پسند نہیں کرتے اور ان سے اُسے مؤثر نہیں سمجھتے۔ اللہ مدد کرنے والا ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اس کا درود ہمارے سردار بشیر ونذیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک آل پر ہو اور سلام ہو۔

امامؑ کے ظہور کے نزدیک ہونے کا ایک مؤثر سبب شیعوں کے ایک دوسرے کے دلوں کا نزدیک ہونا ہے اس توقیع شریف میں اجتماع قلوب سے تعبیر کیا ہے اسی طرح برداران دینی کے حقوق کی معرفت اور مؤمنین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایرانی شجاع قوم نے انقلاب اسلامی کے دوران اس کی صحیح واقفیت کو آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

اگر لوگوں کے درمیان اتحاد و یگانگت نہ ہوئی تو ہمارا انقلاب ہرگز کامیاب نہ ہوتا اب اگر سب لوگ ایک دل اور ایک آواز بن کر خداوند سے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی دعا کریں کہ خدایا امامؑ کا ظہور قریب فرما تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انشاء اللہ تعالیٰ امامؑ کا ظہور جلد ہو جائے گا۔

## (۹۷) امام زمانہ علیہ السلام کو خوش کرنے کے راہ

ہم نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی واقعی

معرفت اللہ تعالیٰ کی تعلیمات یعنی کتاب خدا اور احادیث اہل بیت علیہم السلام کی روشنی میں بیان کریں۔عرض کیا ہے کہ خدا سے دوستی کا لازمہ اہل بیت علیہم السلام سے محبت ہے اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت کا لازمہ ان کے دوستوں سے محبت ہے۔اس حساس بحث کو کتاب مکیال المکارم سے کرتے ہیں جس میں ہے:

امام زمانہ علیہ السلام کے قریب ہونے کا سبب اور ان کی خوشنودی کا سبب اور جو شئے ہمیں ان کے قریب کرتی ہے......وہ کام ہیں جو اُن کے ساتھ منسوب ہیں۔دینی بھائیوں کے حقوق کو ادا کرنا، ان کی مدد کرنا اور ولایت کے دامن کو پکڑنا ہے یہ اُس کو خوش اور اس سے نیکی کرنا ہے۔اس موضوع پر احادیث دلالت کرتی ہیں ان احادیث میں سے (جو کتاب مکیال المکارم میں ذکر ہوئی ہیں۔) مومنوں کے حقوق کو ترک کرنا امامؑ کے حقوق کو سبک شمار کرنا ہے۔وہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ: امامؑ مومنوں کے لئے باپ کی مانند ہے۔مومنین اس کے بیٹوں کی مانند ہیں۔

کوئی شک نہیں ہے کہ اولاد سے محبت کرنا اور ان سے نیکی کرنا باپ سے محبت اور نیکی کرنے کی مثل ہے۔خصوصاً اگر فرزند علم و معرفت، زہد و عبادت اور نسب کی وجہ سے برتری رکھتا ہو۔

سادہ لفظوں میں: امام امت کا باپ ہے اور مومنین اس باپ کے بیٹے ہیں پس اولاد پر باپ کا احترام لازم اور واجب ہے۔اگر یہ معارف معاشرہ میں عمل پیرا ہو جائیں اور لوگ اسے اس نظر سے دیکھیں تو دلوں کا اتحاد و اتفاق حاصل ہو جائے گا۔منافقت اور دورخی لوگوں کے درمیان سے جاتی رہے گی۔صفائی سمیت معاشرہ میں موجود ہو جائے گی آئمہ کے دوستوں سے محبت بہت

اہمیت رکھتی ہے اور یہ امر خدا، رسولؐ اور آئمہؑ کی خوشی کا باعث بنتا ہے۔ آئمہؑ نے فرمایا:

**شیعتنا منا و الینا**

(ہمارے شیعہ ہم سے ہیں اور ہماری طرف ہیں)

(بحار الانوار: ۶۸/ ۱۸)

## (۹۸) محبین اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کا ثواب

کامل الزیارۃ میں امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے:

**من لم یقدر علی زیارتنا فلیزر صالحی موالینا یکتب له ثواب زیارتنا**

جو شخص ہم اہل بیت علیہ السلام کی زیارت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ ہمارے نیک موالی (ماننے والے) کی زیارت کرے اس کے نامہ عمل میں ہماری زیارت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

کامل الزیارۃ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے:

**من لم یقدر علی صلتنا فلیصل علی صالحی موالینا یکتب له ثواب صلتنا**

(جو شخص ہم اہل بیتؑ کو ہدیہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا وہ ہمارے نیک ماننے والے کو ہدیہ دے اس کے نامہ عمل میں ہمیں ہدیہ دینے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔)

بحار الانوار میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے:

من قضی حاجة من اولیاء نافکانما قضاھا لجمیعنا

(جو ہمارے دوستوں کی حاجت پوری کرتا ہے گویا اُس نے ہم سب کی حاجت کو پورا کیا۔)

جب ہم دعوا کرتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم امیر المومنین اور باقی سارے آئمہ اطہار علیہم السلام کے دوستوں سے محبت کریں ہم اس بحث نورانیت کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان سے ختم کرتے ہیں۔

## (۹۹) مؤمن کا مؤمن پر حق!

اصول کافی میں معلّٰی بن خنیس سے مرفوعا مروی ہے:

سالت ابا عبداللہ عن حق المؤمن فقال سبعون حقا لا اخبرک الا بسبعة فانی علیک مشفق، اخشی ان لا تتحمل فقلت بلی ان شاء اللہ فقال لا تشبع و یجوع و لا تکتمسی و ھو یعری، تکون دلیله و قمیصه الذی یلبسه و لسانه الذی یتکلم به و تحب له ما تحب لنفسک و ان کانت لک جاریة بعثتها لتمهد فراش تسعی فی حوائجه باللیل و النهار فاذا فقلت ذلک و صلت ولایتک بولا تنا و ولایتنا بولایة اللہ عزوجل.

(میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مؤمن کے حق کے بارے میں پوچھا تو امام نے فرمایا: مؤمن کے مؤمن پر ستر حقوق ہیں! تجھے صرف سات حقوق بتاتا ہوں کیونکہ مجھے تیری بابت ڈر ہے کہ تو اسے برداشت نہیں کر سکے گا

اور میں تیرے لئے مہربان ہوں۔ (امام نے اپنے صحابی کو سات حقوق بتائے کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ سارے بتا دیئے تو ان حقوق کو معلیٰ ادا نہیں کر سکے گا۔)

معلیٰ نے کہا: جی! انشاء اللہ (خدا نے چاہا تو)

امامؑ نے فرمایا:

(۱) تو سیر (پیٹ بھر کر) نہ کھائے اس حال میں کہ وہ بھوکا ہو۔

(۲) تو لباس پہنے ہوئے نہ ہو وہ برہنہ و ننگا ہو۔

(۳) تو اُس کے کاموں کی توجیہ کرے اور اُس کے لئے لباس کی مانند ہو جا (جس طرح لباس عیبوں کو چھپاتا ہے اپنے مؤمن بھائی کے عیب کو چھپا۔)

(۴) تو اُس کی زبان ہو جا (اگر وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا تو تو اپنی زبان سے اُس کا دفاع کر)

(۵) جو شے اپنے لئے پسند کرتا ہے اُسے اُس کے لیئے پسند کرو۔

(٦) اگر خادمہ رکھتا ہے تو اُسے بھیج جو اُس کے سونے کی جگہ کو بنائے۔

(۷) رات دن اُس کی خواہش کو پورا کرو۔

پس اگر ان سات کاموں کو انجام دو گے تو تمہاری ولایت ہماری ولایت کے ساتھ متصل ہوگی اور ہماری ولایت خدا کی ولایت کے ساتھ متصل ہے۔

(اصول کافی: ۲/ا باب حق مؤمن)

☆☆☆

# (۱۰۰) مقام سادات

اگر چاہتے ہو کہ تمہاری ولایت قوی ہو جائے تو اہل ولایت سے گہری محبت کرو اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے محبوں کی حاجتیں پوری کرو اور اہل بیت علیہم السلام کے محبوں سے احترام اور ادب سے پیش آؤ خاص کر سادات کا بہت زیادہ احترام کرو۔

میرے ایک دوست نے مرحوم ڈاکٹر شریف استاد عزیز وار جمند کی بات تو نقل کرتے ہوئے کہا: ایک دن ڈاکٹر نے مجھے کہا: اے فلاں! کاش شریف پا گل ہوتا لیکن سید ہوتا۔ اُس نے تین یونیورسٹیوں سے ڈاکٹری کی تین ڈگریاں لی ہوئی تھیں۔ دنیا کی سات زبانیں جانتا تھا اور علوم قرآن میں ید طولیٰ رکھتا تھا ہمارے دور کے باعث افتخار لوگوں میں سے تھے وہ ایسی آرزو رکھتے تھے!

مرحوم حاجی شیخ حسن علی نخودکی اصفہانی نے اپنے بیٹے کو فسادات کی بابت وصیت کی اور کہا میں نے سادات کی خدمت سے خیر کثیر کو دیکھا ہے۔ امام زمانہ علیہ السلام سے ان کے چچا جعفرؑ اور اُس کے بیٹوں کے بارے میں سوال ہوا تو امام نے جواب دیا۔

**اما سبیل ابن عمی جعفر وولدہ فسبیل اخوۃ یوسف علیہ السلام**

میرے چچا جعفر اور اُس کے بیٹے کی راہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں والی راہ ہے۔

علامہ امینیؒ مؤلف کتاب الغدیر کے ایک قریبی دوست نے نقل کیا ہے کہ علامہ امینیؒ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اپنی جگہ سے سختی سے اور تکلیف سے

اُٹھتے تھے ایک دن ایک عورت ان کے پاس آئی وہ بڑی تکلیف سے بیٹھے اور اُس عورت کے احترام میں کھڑے ہوئے پاس بیٹھے لوگوں نے کہا: یہ عورت سید زادی نہیں ہے اس کے سامنے کھڑے کیوں ہوئے؟ علامہؒ نے فرمایا: یہ عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ سید ہے!

روایت میں ہے کہ جو سادات کے سامنے کھڑا نہ ہو، سارے قد سے کھڑے ہو کر احترام نہ کرے خداوند اُسے ایسے درد میں مبتلا کرے گا جس کی دوا نہیں ہے۔ (یہ لوگ جو لاعلاج درد رکھتے ہیں وہ اس حدیث کا صحیح شاہد ہیں۔)

فقط کہا جائے: **العجل یا حجة اللّٰه، العجل یا حجة اللّٰه**

کچھ لوگ صرف نعرے بازی کرتے ہیں لیکن مرد عمل نہیں ہیں!! اگر ہم حقیقی طور پر عمل کرتے تو ہماری یہ حالت نہ ہوتی پس اس فرصت کو غنیمت شمار کریں تاکہ مرنے سے پہلے عمل کرلیں اور اس آیت کا مصداق نہ بنیں: **ومن الناس یعبدون اللّٰه علی حرف** کچھ لوگ اللہ کی حرف پر عبادت کرتے ہیں۔

حافظؒ نے کہا ہے:

بی معرفت مباش کہ در من یدید عشق
اہل نظر معاملہ با آشنا کنند

# (۱۰۱) شہادت ثالثہ

چونکہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور ان کی معرفت کے بارے میں بحث ہو چکی ہے۔ بندہ کی طاقت میں جس قدر تھا میں نے اتم اور کامل

ولایت کے بارے میں تحقیق کی ہے لطف سے خالی نہیں ہے کہ ولایت کی گواہی کے بارے میں بھی مختصر طور پر بحث کروں۔

علی بن فاضل مازندرانی جس نے بہت سختیاں جھیلیں ہیں اور شیعوں کے جزیروں تک پہنچے اُن سے منقول ہے:

دور دراز کے سفر کی صعوبتوں، مشکلات سے تھک چکا تھا ان کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آئے چونکہ میں نے نماز جماعت میں شرکت نہیں کی تھی انہوں نے مجھ پر اعتراض کیا اور پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے؟

میں نے کہا: عراق کے رہنے والا ہوں۔ خدا کی یکتائی اور پیغمبرؐ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ گواہی جو تو نے دی ہے یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دیتی سوائے اس کے کہ دنیا میں مسلمانوں پر تیرا خون بہانا حرام ہے۔ تیسری گواہی اشھد ان علیا امیر المومنین ولی اللہ کیوں نہیں دیتا تا کہ اہل بہشت سے ہو جائے۔ (کتاب جزیرہ خضرا: ۱۶۸ ترجمہ مہدی پور)

علی بن فاضل مازندرانی کی مفصل داستان کے ایک مختصر حصے سے شہادت ثالثہ کی بحث کا آغاز کرتے ہیں جسے امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد سے جزیرہ خضراء میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا بعون اللہ وتوفیقاتہ جب انسان کسی شے پر ایمان لے آتا ہے اور اُس کا دل اُس کی بابت مطمئن ہوتا ہے تو اُس کا زبان سے اقرار کرتا ہے کہ یہ میرا عقیدہ ہے، میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہ ہے۔ میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام امیر المؤمنین، خلیفہ اور رسول

خدا کے بلا فصل وصی ہیں۔

یہ بات طبیعی ہے کہ اگر انسان کے اعتقادات اور افکار کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو وہ اپنے عقاید کو زبان سے بیان کرتا ہے۔

شریعت حقہ میں عقاید کی بحث کو صاحب شریعت چاہتا ہے کہ ایمان لانے والے اپنے عقاید کا اقرار کریں۔ رسول خداؐ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کہو فلاح پا جاؤ گے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام کے احکام تدریج اور ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اور انہیں آہستہ آہستہ تدوین اور جمع کیا گیا ہے۔ اس بات کا کوئی مسلمان انکار نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مسئلہ غدیر خم کی تحریف کرنے والے کہتے ہیں کہ:

آیت ولایت غدیر کے دن نازل ہوئی ہے لیکن ولایت سے مربوط نہیں ہے۔ دراصل آیت کے نزول کے بارے میں شیعہ سنی کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ اختلاف شان نزول میں ہے۔

## (۱۰۲) عید غدیر اکمال دین کا دن ہے

شیعہ حضرات کے حقیقی اور واقعی مدارک کی بنیاد پر اور کتب عامہ کی بنیاد پر ایسے مدارک موجود ہیں (کتاب الغدیر مرحوم علامہ امینیؒ کی طرف رجوع کریں)۔ رسول خداؐ عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) ۲۳ بعثت کے دن حج بیت اللہ سے واپسی پر غدیر کے مقام پر سخت دھوپ میں کھڑے ہوئے اور پالانوں کا بلند منبر بنایا اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی امیر المؤمنین علیہ السلام کے عنوان سے نامزدگی کی اور تین دن ۱۸، ۱۹، ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ لوگوں سے امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت کی بیعت لی جس کے اختتام پر یہ آیت نازل ہوئی:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعتمی و رضیت لکم الاسلام دینا.

(آج تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کیا (یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ دین مکمل کیا) اور میں نے اپنی نعمت کو تم پر تمام کیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا) یہاں تک کہ ان لوگوں نے بھی امیر المؤمنین علیہ السلام کو اُس دن مبارک باد دی جنہوں نے بعد میں ولایت کا انکار کر دیا تھا اس اجمالی بحث سے نتیجہ لیتے ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام امر الٰہی تھا اور دوسری بات یہ کہ امیر المؤمنین کی ولایت کے ساتھ دین مکمل ہوا ہے اس سے واقعہ میں رسول خداؐ کی ماموریت (ذمہ داری) تمام ہوگئی۔ کیونکہ رسول خداؐ اس سال ۲۸ صفر کو شہید ہوگئے۔ لیکن دشمنان ولایت نے منصب ولایت کو چھین لیا اور اس سے تقیہ کا زمانہ شروع ہوگیا۔ فطری بات ہے کہ شیعیان حیدر کرار محدود (گنے چنے) تھے وہ مخالفوں کے سیلاب کے سامنے کھلم کھلا ولایت کی گواہی نہیں دے سکتے تھے۔ (۱)

اس لئے آپؐ کے بعد بلالؓ کو اذان نہ دینے دی کیونکہ عید غدیر کے دن سے وہ رسول خداؐ کے حکم کے مطابق اذان میں امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی گواہی دینے لگا تھا۔ اس لئے آپؐ کے بعد اُس نے مجبوراً مدینہ کو چھوڑ دیا اور شام چلا گیا تھا چونکہ وہ آپؐ کی طرف سے مؤذن تھا اگر مدینہ میں رہتا تو لوگ اُسے اذان دینے کو کہتے پس اس کے مدینہ سے جلاوطن ہونے کا سبب یہی بات تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بلال اشھدان علیا امیر المومنین ولی اللہ کہے۔

---

۱۔ کیونکہ بدایت میں ہے کہ آپؐ کے بعد لوگ مرتد ہوئے سوائے تین لوگوں کے!

عامہ نے اپنی کتابوں میں کہا ہے کہ بلال پیغمبرؐ کی خالی جگہ کو مدینہ میں دیکھ نہیں سکتا تھا۔ یہ رسول خداؐ کے مؤذن بلال کے بلند مقام پر تہمت ہے۔ جو خاندان پیغمبرؐ سے عشق رکھتا تھا۔ کیا وہ آپؐ کی خالی جگہ کو دیکھ نہیں سکتا تھا؟ یہ احمقانہ استدلال ہے۔ پس آپؐ کے وصال کا بعد سے تقیہ کا دور شروع ہو گیا۔

معصومین علیہم السلام یہاں تک کہ خود امیر المؤمنین علیہ السلام وحدت کی حفاظت کے لئے، کلمہ توحید و نبوت کے ضائع نہ ہو جانے کے لئے اس ظلم کو برداشت کرنے لگے۔

بعد میں جب شیعہ طاقتور ہوئے تو اذان مین ولایت کی گواہی رائج ہو گئی اسے جعل (گھڑا) نہیں ہے بلکہ یہ اصل اذان میں تھی لوگ اس کی گواہی دینے نہیں دیتے تھے۔ بعد میں جب خطرہ ٹل گیا تو شہادت ثالثہ دوبارہ بیان ہونے لگی۔

بعض مجتہدین نے اس کا فتوا نہیں دیا ان کے لئے اُس وقت بھی تقیہ موجود تھا لیکن ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت کی گواہی واجب ہے اور یہ مذہب شیعہ کی ضروریات میں سے ہے یعنی اس کا منکر شیعہ نہیں ہے۔

## (۱۰۳) دعائے توجہ از زبان امام زمانہ علیہ السلام

عرض کیا ہے کہ فریضہ نمازوں میں آئمہ اطہار علیہم السلام کے نام لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ بلکہ نماز کے بعض اذکار میں آئمہ علیہم السلام کا نام لینا مستحب مؤکد ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کی

توقیع شریف کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواتے ہیں۔ امام زمانہ علیہ السلام
سے نماز میں دعائے توجہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس میں کہا جاتا ہے:

**علی ملة ابراهيم و دين محمدؐ.**

ہمارے کچھ اصحاب نے کہا ہے کہ جب **علی دین محمدؐ** کہا جائے تو
یہ بدعت ہے کیونکہ نماز کی کتابوں میں اس شے کو بیان نہیں کیا گیا ہے صرف ایک
حدیث ہے جو کتاب قاسم بن محمد میں اپنے جد سے حسن بن راشد سے مروی ہے:
امام جعفر صادق علیہ السلام نے حسن سے فرمایا: دعائے توجہ کیسے پڑھتے ہو؟ اُس
نے کہا: میں لبیک وسعدیک کہتا ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُسے کہا:
میں نے تجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا ہے۔ **تم وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلماً** کیسے پڑھتے ہو؟

حسن نے کہا: میں کہتا ہوں...... پس امام نے فرمایا: جب اسے کہو تو یوں
کہو: **علی ملة ابراهيم و دين محمد و منهاج علی بن ابی طالب عليه السلام والا يتمام بآل محمد حنيفا مسلما و ما انا من المشركين.**

امام زمانہ نے جواب دیا:

دعائے توجہ فرض نہیں ہے یہ سنت مؤکدہ ہے یہ مثل اجماع کے ہے جس
میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ یہ ہے: **وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنيفا مسلما على ملة ابراهيم و دين محمد و هدى امير المؤمنين و ما انا من المشركين ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمين لا شريک له و بذلک امرت و انا من**

المسلمین اللھم اجعلنی من المسلمین اعوذ باللہ السمیع العلیم o من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر سورہ فاتحہ پڑھو۔

امام زمانہ علیہ السلام کی عبادت میں بہت زیادہ مفید مطالب ہیں۔

اوّل: نماز میں دعائے توجہ مستحب مؤکد ہے۔

سوم: دعائے توجہ، تکبیرۃ الاحرام کے بعد میں ہوتی ہے۔

کیونکہ امام نے دعائے توجہ کے بعد میں فرمایا ہے پھر سورہ فاتحہ پڑھو۔

## (۱۰۴) ہدایت صرف علی اور اولاد علی علیہم السلام کے ہاتھ میں ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا جس کے علم میں کوئی شک نہیں ہے۔

ان الدین لمحمد والھدایۃ لعلی امیر المؤمنین لانھا لہ و فی عقبہ باقیہ الی یوم القیامۃ. فمن کان کذلک فھو من المھتدین ومن شک فلا دین لہ و نعوذ باللہ من الضلالۃ بعد الھدی.

(دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور ہدایت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے ہے اُن کے اعقاب اور فرزندوں میں قیامت تک باقی ہے۔ اور جو اس طرح ہو وہ ہدایت یافتہ سے ہوگا اور جو اس میں شک کرے وہ دین نہیں رکھتا۔ ہم خداوند سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس بات کی کہ ہدایت کے بعد گمراہ ہو

جائیں۔(احتجاج طبرسی جلد۲ توقیعات)

# (۱۰۵) امام جعفر صادق علیہ السلام کی نظر میں

## شہادت ثالثہ

احتجاج طبرسیؒ میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

**واذا قال احدکم لا اله الا الله و محمد رسول الله فلیقل علی امیر المؤمنین ولی الله.**

جب کوئی لا الہ الا اللہ و محمدؐ رسول اللہ کہے تو ضروری ہے کہ کہے:

علیؑ امیر المؤمنین ولی اللہ۔

پس بنابراس کے آئمہ علیہم السلام کے اسماء کا نماز میں لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ بلکہ مستحب ہے اور اذان و اقامت میں تقیہ کے شرائط برطرف ہو جانے کے بعد ولایت کی گواہی دینا واجب ہے۔

نماز کے تشہد میں بھی واجب ہے کہ انسان فریضہ الٰہی ولایتِ امیر المؤمنین علیہ السلام کی گواہی دے۔

باب الحوائج حضرت قمر بنی ہاشم صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی مدد سے کتاب چہرہ درخشاں قمر بنی ہاشم علیہ السلام سے اس مطلب کو نقل کرتے ہیں۔ (جلد اوّل ص ۷۱) ایک اشکال کو بیان کرتے ہیں جو بہت کم توجہ کا باعث بنتا ہے۔

☆☆☆

## (۱۰۶) غیرتِ عباسیہ (علیہ السلام)

حجۃ الاسلام والمسلمین حجاج آقا سید باقر موسوی گلپایگانی فرزند مرحوم آیت اللہ العظمیٰ آقائی حاج سید محمد رضا گلپایگانیؒ نے ۷ ذی القعدہ ۱۴۱۴ بمطابق ۲۹ فروردین ۱۳۷۳ شمس حجۃ الاسلام رضوانی نمایندہ شیراز سے نقل کرتا ہے۔ اُس نے کہا: میں ہمیشہ خواجہ نصیر الدین طوسیؒ والی صلوات پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں رسول خداؐ کو دیکھا آپؐ نے فرمایا: صلوات پڑھو! میں نے صلوات پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ درست نہیں ہے۔ کئی مرتبہ پڑھی لیکن آخر میں آپؐ فرماتے: درست نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: کیوں درست نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: والشجاعة الحسينة کے بعد کہو: والغيرة العباسية میں اس سچے خواب کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہوں کہ بہت ساری چیزیں ہیں جو ہم تک نہیں پہنچی ہیں۔ جو ہم تک زیارت پہنچی ہے تم نے اس کے کس نسخہ میں والغیرۃ العباسیۃ کو دیکھا ہے؟ لیکن واقعاً یہ جملہ زیارت کا جز تھا البتہ یہ نا معلوم دلائل کی وجہ سے ہم تک یہ جملہ نہیں پہنچاتے ہے۔ اس قسم کے فقہ اور تاریخ میں نمونے بہت زیادہ ہیں۔!

## (۱۰۷) نماز واجب توقیفی ہے

نماز واجب توقیفی ہے۔

بعض لوگ اصول فقہی میں فکر کرتے ہیں حالانکہ ہم احکام شرعی کے استنباط میں اصول فقہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ نماز واجب توقیفی ہے۔ واجب توقیفی! جس میں جو بیان ہوا ہے وہی ہے کمی بیشی کی گنجائش

نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: صلوا کما رایتمونی اصلی (اُس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔)

نتیجہ: اس اصل میں توجہ کرنے سے میں ولایت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی گواہی کو واجب شرعی جانتا ہوں خصوصاً اس دور میں جب تقیہ کے شرائط برطرف ہو چکے ہیں اب اس مختصر بحث کو اُس تشہد کے نقل سے تمام کرتا ہوں جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہوا ہے۔

## (۱۰۸) تشہد نماز از لسان امام جعفر صادق علیہ السلام

یستحب ان یزادفی التشہد ما نقلہ ابو بصیر عن الصادق علیہ السلام وھو:

بسم اللّٰہ و باللّٰہ والحمد للّٰہ و خیر الاسماء کلھا للّٰہ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیر او نذیرا بین یدی الساعۃ واشھد ان ربی نعم الرب و ان محمد انعم الرسول و ان علیانھم الوصی و نعم الامام اللھم صل علی محمد و ال محمد و تقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ الحمد للّٰہ رب العالمین.

مستحب ہے کہ تشہد میں اُس عبارت کا اضافہ کیا جائے جسے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے جو مذکورہ بالا تشہد ہے۔ (فقہ کامل اص ۲۹)

توحید و نبوت و امامت ہر سہ در گفتن یک علی ولی اللہ است

☆☆☆

# (۱۰۹) دشمنان اہل بیت علیہم السلام پر لعنت کا ثواب

اس کتاب کے اس حصہ کو ختم کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ مسئلہ تبرا کی بابت ایک روایت کو نقل کروں جو ہمارے مولا اور سردار (امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔)

مکیال المکارم جلد۲ص ۱۴۱۷ میں ہے:

بنی امیہ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے باقی سارے دشمنوں پر لعنت زبان کے ذریعہ سے امام کی نصرت (مدد) کی اقسام میں سے ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے) امامؑ نے فرمایا:

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: اے فرزند رسولؐ! میں اپنے جسم سے آپ کی مدد کرنے سے عاجز ہوں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں مگر یہ کہ آپ کے دشمنوں سے بے زاری اختیار کر سکتا ہوں اور ان پر لعنت کرتا ہوں پس میرا کیا حال ہے؟ امام نے فرمایا: مجھے میرے باپ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کر کے بتایا کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

جو شخص ہم اہل بیتؑ کی مدد کرنے سے ناتوان ہو اور وہ اپنی خلوتوں میں ہمارے دشمنوں پر لعنت کرے خداوند اُس کی آواز کو زمین تا عرش تمام املاک تک پہنچاتا ہے۔ پس جب یہ شخص لعنت بھیجتا ہے تو ساکنانِ آسمان اُس کی مدد کرتے ہیں وہ بھی ہمارے دشمن پر لعنت کرتے ہیں۔ پھر اُس کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدایا اپنے اس بندے پر اپنی رحمت کو نازل فرما جس نے اپنی وسعت (طاقت) کے مطابق کام کیا ہے اگر اس سے زیادہ کسی کی قدرت رکھتا

تو اُسے بھی انجام دیتا اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے: میں نے تمہاری دعا کو قبول کیا اور میں نے تمہاری دعا کو سنا اور ارواح میں اس کی روح پر رحمت نازل کی اور اسے اپنے نزدیک نیک چنے ہوؤں سے قرار دے دیا ہے۔

حیف ہے کہ شیعہ ان معارف کو جانتے نہیں ہیں۔ امید ہے کہ تمام شیعیان امیر المؤمنین علیہ السلام احادیث کے راویوں کی زبان سے معارف حقہ کے کسب سے اپنی آگاہی کی سطح کو بلند کریں گے تاکہ ولی عصر ارواحنا لہ الفداء کے ظہور کا زمینہ فراہم ہو جائے ان شاء اللہ۔

آخر میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت کی بابت چند احادیث کو تحریر کرتا ہوں۔ رسول خداؐ نے فرمایا:

**الا و من احب علیا سمی امین اللہ فی ارضہ**

(خبردار! جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اُس کا زمین میں امین اللہ نام رکھا جاتا ہے۔) (فضائل الشیعہ شیخ صدوقؒ)

رسول خداؐ نے فرمایا:

**عنوان صحیفة المؤمن حب علی بن ابی طالب علیه السلام**

(مؤمن کے اعمال نامہ کا سرنامہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت ہے۔)

آن عملی را کہ خدا طالب است
حب علی ابن ابی طالب است

(ینابیع المودت، مناقب ابن مغازلی ص ۲۲۳)

☆☆☆

# (۱۱۰) رسول خداؐ کا خواب

ابن عباسؓ سے مروی ہے:

رسول خداؐ نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلبؑ اور اپنے بھائی جعفر بن ابی طالبؑ کو دیکھا ان دونوں کے سامنے بیروں سے بھرا ایک طشت تھا وہ بیر کھا رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد وہ انگور میں تبدیل ہو گئے اور وہ انگور کھانے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کھجوروں میں تبدیل ہو گئے اور وہ کھجوریں کھانے لگے پس میں ان دونوں کے قریب ہوا اور ان سے کہا: میرا باپ تم پر قربان تم نے کون سے اعمال کو افضل اور برتر پایا ہے؟

دونوں نے کہا: ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔

افضل ترین اعمال تین ہیں:

(۱) آپؐ پر درود۔

(۲) پانی پلانا۔

(۳) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت

(بحار الانوار: ۶۴/ ۷۰، القطرہ: ۱/ ۱۰۸)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی معرفت نورانیت کے بارے میں مختصر تحقیق کے بعد اور ولایت، اصول ولایت (تولی و تبری) کی خصوصیات جاننے کے بعد اور اہل ولایت کے مختصر وظائف جاننے کے بعد اس کتاب کو مرحوم سید محمد حسین شہریار کے معرفت والے بہترین شعر سے ختم کرتا ہوں۔ جس میں اُس نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی نورانیت والی معرفت کو بیان

کیا ہے:

نہ خدا توانمش خواند، نہ بشر توانمش گفت

متحیرم چہ نامم شہ ملک لافتی را

☆☆☆

بسمہ اللہ تعالیٰ

# قرآن وتفاسیر آل محمد کی روشنی میں

جناب رسول خداؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی نمازوں میں مولا امیر کائنات علیہ صلوات وسلام کی ولایت کا ذکر بحوالہ مندرجہ ذل کتب معتبرہ امامیہ شیعہ اثناعشریہ۔

**الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایة امیر المومنین علی بن ابی طالب و اولادہ' المعصومین علیهم السلام**

## حوالہ جات

۱۔ (اشهد ان ربی نعم الرب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیاً نعم الوصی و نعم الامام......)

بحوالہ فقہ کامل (یہ کتاب ۱۰۸۰ھ کی لکھی ہوئی ہے) تالیف علامہ تقی مجلسی۔ صفحہ نمبر ۳۱ طبع قم (ایران)

(۲) (اشهد ان ربی نعم الرب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیاً نعم الوصی)

بحوالہ المراسم العلویہ صفحہ نمبر ۴۷، تالیف ابو حمزہ سلار دیلمی، متوفی ۴۴۸ھ چاپ نجف اشرف (عراق) (یہ کتاب ۴۴۸ھ کی لکھی ہوئی ہے)

(۳) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیٌ ابن ابی طالبٌ نعم المولیٰ...... الولی)

بحوالہ تصحیح شدہ فقہ الرضاؑ (یہ کتاب آج سے تقریباً سوا بارہ سو سال پہلے ۲۰۰ھ مین لکھی گئی۔ صفحہ نمبر ۱۰۸، چاپ مجمع العالمی اہل البیت مشہد مقدس (ایران)

(۴) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیٌ ابن ابی طالبٌ نعم الولی)

بحوالہ مصباح المتہجد۔ صفحہ نمبر ۳۴۔ تالیف شیخ طوسیؒ متوفی ۴۶۰ھ۔ چاپ قدیم کتابخانہ مرعشی قم و کتابخانہ آستان قدس رضوی، مدرسہ ثامن الائمہ مشہد مقدس (ایران) (یہ کتاب آج سے تقریباً ایک ہزار سال پرانی ہے)

(۵) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیٌ ابن ابی طالبٌ نعم الولی)

بحوالہ بحار الانوار۔ جلد نمبر ۸۴، صفحہ نمبر ۲۰۹، مؤلف علامہ باقر مجلسی متوفی ۱۱۱۱ھ طبع تہران (ایران) یہ کتاب آج سے تقریباً ۳۰۰ سال پہلی لکھی گئی ہے۔

(۶) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیٌ ابن ابی طالبٌ نعم الولی)

بحوالہ الحدائق الناضرہ فی احکام العترہ الطاہرہ صفحہ نمبر ۴۵۱، جلد نمبر ۸، تالیف علامہ یوسف بحرانی

متوفی ۱۱۸۶ھ طبع ایران (یہ کتاب بھی تقریباً تین صدیاں پہلے لکھی گئی تھی۔)

(۷) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابی طالبُ نعم الولی......)

بحوالہ مستدرک الوسائل۔ جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۳۳۲، تالیف علامہ محدث نوری، متوفی ۱۳۲۰ھ طبع تہران (ایران) یہ کتاب تقریباً سوا سو سال پرانی ہے۔

(۸) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابی طالبُ نعم الولی......)

بحوالہ القطرہ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۲۱۔ تالیف آیۃ اللہ السید احمد مستنبط نجف اشرف۔ (عراق)

(۹) (و احسن من الجمیع ان یضاف بعد الشهادة بالرسولً و ان علیاً خلیفته)

بحوالہ خلاصۃ الحقائق، شرح شرائع الاسلام، جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۵۵، تالیف محقق رضا تہرانی، (ایران)

(۱۰) (اشهد ان ربی نعم الرب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیاً انعم الوصی و انا لائمة من الولد نعم الائمة......)

بحوالہ تحفہ احمدیہ۔ صفحہ نمبر ۱۵۴، اپریل ۱۹۳۷ء تالیف علامہ ناصر ملت سرکار۔ لکھنو (انڈیا) (پاک و ہند میں جو پہلے تحفۃ العوام ہوتا تھا وہ یہی ہے۔

(۱۱) (والا ولی ان یذکر بعد الشهادة بولایة علی علیه السلام الشهادة الائمة الطاهرین ایضا فیقول ان علیاً امیر المومنین و اولاده المعصومین علیهم السلام حج الله علی خلقه)

بحوالہ: الشہادۃ الثالثہ۔ صفحہ نمبر ۳۸ تالیف محقق دوران، استاذ العلماء آیۃ اللہ السید مظہر علی شیرازی، مدظلہ قم مقدسہ (ایران)

(۱۲) (اشهد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الولی......)

بحوالہ مستند الشیعہ۔ تالیف ملا احمد نراقی۔ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۹ طبع ایران

(۱۳) (عن ابی حمزه التمالی عن ابی جعفرً قال سئلت ان قول الله عزوجل و لا تجهر بصلاتک و لا تخافت بها وابتغ بین ذالک سبیلا قال تفسیر ها و لا تجهر بولایته علیً ابن ابی طالب فهو الصلوة...... سورة بنی اسرائیل ۱۱۰)

بحوالہ: بصائر الدرجات۔ صفحہ نمبر ۷۹، تالیف حسن صفار متوفی ۲۹۰ھ (یہ کتاب تقریباً ۱۱۰۰ سال پہلے لکھی گئی تھی۔)

(۱۴) (وقال الحلبیؒ له اسمی الآئمة فی الصلوٰة؟ فقال اجملهم.) (ترجمہ: حلبی نے سوال کیا مولیٰ نماز میں آئمہ کے نام لے سکتا ہوں؟ فرمایا جمع کر کے یا خوبصورت کر کے لے سکتے ہو) اجمل افعل کو وزن پر ہے جس سے وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ حلبی نماز میں صلوات پڑھتا تھا مگر اس نے معصومینؑ کے نام پوچھے کہ نماز میں لے سکتا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا خوبصورت کر کے لو۔

بحوالہ: من لا یحضرہ الفقیہ تالیف: شیخ صدوق ۳۸۱ھ صفحہ نمبر ۲۰۸ صفحہ نمبر ۲۰۸ طبع قم المقدسہ (یہ کتاب آج سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے کی لکھی گئی ہے)

(۱۵) (اشھد ان علیاً امیر المومنین و اولادہ المعصومینؑ حج اللہ علی خلفقہ در تشھد نماز واجب است......

بحوالہ: کتاب شناخت امیر المومنینؑ۔ صفحہ نمبر ۱۰۲ تالیف حجت الاسلام والمسلمین الی سید عباس قمر بنی ہاشم مدۃ لہ العالی طبع المقدس۔ (ایران)

(۱۶) (اشھد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبُ نعم الولی......)

بحوالہ: لوامع صاحب قرانی۔ تالیف علامہ تقی مجلسی متوفی ۱۰۷۰ھ (یہ کتاب تقریباً ۴۰۰ سال پہلے لکھی گئی تھی۔)

(۱۷) (اشھد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبُ نعم الوصی نعم المولی......)

بحوالہ: منبع فضائل و کمالات۔ امام علی علیہ السلام صفحہ نمبر ۲۶۳ تالیف سید صادق حسینی یزدی قم۔ (ایران)

(۱۸) (اشھد ان ربی نعم الربّ وان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابی طالبُ نعم المولیٰ......)

بحوالہ: جامع الحادیث اشیعہ، جلد نمبر ۵ نمبر ۳۳۱، تالیف آیت اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردی۔ طبق قم المقدسہ (ایران)

(۱۹) سوال: ۵۲۰: من یذکر فی کل تشھد فی الصلوۃ بعد الشھادۃ بالو حدانیۃ و الرسالۃ الشاھدۃ لعلیً بالولیاۃ ھل یحکم ببطلان صلاتہ لو کان ذلک منہ جھلا بالحکم و اعتقادًا بلزومھا او استحبابھا ام تصح تلک الصلوٰۃ

جواب: السید الخوئی: اذا کان معتقدًا بصحۃ الصلاۃ معھا، صحت و لا اعادۃ علیہ فیھا

بحوالہ: صراط النجاۃ جلد اول صفحہ نمبر ۱۵۸ تالیف آیۃ اللہ العظمیٰ السید بو القاسم الخوئی متوفی ۱۴۱۳ھ مع تالیفات آیۃ اللہ العظمیٰ جواد تبریزی۔ چاپ قدیم جلد نمبر ۲، قم المقدسہ (ایران)

(۲۰) (اشھد انک نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیاً نعم الوصی و نعم الامام

بحوالہ: الشھادۃ الثالثۃ المقدسہ۔ صفحہ نمبر ۲۲۵، تالیف آیت اللہ عبدالحلیم الغزی طبع قم (ایران)

(۲۱) (بعد از شھادتین اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ و اولادہ المعصومین حج اللہ صلوات اللہ علیھم اجمعین در تشھد نماز خواندہ شود ثبوت از

کتاب. توضیح المسائل رئیس المفسرین آیت اللہ العظمی یعسوب الدین دستگار۔ قم المقدس (طبع ایران)

(۲۲) (اشھد ان ربی نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبً نعم الامام......)

بحوالہ: منتقد المنافع جلد چار تالیف: ملا حبیب اللہ کاشانی، قم، طبع ایران

(۲۳) نتیجہ گیری از آنچہ نقل شد استفادہ می شود کہ شہادۃ بولایت امیر المومنین علیہ السلام ذکر و عبادت است وھمانطور کہ در مسالہ (۹) مبطلات نماز در عروۃ الوثقی فرمودہ است ذکر و عادرت مام حالات نماز بی اشکال است بنابراین شہادت بولایت بہ قصد ذکر مطلق در تشہد نماز وغیرہ اشکال ندراد ضرر بہ نماز نمی رساند۔

بحوالہ: جواب سوال نمبر ۲۸۸، کتاب جامع المسائل استفتات چاپ اول بر حاشیۃ آیۃ العظمی الشیخ فاضل النکرانی۔ طبع ایران

(۲۴) (اشھد ان ربی نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبً نعم الامام......)

بحوالہ: توضیح المسائل آیت اللہ العظمی مبشر کاشانی مدظلہ۔ صفحہ نمبر ۱۹۷ قم المقدسہ۔ (طبع ایران)

اس کا اردو میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے مکتبۃ الرضا لاہور سے مل سکتی ہے۔

(۲۵) در برخی از گروھای شیعہ شہادۃ ثالثہ مرسوم است۔ یعنی در تشہد نماز ھم بہ دنبال شہادتین می گویند اشہدان علیاً ولی اللہ گرچہ احتمال دارد اشکالی نباشد لیکن احتیاط ان است کہ اگر بخواہد بگوید بہ صورت دعا گفتہ می شود مثلاً اللھم صل علی ولیک علی امیر المومنین

بحوالہ: توضیح المسائل: آیت اللہ العظمی محمد علی گرامی قمی مدظلہ۔ صفحہ نمبر ۲۳۵، طبع ایران

(۲۷) سوال: ۲۱۴۶ آیا گفتن شہادت ثالثہ یعنی شہدان علیاً ولی اللہ در تشہد نماز صحیح است؟

جواب: اگر در ضمن صلوات بگویند مانند این کہ بہ این نحو گفتہ شود۔ اللھم صل علی محمدً و آل محمدً سیما امیر المومنینً خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل و علی اولادہ اوصیاء الطاھرینً مانعی ندارد.

بحوالہ: استفتات جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۹ آیت اللہ العظمی محمد تقی بہجت قم المقدس۔ (طبع ایران)

(۲۸) الشھادۃ الثالثہ فی الاذان والاقامۃ والتشھد الصلوۃ

بحوالہ: تالیف محقق دوراں آیت اللہ شیخ محمد السند۔ قم المقدسہ (طبع ایران)

(۲۹) اشھد ان علیھا امی المومنین ولی اللہ ۔ در ضمن تیمن وتبرک در تشہد نماز خواند شود۔ بحوالہ نشان از بی نشانھا جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۲ تالیف علی مقدادی اصفہانی

(۳۰) اشھد ان ربی نعم لربّ و ن محمد انعم الرسول و ان علی ابن ابی الب نعم اولی ون عم الامام۔ بحوالہ اسرار العلویہ صفحہ نمبر ۱۶ تالیف علامہ فاضل مسعودی طبع بیروت۔

(۳۱) ولایت علی کا ذکر نماز میں اذان اور اقامت سے زیادہ فضلیت رکھتا ہے۔
بحوالہ: الشھادة الثالثہ، صفحہ نمبر ۷۸ تالیف حجت الاسلام آیت اللہ عبدالرزاق المقرم۔ قم المقدس۔ (طبع ایران)

(۳۲) (اشهد ان ربی نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبُ نعم المولی......)
بحوالہ: امیر المومنین علی پرتوی از زندگانی اولین معصومؑ عراق، صفحہ نمبر ۱۱۶ تالیف علامہ علی عطائی فصہانی قم۔

(۳۳) (اشهد ان علیاً ولی الله در تشهد نماز بقصد و رود و جزئیت نباشد اشکال ندردا
بحوالہ: استفتات۔ جلد اوّل آیت اللہ العظمیٰ آقا حسین نوری ہمدانی قم (ایران)

(۳۴) خواندن اشه ان علیا ولی الله، در نماز های مستحب جایز است. بحوالہ: انوار الہیہ۔ صفحہ نمبر ۱۳۸ تالیف آیت اللہ العظمیٰ شیخ میرزا جواد تبریزی (طبع ایران)

(۳۵) اشہد ان علیا ولی اللہ در نماز ہای مستحی جایز است۔ بحوالہ: استفتات جلد اول تالیف آیت اللہ العظمی السید علوی گرگانی۔ قم المقدسہ (طبع ایران)

(۳۶) ذکر ولایت علی در نماز...... بحوالہ اشہد ان علیاً ولی اللہ۔ صفحہ نمبر ۴۸۵ تالیف محقق دواں آیت اللہ سید علی شہرستانی مشہد مقدس۔ (طبع ایران)

(۳۷) ولایت علی کا ذکر نماز میں اذان اور اقامت سے زیادہ فضلیت ہے۔ بحوالہ: رسالہ الحقوق للامام زین العابدینؑ شرح علی قبانچی۔ صفحہ مبر ۱۳۰ طبع قم، (ایران)

وہ نماز نامے اور معتبر کتب جن میں پاکستان کے علمائے کرام نے شہادتِ امیر کائنات یعنی گواہی مولا علیؑ در تشہد و نماز موجود ہے۔

(۳۸) روحِ نماز تالیف: مجاہد ملت سرکار علامہ سید ابوالحسن موسوی مدظلہ۔

(۳۹) (اشهد ان ربی نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیً ابن ابیطالبُ نعم المولی......)
بحوالہ: انوار الشریعہ در فقہ الجعفریہ۔ صفحہ نمبر ۵۸ تالیف: علامہ سرکار حسین بخش جاڑا۔ میانوالی (طبع پاکستان)

(۴۰) شہادت ولایت علیؑ نا قابل تردید حقیقت۔ تالیف: استاذ العلماء حجت الاسلام والمسلمین علامہ سید فضل عباس نقوی مدظلہ۔ ملتان۔ (پاکستان)

(۴۱) اکمال الدین بولایۃ امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام تالیف: محقق دوراں حجت الاسلام والمسلمین مفسرِ قرآن علامہ سید نثار عباس جہادی مدظلہ لاہور پاکستان

(۴۲) تیسری گواہی (شہادت ثالثہ) تالیف: مناظر اسلام حجت الاسلام۔ قاضی سعید الرحمٰن علوی اعلی

اللہ مقامہ۔ کروڑ لعل عسن۔ (پاکستان)

(۴۳) شہادت ثالثہ در تشہد نماز تالیف: حجت الاسلام والمسلمین استاذ العلماء علامہ حسنین ساجی اعلی اللہ مقامہ۔ صفحہ نمبر ۹۲ تا ۱۱۲

(۴۴) جواز شہادت ثالثہ در تشہد نماز۔ صفحہ نمبر ۲ تا ۱۴۴ تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین تاج المناظرین۔ سرکار علامہ تاج الدین حیدری اعلی اللہ مقامہ

(۴۵) اسماء القائم۔ جلد نمبر ۲ (باب الصلوٰت) تالیف سائیں مخدوم السید جعفر الزمان نقوی البخاری اعلی اللہ مقامہ۔ طبع کراچی۔ (پاکستان)

(۴۶) ولایت اہل بیتؑ بہت سے فقہاء کی نظر میں اعمال کے صحیح ہونے کی شرط ہے اس کے بغیر عمل باطل ہے۔ اور راکھ کی مانند ہے۔ جس کو ہوا میں اڑا دیا جائے۔

بحوالہ: آداب نماز آغا خمینی صفحہ نمبر ۲۰۱ وسائل الشیعہ حر عاملی بحار الانوار علامہ مجلسی جلد ۹ ص ۲۱۷

(۴۷) صلاۃ الائمہ: صفحہ نمبر ۷ تا ۱۷۴ تالیف: استاذ العلام ءحجت الاسلام مسلمین علامہ اغا سید علی حسین قمی مدظلہ العالی طبع ڈیرہ اسماعیل خان

(۴۸) کشف الصلوٰۃ۔ صفحہ نمبر ۱۷ تالیف: قاطع خارجیت وناصبیت۔ قبلہ سید باقر نثار زیدی۔ طبع امام بارگاہ شہداء کربلا نچولی (کراچی)

(۴۹) نماز جعفریہ اثناء عشریہ: ناشر المختار فورس ڈیرہ غازی خان صفحہ نمبر ۳۰ تا ۳۱۱ طبع سندر پرنٹرز (لیہ پاکستان)

(۵۰) نماز جعفریہ اثناء عشریہ: ناشرہ الحسین پبلی کیشین ص نمبر ۳۲ طبع کوٹ چھٹہ ڈیری غازی خان (پاکستان)

(۵۱) تحفۃ العابدین صفحہ نمبر ۶۳ تا ۹۵ تالیف: مناظر اسلام سرکار علامہ اقبال مہدی طبع بہاولپور (پاکستان)

(۵۲) نماز امیہ، صفحہ نمبر ۷۴ تا ۱۱۹ (بحث وجوب شہادت ثالثہ در تشہد نماز) تالیف: حجۃ الاسلام عامہ مظہر عباس کلو ابن مورخ آل محمدؐ علامہ حیدر کلو مرحوم۔

(۵۳) صلوٰۃ الصالحین: صفحہ نمبر ۷۴ تا ۱۱۹ (بحث وجوب شہادت ثالثہ در تشہد نماز) تالیف حجۃ الاسلام علامہ مظر عباس کلو مورخ آل محمد علامہ غلام حیدر کلو مرحوم

(۵۴) نماز اہل بیت (ولایت امیر المومنین کا تشہد و نماز میں وجوب) صفحہ نمبر ۵۸ تا ۱۲۵

(۵۵) صلوۃ المتقین: صفحہ نمبر ۱۹۶ تا ۲۰۵ (بحث شہادت ثالثہ علیا ولی اللہ)

(۵۶) نماز اہل بیتؑ بمطابق قرآن واہل بیتؑ (تشہد نماز میں ولایت علی کا وجوب) صفحہ نمبر ۱۰۰

(۵۷) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول تشہد جو آپؑ نے ابو بصیر کو تعلیم فرمایا بعد از شہادتین اس طرح پڑھیں۔

(اشھد ان ربی نعم الرّب و ان محمدً انعم الرسول و ان علیؑ ابن ابیطالبؑ نعم الامام......) مصباح الشعیت صفحہ نمبر ۳۴۱ تا ۳۴۳

طبع: کراچی (پاکستان تالیف: مخدوم سید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری

(۵۸) علی ولی اللہ نماز میں، وضو مسجد میں تکبیرۃ الاحرام میں قنوت میں، تشہد میں سلام و ذکر و دعا میں، سجدہ سکر میں ہر جگہ ہے دراصل ولایت علی ہی روح نماز ہے۔ بحوالہ: احقاق الحق و ابطال الباطل۔ صفحہ نمبر ۳۸۱ تا ۷۸۱ (۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۰ جمادی الثانی)
تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین سید العلماء، فخر المحققین العلامہ، المجاہد، السید محمد ابو الحسن موسوی، المشہدی طبع دار التبلیغ جعفریہ اسلام آباد پاکستان

(۵۹) امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ علی ولایت ہی نماز ہے۔ آپؑ خود مجسم نماز ہیں۔ چونکہ نماز کی قبولیت کا ٹوٹل دارومدار آپؑ کی ولایت سے ہے اور آپ کے بغیر نماز صحیح نہیں۔
بحوالہ: نام کتاب: سوال عوام کے جواب امامؑ کے۔ صفحہ نمبر ۲۴۳ سطر نمبر ۷، ۱۲ اور ۱۳
طبع: ادارہ منہاج الصالحین لاہور (پاکستان) تالیف: حجۃ الاسلام علامہ احمد قاضی زاہدی گلپیگانی
ترجمہ حجۃ الاسلام علامہ مقصود علی ڈوگی قمی

(۶۰) (فرمان معصومؑ حدیث قدسی) علی ابن حمزہ نے امام صادقؑ سے انہوں نے اپنے آباء اجداد سے رسول خداؐ سے۔ ان سے جبرائیل اور خدا تعالیٰ نے جبرئیل سے فرمایا: جس نے میری وحدانیت کی گواہی نہیں دی یا میرے عبد محمدؐ بن عبد اللہ کی نبوت رسالت کی گواہی نہیں دی یا علی ابن ابی طالب کی ولایت اور خلافت کا اقرار نہیں کیا یا اِن کے گیارہ فرزند میرے اولیاء میری محبت کو تسلیم نہیں کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت آسمانی کتابوں کی آیات کا انکار کیا ہے: بحوالہ احتجاج طبرسی: صفحہ نمبر ۱۰۰ طبع لاہور پاکستان)

(۶۱) امام باقر علیہ السلام قال تفسیر ھا ولا تجھر بولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ فھو فی الصلوۃ (نماز میں علی کی ولایت معصوم کی زبانی) سورہ بنی اسرائیل۔ آیت نمبر ۱۰۰ کی تفسیر۔ بحوالہ تفسیر نور الثقلین۔ صفحہ نمبر ۲۹۴ طبع ادارہ منہاج الصالحین و تفسیر نور الثقلین طبع قم صفحہ نمبر ۱۱۲۲۳۵ھ (یہ کتاب بھی آج سے تقریباً تین صدیاں پہلے لکھی گئی۔ (یہی مختلف مندرجہ ذیل شیعہ تفاسیر بھی موجود ہے۔)

(۶۲) تفسیر ھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالب فھو الصلوۃ تفسیر البرھان ہاشم بحرانی طبع ایران

(۶۳) تفسیر ھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالبؑ فھو الصلوۃ تفسیر صافی ملا فیض کاشانی طبع ایران

(۶۴) تفسیر ھار ولا تجھر بولایت علی ان ابی طالب فھو الصلاۃ)...... تفسیر عیاشی محمد بن احمد مسعود عیاشی طبع ایران

(۶۵) فرمان امیر کائنات علی المرتضی علہ الصلوۃ والسلام فاصلواہ المومنین میں علیؑ مومنوں کی نماز ہوں۔ پرواز اور ملکوت۔ آغا خمینی۔ (طبع ایران)

(۶۶) ہدیۃ الشیعہ: تالیف: مولانا زوار حسین فاضل قم۔ پیشکش: ڈویژنل صدر و چیئرمین عزاداری کونسل

ڈیرہ غازی خان۔ مخدوم سید ظفر عباس نقوی

(۶۷) احکام نماز۔ مناظر اسلام سرکار علامہ حسین ساجی مرحوم، پرنسپل جامعۃ الثقلین ملتان۔

(۶۸) اسرار غدیر وکیل حق زہراء شہید علامہ ناصر عباس اعلی اللہ مقامہ (تراب پبلی کیشنز لاہور)

(۶۹) آخری حتمی بات: قرآن کریم سے رسول کی نماز میں علی کا نام۔ ثبوت از قرآن۔ (امام باقرؑ کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ولا تجہر بصلاتک کا یہ مطلب ہے کہ علیؑ المرتضیٰ کی ولایت کا ہے۔

اب دیکھئے قرآن پاک صفحہ نمبر ۳۷۳ پر ترجمہ وحاشیہ (و سیعجل لھم الرحمن ودہ عنقریب خدائے رحمٰن ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا) حاشیہ قرآن ملاحظہ ہو۔ (و سیعجل لھم الرحمن) تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خداؐ نے اپنی نماز کے آخر حصہ میں ایسی بلند آواز سے کہ لوگ آواز سے کہ لوگ سن رہے تھے جناب امیر المومنینؑ کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو مومنوں کے دل میں علی علیہ السلام کی محبت اور منافقوں کے دل میں علیؑ کی عظمت وہیبت ڈال دے اسی پر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور کافی میں ان ہی حضرتؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی ولایت ہی وہ مدّ ہے جس کا خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے:

(۷۰) قال امیر المومنینؑ انا صلواۃ المومن۔ ترجمہ: امیر کائناتؑ نے فرمایا کہ ہی مومنوں کی نماز ہوں۔ پرواز در ملکوت آغا خمینی طبع ایران

ہم نے قرآن پاک واحادیثِ معصومین علیہم السلام اور کتب علماء متقدمین ومتاخرین، شام، لبنان ، اسلام عراق، ہندوستان، پاکستان میں سے تشہد نماز میں مولا علیؑ واولاد علی علیہم السلام کا ذکر سنت مستحب اور واجب ولازم اور سب سے بہتر واحسن ثابت کر دیا ہے۔ اور ۷۲ عدد حوالہ جات تحریر کئے ہیں۔ مقصرین حضرت کو کھلا چیلنج ہے کہ قیامت تک کسی ایک نبیؑ یا امامؑ کا فرمان دکھا دیں۔ کہ علیؑ واولاد علی کا نام نماز میں لینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تو ہم منہ مانگا انعام دیں گے۔ اور خدا کی قسم مقصرین ملعونین قیامت تک کوئی ایک حوالہ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے جس میں کسی ایک معصومؑ سے منقول ہو کہ تم تشہد نماز میں مولا علیؑ واولاد علیؑ کا نام نہ لو انا ھدیناہ السبیلاً اما شکرا و ما کفورا (القرآن)

(۷۱) نماز کے احکام: سید احسن زیدی صاحب

(۷۲) گھر سا کان نماز امامیہ: قاری ارشد علی گھر صاحب

نوٹ: یہ تمام کتب لائبریری مسجد علیؑ امام بارگاہ پیر مہدی شاہ۔ خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ میں بھی موجود ہے۔ یہ تمام کتب لائبریری ولایت علیؑ جامع مسجد امام بارگاہ سجادیہؑ وجے والا نزد کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان میں بھی موجود ہیں۔ موبائل نمبر 0302-8821214

☆☆☆